روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

آج کی حدیث

صبح صادق	05:14
طلوع آفتاب	06:27
زوال آفتاب	12:31
غروب آفتاب	06:35

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اس گھر کے لوگ بھوکے نہیں رہتے جس گھر میں کھجور ہو'' (مسلم) حضرت یوسف بن عبداللہؓ کہتے ہیں (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا کہ یہ کھجور اس روٹی کے ٹکڑے کا سالن ہے؟ (ابوداؤد)

آپ کی توجہ درکار ہے

مہاراشٹر کی توانا آواز اور معتبر ترجمان، آپ کا محبوب روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' روزانہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ ادارہ ''ممبئی رابطہ'' معزز قارئین اور شہریوں سے مؤدبانہ اپیل کرتا ہے کہ اردو زبان کے فروغ، بقا اور استحکام کیلئے عملی قدم اٹھائیں۔ اخبار خرید کر نہ صرف خود مطالعہ فرمائیں بلکہ اپنے اہلِ خانہ اور احباب کو بھی اس کے مطالعے کی ترغیب دیں۔ **آئیے!** اپنی شیریں زبان اردو کی خدمت میں اپنا حصہ لیں اور صحافت کے اس کارواں کو مزید مضبوط بنائیں۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 267, Sunday- 27 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۶۷ ❁ اتوار، ۲۷ ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات: ۸

گیانیش کمار دراصل مودی۔شاہ کے امپائر ہیں'

ایس آئی آر تنازعہ پر راہل گاندھی نے مرکز پر پھر کیا حملہ

کیرالہ کے سابق چیف سکریٹری جیجی تھامسن نے دعویٰ کیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے انہیں 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنے کے لیے کہا تھا۔ ایس آئی آر میں بے ضابطگی سے متعلق الیکشن کمیشن اپوزیشن کے نشانے پر ہے۔ خصوصاً لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی مستقل چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی تنقید کر رہے ہیں۔ آج ایک بار پھر وہ گیانیش کمار اور بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے نظر آئے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ جاری کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ ''سب سے پہلے گیانیش کمار، جو اس وقت آئی اے ایس کے عہدے پر فائز تھے، کو بی جے پی کے لیے لوگوں کی بھرتی کرنے کے کام میں استعمال کیا گیا۔ پھر مودی اور شاہ نے انہیں امپائر بنا دیا اور ہندوستان کے انتخابات میں میچ فکسنگ کی ذمہ داری انہیں سونپ دی۔'' راہل گاندھی نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ کیرالہ کانگریس کی 'ایکس' پوسٹ بھی شیئر کی، جس میں کیرالہ کے سابق چیف سکریٹری جیجی تھامسن نے دعویٰ کیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے انہیں 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنے کے لیے کہا تھا۔ تھامسن کے مطابق دہلی جانے والی ایک پرواز کے دوران گیانیش کمار نے وزیر اعظم نریندر مودی کی تعریف کرتے ہوئے انہیں 2019 میں پتھنم تھٹا سیٹ سے بی جے پی امیدوار کے طور پر انتخاب لڑنے کی پیش کش کی تھی۔ اس سے قبل انگریزی روزنامہ 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ نے گیانیش کمار کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا تھا۔ اس رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ 10 ماہ کے دوران 14 مواقع پر 2 الیکشن کمشنرز نے کمیشن کے فیصلوں پر باضابطہ اعتراض ظاہر کیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق یہ اعتراضات مختلف فیصلوں اور طریقۂ کار سے متعلق تھے۔ رپورٹ سامنے آنے کے بعد کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن پارٹیاں گیانیش کمار کے خلاف آواز اٹھانے لگیں، اب کیرالہ کانگریس کی پوسٹ نے مزید ہلچل بڑھا دی ہے۔ اس تنازعہ کے درمیان ہفتہ (26 ستمبر) کو دہلی میں دوپہر 3 بجے 'نرواچن سدن' میں الیکشن کمیشن کی اہم میٹنگ ہوئی، جس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ساتھ دونوں الیکشن کمشنرز بھی موجود تھے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے واضح کیا کہ حالیہ مہینوں میں بہار، بنگال سمیت دیگر ریاستوں میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) سے متعلق جو فیصلے کیے گئے، وہ تمام فیصلے اتفاق رائے سے لیے گئے تھے۔ ظاہر ہے یہ وضاحت کانگریس کے سرکردہ لیڈران کے الزام کو سامنے رکھتے ہوئے دی گئی ہے، حالانکہ کئی سوال ایسے ہیں جو ہنوز جواب طلب ہیں۔ الیکشن کمیشن نے 26 ستمبر کو ایک اہم میٹنگ کی، جس کے بعد پریس نوٹ جاری کر کچھ فیصلوں اور حقائق سے روشناس کرایا گیا۔ پریس نوٹ جاری ہونے کے بعد کانگریس کا ردعمل بھی سامنے آ گیا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ''انڈین ایکسپریس کے انکشاف اور اس کے بعد دیگر اخبارات میں آئی رپورٹس کے ساتھ ساتھ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے ملک بھر میں ہوئے احتجاجی مظاہروں کے بعد الیکشن کمیشن آف انڈیا نے 26 ستمبر کو ایک پریس نوٹ جاری کیا۔ اس پریس نوٹ میں نہ تو براہ راست اس رپورٹ کی تردید کی گئی ہے اور نہ ہی اس کے نتائج کی۔''

غیر قانونی کالونیوں پر سپریم کورٹ سخت، میرٹھ میں سیل ہوں گی 16726 جائیدادیں، غیر مجاز تعمیرات منہدم کرنے کی ہدایت

21 ستمبر کے اپنے حکم میں عدالت نے کہا کہ زون اے میں معائنہ اور سروے کے لیے لگائی گئی 16 ٹیموں نے 16726 تعمیرات کی نشاندہی مکمل طور سے غیر قانونی یا غیر مجاز کے طور پر کی ہے۔ غیر قانونی تعمیرات اور رہائشی کے تجارتی استعمال پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کو میرٹھ میں 16726 جائیدادوں کو سیل کرنے اور غیر مجاز تعمیرات کو منہدم کرنے کی ہدایت دی ہے۔

جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس کے وی وشوناتھن کی بنچ نے میرٹھ کے باہری علاقے اُلدے پور میں غیر قانونی رہائشی کالونیاں تیار کیے جانے کی نوعیت کی تفصیلی جانچ کے لیے سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس سدھانشو دھولیا کی صدارت میں ایک عدالتی کمیشن بھی تشکیل دیا ہے۔ بنچ نے اتر پردیش ہاؤسنگ اینڈ ڈیولپمنٹ کونسل کے چیئرمین پی گرو پرساد کی جانب سے داخل کی گئی اسٹیٹس رپورٹ دیکھنے کے بعد کہا کہ ''ہم یہ جان کر حیران اور پریشان ہیں کہ اسٹیٹس رپورٹ پڑھنے پر پتہ چلتا ہے کہ اُلدے پور میں سینکڑوں غیر قانونی رہائشی کالونیاں بن گئی ہیں۔'' بنچ نے کہا کہ محکمہ نے میرٹھ کے مختلف حصوں کا معائنہ اور سروے کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق شہر کو 4 زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انہیں زون اے، زون بی، زون سی اور زون ڈی نام دیا گیا ہے۔ 21 ستمبر کے اپنے حکم میں عدالت نے کہا کہ زون اے میں معائنہ اور سروے کے لیے لگائی گئی 16 ٹیموں نے 16726 تعمیرات کی نشاندہی مکمل طور سے غیر قانونی یا غیر مجاز کے طور پر کی ہے۔ ان 16726 تعمیرات میں 12907 رہائشی، 874 رہائشی اور غیر رہائشی دونوں طرح کی اور 2945 غیر رہائشی تعمیرات شامل ہیں۔ غیر قانونی تعمیرات سے متعلق سابقہ ہدایات پر عمل نہ کیے جانے پر دائر توہین عدالت کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے افسران کو زون اے کے تمام 16726 غیر قانونی تعمیرات کے خلاف جلد از جلد مناسب کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ بنچ نے کہا کہ ''اس عمل مین پہلا قدم قابضین سے احاطہ کھالی کرنے کے لیے کہنا اور تمام احاطوں یعنی 16726 غیر قانونی تعمیرات کو سیل کرنا ہے۔ ہم یہی ہدایت دیتے ہیں۔'' عدالت نے کہا کہ ممکن ہے کہ ان میں کچھ تعمیرات خستہ حال ہوں اور ان کے گرنے سے لوگوں کی جان جا سکتی ہے۔

مصطفیٰ مسجد کو 'ڈیمولیشن آرڈر' کے بغیر منہدم نہیں کیا جائے گا، عدالت میں ایم ڈی اے کی یقین دہانی

تنازعہ 21 اگست 2026 کو اس وقت شروع ہوا جب مصطفیٰ مسجد کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا۔

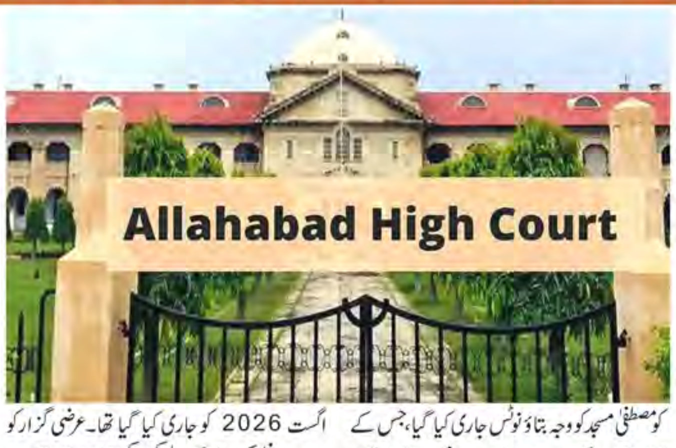

نئی دہلی: مراد آباد کے پاکبڑا علاقہ میں واقع مصطفیٰ مسجد سے متعلق 24 ستمبر کو الہ آباد ہائی کورٹ میں 'مراد آباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی' (ایم ڈی اے) کی جانب سے واضح طور پر یقین دہانی کرائی گئی کہ 'ڈیمولیشن آرڈر' (انہدامی حکم) صادر کیے بغیر مسجد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس معاملے میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر مسجد فریق کو قانونی تعاون فراہم کیا جا رہا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر ایڈووکیٹ ششی نندن اور ایڈووکیٹ آن ریکارڈ آدتیہ پریہار عدالت میں پیش ہوئے، جبکہ ایڈووکیٹ محمد طاہر حکیم اور ایڈووکیٹ محمد نظام پاشا نے قانونی رہنمائی فراہم کی۔ 24 ستمبر 2026 کو جسٹس سدھارتھ ورما اور جسٹس کنال روی سنگھ پر مشتمل الہ آباد ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے اس معاملے کی سماعت کی۔ واضح ہو کہ یہ معاملہ اس وقت شروع ہوا جب 21 اگست 2026 کو مصطفیٰ مسجد کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا، جس کے خلاف مسجد کے ذمہ دار ذیشان احمد فرید نے الہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ عدالت کے سامنے عرضی گزار کی جانب سے سینئر وکیل ششی نندن نے مؤقف اختیار کیا کہ مذکورہ نوٹس مبہم ہے۔ تنازعہ نوٹس 21 اگست 2026 کو جاری کیا گیا تھا۔ عرضی گزار کو جواب داخل کرنے کے لیے کم از کم 15 دن کا وقت دیا جانا چاہیے تھا، لیکن جواب داخل کرنے کی تاریخ 3 ستمبر 2026 مقرر کی گئی۔ مزید کہا گیا کہ زمین کی تفصیل بھی درست نہیں ہے، کیونکہ نوٹس میں اس رقبے کی وضاحت نہیں کی گئی ہے جسے منہدم کیا جانا ہے۔ دوسری جانب مراد آباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل ایم سی چترویدی نے ایک ہفتہ کا وقت طلب کیا اور یقین دہانی کرائی کہ جب تک کوئی انہدامی حکم صادر نہیں ہوتا، اس وقت تک انہدامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اب اس مقدمے کی اگلی سماعت 28 ستمبر کو ہوگی۔ مراد آباد کے پاکبڑا علاقے میں واقع مصطفیٰ مسجد کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کے حوالے سے مراد آباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (MDA) نے الہ آباد ہائی کورٹ میں یقین دہانی کرائی ہے کہ ایک رسمی 'ڈیمولیشن آرڈر' (انہدامی حکم) صادر کیے بغیر مسجد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ 24 ستمبر 2026 کو الہ آباد ہائی کورٹ میں سماعت کے دوران MDA نے واضح کیا کہ قانونی کارروائی اور باضابطہ حکم کے بغیر مسجد کو منہدم نہیں کیا جائے گا۔

عمران خان کی پارٹی کے احتجاج کو روکنے کیلئے ایک ارب روپے خرچ کرے گا پاکستان! اسلام آباد میں دفعہ 144 نافذ

بدعنوانی کے ایک معاملہ میں قصوروار ٹھہرائے جانے کے بعد عمران خان کو 2023 میں گرفتار کیا گیا تھا۔ فی الحال وہ راولپنڈی کی ہائی سیکورٹی اڈیالہ جیل میں بند ہیں۔ جیل میں بند پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی پارٹی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے راجدھانی اسلام آباد میں مجوزہ احتجاج کو 27 ستمبر سے بڑھا کر 4 اکتوبر کر دیا ہے۔ احتجاج کی تاریخ ایک ہفتہ آگے بڑھنے سے پاکستانی حکومت کے سیکورٹی اخراجات بڑھنے کا امکان ہے۔ پی ٹی آئی نے 27 ستمبر کو اسلام آباد تک لانگ مارچ کا اعلان کیا تھا۔ پارٹی کا اہم مطالبہ اپنے بانی عمران خان کی رہائی ہے۔ واضح رہے کہ 73 سالہ عمران خان 2023 سے جیل میں ہیں۔ بدعنوانی کے ایک معاملہ میں قصوروار ٹھہرائے جانے کے بعد انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ فی الحال وہ راولپنڈی کی ہائی سیکورٹی اڈیالہ جیل میں بند ہیں۔ مجوزہ احتجاج کو روکنے کے لیے وفاقی حکومت نے سڑکوں کو بند کرنے اور سیکورٹی انتظام مضبوط کرنے کے لیے سینکڑوں شپنگ کنٹینر منگوائے تھے۔ حالانکہ پی ٹی آئی نے احتجاج کو ایک ہفتہ کے لیے ملتوی کر دیا۔ ایسے میں حکومت کو احتجاج شروع ہونے تک مزید ایک ہفتہ تک سیکورٹی انتظامات برقرار رکھنے ہوں گے۔ 'ڈان' اخبار کے مطابق پولیس ذرائع نے بتایا کہ پی ٹی آئی کے احتجاج سے نمٹنے کے لیے راجدھانی پولیس نے 82 کروڑ پاکستانی روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ اب تاریخ بڑھنے کی وجہ سے یہ خرچ دوگنا ہو کر ایک ارب پاکستانی روپے سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ احتجاج کے پہلے اعلان کے بعد راجدھانی پولیس نے پنجاب پولیس کی طرح تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ پولیس نے شپنگ کنٹینروں کے کرایے، پنجاب اور سندھ سے آنے والے پولیس اہلکاروں کے ٹھہرنے اور کھانے کے لیے 82 کروڑ روپے مانگے تھے۔ یہ رقم ایک ہفتہ کے لیے تھی۔ آل پاکستان گڈز الائنس کے صدر نثار حسین جعفری کے مطابق شروع میں 40 فیٹ کے کنٹینر کے لیے یومیہ 40 ہزار پاکستانی روپے اور 20 فٹ کے کنٹینر کے لیے 20 ہزار روپے کرائے مانگے گئے تھے۔ رپورٹس کے مطابق 1550 کنٹینروں کا یومیہ کرایہ 4.65 کروڑ روپے، ایک ہفتہ کا 32.55 کروڑ روپے اور 2 ہفتہ کا 65.1 کروڑ روپے ہوگا۔

بہار: پی ایم سی ایچ کے جونیئر ڈاکٹر پھر ہڑتال پر، او پی ڈی خدمات بند

جونیئر ڈاکٹرس ایسوسی ایشن (جے ڈی اے) نے 26 ستمبر سے اگلے حکم تک او پی ڈی خدمات بند رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ حالانکہ ایمرجنسی، آئی سی یو اور دیگر ضروری زندگی بچانے والی خدمات جاری رہیں گی۔ بہار کے سب سے بڑے سرکاری اسپتال پٹنہ میڈیکل کالج ہاسپٹل (پی ایم سی ایچ) کے جونیئر ڈاکٹر ایک بار پھر ہڑتال پر چلے گئے ہیں۔ جونیئر ڈاکٹرس ایسوسی ایشن (جے ڈی اے) نے 26 ستمبر سے اگلے حکم تک او پی ڈی خدمات بند رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ حالانکہ ایمرجنسی، آئی سی یو اور دیگر ضروری زندگی بچانے والی خدمات جاری رہیں گی۔ جے ڈی اے نے محکمہ صحت سے اپنے مطالبات پر فوری بات چیت اور مقررہ مدت کے اندر کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔ جے ڈی اے نے اپنی ہڑتال کے پیچھے 4 اہم وجوہات بتائی ہیں۔ تنظیم کا پہلا مطالبہ ڈاکٹروں پر ہونے والے حملوں سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے نے ڈی ایم سی ایچ (دربھنگہ میڈیکل کالج اینڈ اسپتال) اور پی ایم سی ایچ میں حالیہ تشدد کے واقعات میں فوری کارروائی، ادارے کی جانب سے ایف آئی آر درج کرنے اور مؤثر حفاظتی انتظامات کا مطالبہ کیا ہے۔ دوسرا معاملہ سہرسہ میں ڈاکٹروں کے خلاف کی گئی کارروائی سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے نے ڈاکٹر سشیل کمار آزاد اور ڈاکٹر روشن لال کے خلاف کی گئی کارروائی کا غیر جانب دارانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کے حالات کو دیکھتے ہوئے کارروائی کا جائزہ لیا جانا چاہیے اور محکمہ صحت کو ڈاکٹروں کا موقف بھی سننا چاہیے۔ تیسرا مطالبہ بانڈ پر تعینات ڈاکٹروں سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے کا کہنا ہے کہ ان ڈاکٹروں کی تنخواہوں میں ترمیم کی جائے اور ان کی ذمہ داریوں کے مطابق مناسب عہدہ اور معاوضہ طے کیا جانا چاہیے۔ چوتھا مطالبہ این او سی پالیسی سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے نے محکمہ صحت کے تحت عائد پابندیوں سے متعلق دفعات میں ترمیم کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کے مطابق موجودہ پابندی والی دفعات کا جائزہ لے کر ضروری ترمیم کی جانی چاہیے۔ جے ڈی اے نے کہا ہے کہ محکمہ صحت کو ان تمام مسائل پر ڈاکٹروں کے نمائندوں کے ساتھ فوری طور پر بات چیت کرنی چاہیے اور مقررہ مدت کے اندر حل نکالنا چاہیے۔

پاکستان میں خوفناک دھماکہ، کم از کم ۱۱ افراد ہلاک، ۳۰ سے زائد زخمی

اس خودکش حملہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے خیبر پختونخوا کے گورنر فیصل کریم کنڈی نے سینئر افسران سے تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے

اس خودکش حملہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے خیبر پختونخوا کے گورنر فیصل کریم کنڈی نے سینئر افسران سے تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ انہوں نے زخمیوں کو ہر ممکن طبی امداد فراہم کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ پاکستان کے خیبر پختونخوا میں پولیس چیک پوسٹ پر زوردار دھماکہ میں کم از کم 11 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں 8 مرد، 2 خواتین اور ایک بچہ شامل بتائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 30 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں، جن میں پولیس افسران بھی شامل ہیں۔ جس چیک پوسٹ پر دھماکہ ہوا، اسے پولیس 'ڈی آئی خان-کوئٹہ راستہ' پر سیکورٹی اور جانچ کے لیے استعمال کرتی ہے۔ پاکستانی اخبار 'ڈان' کی رپورٹ کے مطابق خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی سرحد کے قریب ڈیرہ اسماعیل خان کے درازندہ میں واقع 'امن میلہ' پولیس چیک پوسٹ پر یہ خودکش دھماکہ ہوا۔ زخمیوں میں پولیس اہلکاروں، کسٹم افسران کے ساتھ 2 عام شہری بھی شامل ہیں۔ دھماکہ کے فوراً بعد راحت اور بچاؤ کی کارروائی شروع کر دی گئی۔ ریسکیو ٹیموں نے ملبے میں پھنسے لوگوں کو باہر نکالا اور زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اس واقعہ کے بعد بم ناکارہ بنانے والے دستے کو دھماکے کی وجہ کا پتہ لگانے کے لیے بھیجا گیا ہے، حالانکہ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ یہ خودکش دھماکہ تھا۔ اس حملہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے خیبر پختونخوا کے گورنر فیصل کریم کنڈی نے سینئر افسران سے تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ انہوں نے زخمیوں کو ہر ممکن طبی امداد فراہم کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے خیبر پختونخوا صوبے میں حالیہ مہینوں کے دوران اس طرح کے کئی حملے ہوئے ہیں، جن میں سیکورٹی فورسز اور پولیس کو مسلسل نشانہ بنایا گیا ہے۔ 'پاکستان انسٹی ٹیوٹ فار کنفلکٹ اینڈ سیکورٹی اسٹڈیز' (پی آئی سی ایس ایس) کے اعداد و شمار کے مطابق صرف اگست کے مہینے میں یہاں اس طرح کے 54 واقعات درج کیے گئے۔ اس علاقے میں انتظامیہ نے دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں مزید تیز کر دی ہیں، لیکن دہشت گردانہ کارروائی میں کوئی کمی دیکھنے کو نہیں مل رہی ہے۔ 'ڈان' کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس مہینے ڈیرہ اسماعیل خان کے درابہ علاقے میں پولیس نے ٹی ٹی پی کے ایک حملے کو ناکام بنا دیا تھا۔

مختصر مگر اہم خبریں

روزنامہ اردو ٹائمز کے مالک و مدیر سعید احمد کو صدمہ

یہ خبر انتہائی رنج و غم کے ساتھ دی جاتی ہے کہ روزنامہ اردو ٹائمز کے مالک و مدیر جناب سعید احمد کی زوجہ اور اردو ٹائمز کے مینجنگ اڈیٹر سہیل احمد کی والدہ قمر النساء کا طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ ان کی رہائش گاہ حور ویلا، 26 مراٹھا مندر مارگ، ممبئی سینٹرل سے نمازِ مغرب کے بعد روانہ ہوا۔ بعد ازاں اندھیری مسلم قبرستان، ڈی این نگر میٹرو اسٹیشن کے قریب بعد نمازِ عشاء نمازِ جنازہ ادا کی گئی، جس کے بعد وہیں تدفین عمل میں آئی۔ نمازِ جنازہ اور تدفین کے موقع پر روزنامہ اردو ٹائمز کے مالک و مدیر سعید احمد، ان کے فرزند اور مینجنگ ایڈیٹر سہیل احمد، دیگر اہلِ خانہ، عزیز و اقارب کے علاوہ شہر کی متعدد معروف شخصیات نے شرکت کی۔ پسماندگان میں مرحومہ کے شوہر، ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، نیک خاتون تھیں۔ خوش مزاجی اور انتہائی ہمدردانہ صفات کی مالک تھیں۔ اس عظیم سانحہ سے اردو ٹائمز کے خاندان اور جملہ متعلقین کو زبردست صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

ناگالینڈ: ۳۶ سال سے شراب بندی نافذ پھر بھی زہریلی شراب پینے سے ۲ روز میں ۱۹ افراد کی موت

سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ویسپرا کیزو نے ہفتہ کو بتایا کہ زہریلی شراب معاملے کی جانچ کے لیے ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آئی بنگلانگ چانگ کو ٹیم کا سربراہ بنایا گیا ہے۔ ناگالینڈ میں مشتبہ زہریلی شراب پینے کے باعث 19 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ گزشتہ 2 دنوں میں الگ الگ علاقوں سے موت کے معاملے سامنے آئے ہیں۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم یعنی ایس آئی ٹی تشکیل دی ہے۔ پولیس کے مطابق اموات موکوکچنگ اور توئین سانگ اضلاع میں ہوئی ہیں۔ موکوکچنگ میں 8 اور توئین سانگ میں 11 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ ان لوگوں نے ملاوٹی یا غیر قانونی شراب پی تھی۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ویسپرا کیزو نے ہفتہ (26 ستمبر) کو بتایا کہ معاملے کی جانچ کے لیے ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آئی بنگلانگ چانگ کو ٹیم کا سربراہ بنایا گیا ہے۔ ایس آئی ٹی اموات کی وجہ کا پتہ لگائے گی۔ اس کے ساتھ ہی مشتبہ ملاوٹی شراب کہاں سے لائی گئی تھی اور اس کی سپلائی چین کہاں تک پھیلی ہوئی تھی اس کی بھی جانچ کرے گی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جانچ کے دوران کچھ سراغ ملے ہیں، تاہم ابھی ان کے بارے میں زیادہ معلومات شیئر نہیں کی گئی ہیں۔ پولیس نے مشتبہ شراب کے نمونے جانچ کے لیے گوہاٹی بھیجے ہیں۔ ان کی فارنسک جانچ کی جائے گی۔ اس سے اموات کی اصل وجہ کا پتہ لگانے میں مدد ملے گی۔ پولیس نے معاملے میں کئی جگہ چھاپے ماری بھی کی ہے۔ کارروائی کے دوران 19 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور تقریباً 3 ہزار شراب کی بوتلیں بھی ضبط کی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ناگالینڈ میں 1990 یعنی 36 سال سے شراب بندی قانون نافذ ہے۔ اس کے باوجود ریاست میں غیر قانونی شراب کی فروخت اور سپلائی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس اب اس نیٹورک کا پتہ لگانے میں مصروف ہے۔ پولیس نے لوگوں سے نامعلوم یا بغیر لیبل والی شراب نہ پینے کی اپیل کی ہے۔ ساتھ ہی مشتبہ غیر قانونی شراب سے بھی دور رہنے کو کہا گیا ہے۔ پولیس نے کہا کہ شراب پینے کے بعد چکر آنا، دھندلا دکھائی دینا، سانس لینے میں پریشانی یا بیہوشی جیسی علامات ظاہر ہوں تو فوراً اسپتال جائیں۔ پولیس کے مطابق معاملے کی تحقیقات جاری ہے۔ شراب کی سپلائی سے منسلک لوگوں کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔

پی ایم مودی اور کانگریس صدر کھڑگے سمیت کئی سرکردہ لیڈران نے

سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا

کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہم ہندوستان کی قومی تعمیر میں سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی غیر معمولی خدمات کو گہری عقیدت کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔'' وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے سمیت کئی سرکردہ لیڈران نے سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہمارے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کے یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت۔ انہوں نے کئی سال عوامی زندگی میں گزارے اور لگن کے ساتھ ملک کی خدمت کی۔'' وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کے یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ عوامی زندگی اور ہندوستان کی ترقی میں ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔'' کانگریس کے قومی صدر اپنی 'ایکس' پوسٹ میں لکھتے ہیں کہ ''ہم ہندوستان کی قومی تعمیر میں سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی غیر معمولی خدمات کو گہری عقیدت کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ ایک دوراندیش سیاست داں کی حیثیت سے ان کی تاریخی اقتصادی اصلاحات نے ہندوستان کی ترقی کی سمت کو تبدیل کیا، نئے مواقع پیدا کیے اور لاکھوں لوگوں کو غربت سے نکالنے میں مدد کی۔'' کانگریس صدر مزید لکھتے ہیں کہ ''ڈاکٹر منموہن سنگھ کی انکساری، دیانت داری اور دانش مندی ان کی عوامی زندگی کی پہچان رہی۔ انہوں نے خاموش وقار اور ہمدردی کے ساتھ قیادت کی اور جامع ترقی اور سب سے زیادہ کمزور طبقات کی فلاح کو حکمرانی کا مرکز بنایا۔ ان کی حکومت کا حقوق پر مبنی نظام اس وژن کی دیرپا مثال ہے۔'' ملکارجن کھڑگے نے یہ بھی لکھا کہ ''ان کے یوم پیدائش پر ہم ایسے سیاست داں کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، جن کی دیانت دار عوامی خدمت، جامع ترقی اور دوررس اصلاحات کی وراثت آنے والی نسلوں کو متاثر کرتی رہے گی۔'' ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''ملک کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ جی کے یوم پیدائش پر انہیں عقیدت کے ساتھ سلام اور خراج عقیدت۔ دوراندیشی اور اقتصادی سمجھ بوجھ کے ذریعے انہوں نے ہندوستان کی معیشت کو نئی رفتار دی اور ترقی کو وسیع تر عوامی مفاد سے جوڑا۔ غریب، دلت، محروم اور کمزور طبقات کی زندگی میں مواقع بڑھانا ان کے اقتصادی نقطہ نظر کا اہم حصہ رہا۔ ملک کے تئیں ان کی لگن آنے والی نسلوں کے لیے تحریک کا ذریعہ بنی رہے گی۔'' راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''ہندوستان کے سابق وزیر اعظم آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کے یوم پیدائش پر انہیں عقیدت کے ساتھ سلام۔ ملک کو اقتصادی طاقت بنانے میں ان کی بے مثال خدمات کے لیے انہیں ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔ ان کی علمی قابلیت، شائستگی اور سادگی سب کے لیے باعث تحریک ہے۔'' قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کا نام ہندوستانی تاریخ میں ایک ایسے ماہر اقتصادیات کے طور پر ہمیشہ یاد کیا جائے گا، جنہوں نے ملک کی اقتصادی ترقی کی مضبوط بنیاد رکھی۔ 1991 میں وزیر خزانہ کی حیثیت سے ڈاکٹر منموہن سنگھ کی جانب سے شروع کی گئی اقتصادی اصلاحات نے ہندوستانی معیشت میں اہم تبدیلیوں کی راہ ہموار کی۔ 2004 سے 2014 تک وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنی مدت کار میں ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ہندوستان کے عوام کے حقوق اور مواقع کو بڑھانے کے لیے مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی اسکیم (منریگا)، حق اطلاعات قانون اور حق تعلیم قانون جیسے اہم قوانین اور پروگرام نافذ کیے۔

اس سال کے گنیش اتسو کے دوران 1,99,185 مورتیوں کا وسرجن کیا گیا

بی ایم سی کی جامع منصوبہ بندی پر ممبئی کے شہریوں کا پرجوش ردعمل؛ اننت چتر دشی کی گنیش مورتی وسرجن بخیر وخوبی اختتام پذیر

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) ممبئی سوراجیہ بھومی (گرگاؤں چوپاٹی) میں منعقدہ تقریب میں موجود اہم شخصیات میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ شری ایکناتھ شندے، مرکزی وزیر مملکت رام داس اٹھاولے، میئر ریتو تاوڑے، نائب میئر سنجے گھاڑی کے علاوہ دیگر وزراء، سیاسی رہنما، اعلیٰ عہدیداران اور غیر ملکی شہری شامل تھے۔ ممبئی ممبئی میں گنیش مورتی وسرجن کی اس سال کی تقریب ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سیب) انتظامیہ کی جامع منصوبہ بندی جس میں سمندری ساحل (چوپاٹیاں)، قدرتی آبی ذخائر اور مختلف مقامات پر دستیاب مصنوعی تالاب شامل تھے کے ساتھ ساتھ ممبئی پولیس اور مختلف سرکاری ونیم سرکاری اداروں کے تعاون اور عوامی گنیش اتسو منڈلوں، عقیدت مندوں اور شہریوں کی پرجوش شرکت کی بدولت بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ دریں اثنا، گزشتہ روز (25 ستمبر 2026) اننت چتر دشی کے موقع پر سوراجیہ بھومی (گرگاؤں چوپاٹی) میں منعقدہ وسرجن تقریب میں مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلیٰ اور ممبئی سٹی ڈسٹرکٹ کے گارڈین منسٹر ایکناتھ شندے، سماجی انصاف کے مرکزی وزیر مملکت رام داس اٹھاولے؛ ایڈووکیٹ آشیش شیلار (ریاستی وزیر برائے ثقافتی امور اور ممبئی مضافاتی ضلع کے گارڈین منسٹر) نے شرکت کی۔ منگل پربھات لودھا (وزیر برائے مہارت کی ترقی، روزگار، انٹر پرینیورشپ اور جدت طرازی، نیز ممبئی مضافاتی ضلع کے شریک نگراں وزیر)؛ رکن پارلیمنٹ ملند دیورا؛ رکن اسمبلی شری امت ساٹم ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے؛ ڈپٹی میئر سنجے گھاڑی؛ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شنڈے؛ بیسٹ (بیسٹ) کمیٹی کی چیئر پرسن م ترشنا وشواس راؤ؛ مقامی کارپوریٹر گورانگ زاویری؛ نیز دیگر معززین اور سیاسی رہنما۔ اس موقع پر ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر سنجے ملہوترا، ریاستی چیف سکریٹری راجیش اگروال، میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے، ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے اور دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کے سفیر، قونصل اور غیر ملکی شہری بھی موجود تھے۔ ہائی کورٹ اور حکومتِ مہاراشٹر کی ہدایات، نیز سینٹرل پولوشن کنٹرول بورڈ اور مہاراشٹر پولوشن کنٹرول بورڈ کے رہنما خطوط کے مطابق ممبئی میں آئندہ گنیش اتسو تہوار کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔ یہ کوششیں میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی ہدایات، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے کی رہنمائی اور ڈپٹی کمشنر (زون 2) وگنیش اتسو کوآرڈینیٹر پرشانت سپکالے کی نگرانی میں عمل میں لائی گئیں۔ ماحول دوست گنیش اتسو کو فروغ دینے کے لیے بڑے پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلائی گئی اور ممبئی کے شہریوں نے ان اقدامات پر پرجوش ردعمل کا اظہار کیا۔ اس سال ایک گنپتی، ایک درخت (One Tree,One Ganpati) کا اقدام شروع کیا گیا، جس کا تصور ممبئی کی میئر ریتو راجیش تاوڑے نے پیش کیا تھا۔ اس اقدام کے تحت ممبئی میونسپل کارپوریشن کی حدود میں وسرجن کی جانے والی بھگوان گنیش کی مورتیوں کی تعداد کے مساوی درخت لگانے کا عمل جاری ہے، جس سے گنیش اتسو تہوار کو درختوں کے تحفظ کی کوششوں سے جوڑا جا رہا ہے۔ ماحول دوست گنیش مورتیاں بنانے کی حوصلہ افزائی کے لیے، مورتی سازوں میں 940 میٹرک ٹن سے زائد شادو مٹی (قدرتی مٹی) مفت تقسیم کی گئی۔ مزید برآں، اس سال ماحول دوست پینٹ کے 25,400 لیٹر مفت فراہم کیے گئے۔ ماحول دوست گنیش اتسو کے حوالے سے ممبئی کے شہریوں کے مثبت ردعمل کو مدنظر رکھتے ہوئے، مورتیوں کو مصنوعی تالابوں میں وسرجن کرنے کو ایک بار پھر ترجیح دی گئی۔ سہولیات میں ممبئی کے 278 مقامات پر 67 قدرتی مقامات اور 383 سے زائد مصنوعی تالاب شامل تھے۔

ممبئی پراپرٹی سیل، کرائم برانچ کی بڑی کارروائی

ایم پی ایس سی ڈرگ انسپکٹر امتحان کے سوالیہ پرچہ لیک کیس میں مزید چار گرفتار

ممبئی: مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) نے 22 مارچ 2026 کو ڈرگ انسپکٹر، گروپ بی، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کیڈر کی 154 آسامیوں کے لیے مہاراشٹر کے چھ امتحانی مراکز میں اسکریننگ ٹیسٹ کا انعقاد کیا۔ کف پریڈ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج تھا اس کے تحت امتحانی سوالیہ پرچہ کی رازداری کی خلاف ورزی اور مالی فائدے کے لیے سوال سیٹ کے غیر مجاز لیک ہونے کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس معاملے کی تحقیقات پراپرٹی سیل، کرائم برانچ، ممبئی کی خصوصی تحقیقاتی ٹیم کر رہی ہے۔ تکنیکی تحقیقات کی بنیاد پر غیر قانونی طریقوں سے سوالیہ پرچہ حاصل کرنے والے دو امیدواروں کو دو درمیانی افراد کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ ماہرین کے ذریعہ منتخب کردہ سوالات کے سیٹوں کی کاپیاں ایم پی ایس سی کے خفیہ کمرے میں تیار کی گئیں اور پھر مالی فائدہ کے لیے غیر قانونی طور پر لیک کی گئیں۔ اس سے پہلے، انڈر سکریٹری ابھیجیت لینڈوے، اسسٹنٹ روم آفیسر وشویشور نکتے، اسسٹنٹ روم آفیسر گوپال مراٹھے، کوٹیلیہ اکیڈمی کے ڈائریکٹر پروین پاٹل، درمیانی امرت پاٹل، لوکیش عرف گورو پاٹل، اور امیدوار ریتو جا پاٹل کو اس معاملے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مزید تفتیش کے نتیجے میں امیدواروں ساجد ساؤنڈھے (سانگلی) اور وجے کنگر (بلڈھانہ) کو گرفتار کیا گیا جنہوں نے غیر قانونی طریقوں سے سوالات کے سیٹ حاصل کیے، اور سندیپ خلیتے اور بھیروناتھ کدم (نوی ممبئی) جنہوں نے ثالث کے طور پر کام کیا، کو پراپرٹی سیل، کرائم برانچ کی خصوصی تحقیقاتی ٹیم نے 22 ستمبر، 2026 کو گرفتار کیا۔ اس کارروائی کے ساتھ ہی اس معاملے میں گرفتار ملزمان کی کل تعداد 11 ہوگئی ہے۔ یہ کارروائی پولیس کمشنر دیوین بھارتی، جوائنٹ پولیس کمشنر کرائم انیل کمبھارے، ایڈیشنل کمشنر آف پولیس (کرائم) کرشنا کانت اپادھیائے اور ڈپٹی کمشنر آف پولیس ڈٹیکشن راج تلک روشن کی رہنمائی میں کی گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس سدانند رانے اور انچارج پولیس انسپکٹر منگیش دیسائی نے تحقیقات کی قیادت کی اور برانچ کے پولیس افسران نے تحقیقات میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ممبئی پولیس کی پراپرٹی سیل (کرائم برانچ) نے حال ہی میں ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے ایم پی ایس سی (MPSC) ڈرگ انسپکٹر امتحان کا پیپر لیک کرنے والے گروہ کے مزید چار ارکان کو گرفتار کیا ہے۔ یہ کارروائی اس وقت سامنے آئی جب مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن کی جانب سے ڈرگ انسپکٹر کے عہدوں کیلئے لیے گئے اسکریننگ ٹیسٹ کے پرچے کے افشا ہونے کا انکشاف ہوا۔

ممبئی یکم اکتوبر سے جھوپڑپٹیوں پر انہدامی کارروائی کا خوف

شہر میں 14 فٹ سے زیادہ اونچے مکانوں پر کارروائی سے غیر یقینی صورتحال کارروائی پر روک لگانے کا اعظمی کا مطالبہ

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) شہر میں 14 فٹ سے زیادہ اونچے مکانوں پر کارروائی سے غیر یقینی صورتحال کارروائی پر روک لگانے کا اعظمی کا مطالبہ کیا ہے، الیکشن کمیشن میں خرد برد کے انکشاف پر الیکشن کمشنر پر بھی کارروائی وگرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے یہاں ممبئی مراٹھی پترکار سنگھ میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یکم اکتوبر 2026ء کو 14 فٹ اونچائی سے زیادہ جھوپڑوں کے خلاف کارروائی پر فوری طور پر روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ مانخورد گوونڈی ملاڈ مالونی کرلا ساکی ناکہ سمیت دیگر جھوپڑپٹی علاقوں کو اس پالیسی کے معرفت نشانہ بنانے کی کوشش ہے ان جھوپڑپٹیوں میں مقیم مکین جب ووٹ دینے کے اہل ہے تو پھر ان پر کارروائی کیوں؟ جن افسران نے غیر مجاز تعمیرات کروائی ہے ان پر بھی کارروائی کا مطالبہ اعظمی نے کیا ہے انہوں نے کہا کہ جھوپڑپٹی بالخصوص اقلیتوں کو نشانہ بنانے کیلئے اس قسم کی پالیسی تیار کی جاتی ہے اس لئے ہم نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے مطالبہ کیا ہے اس پر فوری طور پر روک لگائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ 14 فٹ کے بی ایم سی کے فرمان سے جھوپڑپٹیوں میں غیر یقینی صورتحال ہے اور مکین پریشان حال ہے ایسے میں نظم ونسق کا مسئلہ کا خطرہ لاحق ہے اس لئے میری سرکار سے گزارش ہے کہ پہلے جھوپڑوں کی بحالی عمل میں لائی جائے اس کے بعد سرکار کوئی کارروائی کرے۔ اعظمی نے الیکشن کمیشن اور ایس آئی آر پر بات کرتے ہوئے الیکشن کمشنر کو ہی دھوکہ باز اور چور قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اب یہ بات عیاں ہوچکی ہے کہ کس طرح سے گڑبڑی اور خرد برد کی گئی ہے اس لئے اس معاملہ میں الیکشن کمشنر کی گرفتاری کا بھی مطالبہ اعظمی نے کیا ہے اس کے ساتھ ہی اعظمی نے قحط زدہ اضلاع میں فوری طور پر امداد پہنچانے اور مہاراشٹر کو قحط زدہ خشک سالی کا اعلان کرنے کے علاوہ کسانوں کی فوری مالی وضروری امداد کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ یوپی الیکشن عنقریب ہے ایسے میں ممبئی میں شمالی ہند کے باشندوں کیلئے مہم چلائیں گے اس کے ساتھ ہی شمالی ہند کے باشندوں کو یوپی الیکشن میں حصہ لینے کی بھی اپیل کریں گے۔

72ویں جلوسِ غوثیہ کی تیاریاں مکمل

شہزادگان اعلیٰ حضرت و دیگر روحانی شخصیات سمیت سیکڑوں علماء ومشائخ کی شرکت

ممبئی: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے زیر اہتمام 27 ستمبر 2026ء کو ہونے والے 72ویں جلوسِ غوثیہ ممبئی کی تیاریوں کے سلسلے میں ہفتہ کو بعد نمازِ عصر جمعیۃ کے دفتر مدنپورہ میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جو صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء حضرت علامہ سید معین الدین اشرف، معین میاں صاحب کی سرپرستی اور نائب صدرِ جمعیۃ، اسیرِ مفتیِ اعظم حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب کی قیادت میں ہوا۔ حضرت معین میاں صاحب نے فرمایا کہ ممبئی کا تاریخی جلوسِ غوثیہ 72ویں سال میں داخل ہوچکا ہے، جو اکابر کرام کی قربانیوں، جدوجہد اور اخلاص کا ثمر ہے۔ اس موقع پر ہمیں صرف جلوس میں شرکت ہی نہیں بلکہ تعلیماتِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ پر عمل کرتے ہوئے خدمتِ خلق کے جذبے کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ بیماروں کے لیے دواؤں کا انتظام، ضرورت مندوں کی مدد اور غریب و مستحق بچیوں کے سروں پر شفقت ومحبت کا ہاتھ رکھنا، ہمارے اکابر و بزرگانِ دین کی تعلیمات کا عملی تقاضا ہے۔ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ فقراء، مساکین اور حاجت مندوں کی خبر گیری فرمائی؛ ہمیں بھی آپ کی تعلیمات سے روشنی حاصل کرتے ہوئے معاشرے کے کمزور اور ضرورت مند طبقات کا سہارا بننا چاہیے۔ حضرت محمد سعید نوری صاحب نے فرمایا کہ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ایک دینی وملی تنظیم ہے، جس کے زیرِ اہتمام یہ عظیم جلوس ہر سال نکالا جاتا ہے۔ ممبئی سے اٹھنے والی اس روحانی تحریک کی آواز مہاراشٹر سے نکل کر پورے ہندوستان تک پہنچتی ہے۔ جلوس کی قیادت شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ منان رضا منانی میاں بریلی شریف، نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت عمران رضا سمنانی میاں بریلی شریف، آلِ رسول حضرت علامہ سید کوثر ربانی صاحب جبلپور اور شہزادۂ شعیب الاولیاء حضرت علامہ غلام عبدالقادر علوی صاحب براں شریف فرمائیں گے، جبکہ ملک بھر سے تشریف لانے والی دیگر روحانی شخصیات، سیکڑوں علماء ومشائخ اور عاشقانِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوں گے۔ حضرت مولانا فرید الزماں صاحب نے بتایا کہ اس سال جلوس کا اہتمام خصوصی انداز میں ہوگا اور علماء، مشائخ و دیگر معزز شرکاء پیدل جلوس میں شریک ہوں گے۔ حضرت مولانا مفتی محمد زبیر برکاتی صاحب نے کہا کہ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ایک طویل اور تابناک تاریخ رکھنے والی تنظیم ہے، جس سے عظیم المرتبت روحانی شخصیات وابستہ رہی ہیں۔ 72 سال کی تکمیل پر جلوس میں خاص جوش وجذبہ پایا جا رہا ہے۔ شہزادۂ شیرِ ملت حضرت مولانا اعجاز احمد کشمیری صاحب نے شرکاء سے کثرت سے درود شریف پڑھنے اور جلوس کے راستوں کی صفائی کا خصوصی خیال رکھنے کی اپیل کی۔ منتظمین حضرت مولانا خلیل الرحمٰن نوری صاحب، حضرت مولانا امان اللہ رضا، حضرت مفتی ابراہیم آسی اور حضرت قاری نیاز احمد رضوی نے مشترکہ بیان میں کہا کہ تمام تیاریاں مکمل کرلی گئی ہیں، ذمہ داریاں تقسیم کردی گئی ہیں اور تشریف لانے والی روحانی شخصیات، علماء ومشائخ اور تمام شرکاء کی سہولت کے لیے ضروری انتظامات مکمل ہیں۔ بڑی تعداد میں شرکت متوقع ہے۔

مسلم خواتین میں بیداری لانے کیلئے

آل انڈیا مسلم ویمن کا کامیاب سیمینار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں مسلم خواتین میں بیداری لانے کیلئے آل انڈیا مسلم ویمن ایسوسی ایشن نے دوروزہ سیمنارہ کا انعقاد مسافر خانہ صابو صدیق میں کیا تھا جس میں خواتین کو بااختیار اور خودکفیل بنانے کیلئے اہم پہل کی گئی اس مستورات کے اجتماع میں خواتین کو دین ودنیا اور حالات حاضرہ سے متعلق بھی روشناس کروایا گیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر اسماز ہرہ نے کہا کہ آج کے اس پرفتن دور میں جس طرح سے بیداری ضروری ہے اسی مناسبت سے اس تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا اس میں تعلیمی بیداری انتہائی اہم اور ضروری ہے اس لئے اس سیمنار میں خواتین کو تعلیم کے غرض وغایت سے متعلق روشناس کروایا گیا اتنا ہی نہیں آج کے اس سیمنار میں اساتذہ شریک تھے اور صرف ممبئی ہی نہیں بلکہ مہاراشٹر اور ملک کے دیگر گوشوں سے بھی خواتین اساتذہ اس میں شریک تھے اسماز ہرنے کہا کہ تعلیم ہی ہماری نسلوں میں بیداری لاتی ہے اس لئے ایسی صورتحال میں اپنی بچیوں کو بیدار کرنے کیلئے یہ سیمنار منعقد کیا گیا تھا تاکہ انہیں سماج ومعاشرے میں کام کاج کے طریقہ کار سے روشناس کروایا جائے انہوں نے کہا کہ جس طرح سے سرکار اقلیتوں کو حاشیہ پر لانے کی کوشش کر رہی ہے نت نئے قانون اور یوسی سی جیسے قانون کی نفاذ کی بات کی جارہی ہے اس سے مسلمان تو بیدار ہوچکے ہیں اس کے ساتھ ہی سرکار کے مسلسل مسلمانوں کو نشانہ بنانے سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ وہ اب پوری طرح سے ہوش میں آگئے ہیں اور ہر چال سے ہوشیار و بیدار ہے اس سیمنار کا مقصد تعلیم کو عام کرنا اور خواتین وبچیوں کو خودکفیل بنانا معاشرے میں خواتین کے حقوق کو عام کرنا ہے۔ اس تقریب میں ممبئی امن کمیٹی کے سربراہ فرید شیخ بھی پیش پیش تھے انہوں نے کہا کہ ایسے سیمنار کا مقصد خواتین کو بااختیار بنانے کے ساتھ ان میں حوصلہ پیدا کرنا ہے اس لئے یہ دوروزہ سیمنار ممبئی میں منعقدہ کیا گیا جس میں ملک بھر سے 500 سو سے زائد ٹیچر اور ہر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والی مستورات اور اہم اشخاص نے شریک کی ہے اور یہ سیمنار کامیاب رہا ہے۔

بارانِ رحمت کیلئے پُراثر دعائیہ مجلس میں ہزاروں بندگانِ خدا کی شرکت

آج لشکر والی عیدگاہ میں نمازِ استسقاء؛ شہریوں سے بھرپور شرکت کی اپیل

مالیگاؤں: (خیال اثر) شہر اور مضافات میں برسات کا موسم گزرنے کے باوجود خاطر خواہ بارش نہ ہونے اور قحط سالی کے خدشات کے پیشِ نظر جمعیت علماء مالیگاؤں (مدنی روڈ) کے زیرِ اہتمام گزشتہ شب بعد نمازِ عشاء حمیدیہ مسجد (بڑا قبرستان) میں بارانِ رحمت کے لیے ایک عظیم الشان دعائیہ مجلس منعقد ہوئی، جس میں علماء، مشائخ، بزرگوں، نوجوانوں، بچوں اور خواتین سمیت ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اجتماع کے دوران ہر طرف توبہ واستغفار، ذکرِ الٰہی اور بارانِ رحمت کے لیے گڑگڑاتے ہاتھوں کا منظر انتہائی رقت انگیز اور ایمان افروز رہا۔ مجلس کا آغاز مولانا عمران اسجد ندوی کی جانب سے ختم سورۂ یٰسین اور توبہ واستغفار کی تلقین سے ہوا۔ بعد ازاں جمعیت علماء مدنی روڈ کے جنرل سکریٹری مولانا مفتی حامد ظفر رحمانی نے اصلاحی خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کو گناہوں سے سچی توبہ، صدقہ وخیرات، استغفار اور رجوع الی اللہ کی دعوت دی۔ اس کے بعد ذکرِ الٰہی کی پُرنور مجلس آراستہ ہوئی، جس میں شرکاء نے انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی اور بارانِ رحمت کے نزول کی دعائیں کیں۔ اجتماع سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء کے صدر مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے بارش میں تاخیر کے حوالے سے دینی نقطۂ نظر بیان کرتے ہوئے گناہوں سے بچنے، توبہ واستغفار کو معمول بنانے اور اللہ تعالیٰ کی طرف مکمل رجوع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ انسان کو ہر حال میں اپنے رب کے سامنے جھکنا، اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا اور رحمتِ الٰہی کا طلب گار بننا چاہیے۔ خطاب کے بعد مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے نہایت رقت انگیز انداز میں دعا کرائی۔ اس موقع پر ہزاروں ہاتھ آسمان کی طرف بلند تھے اور حاضرین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ دعا میں بارانِ رحمت کے نزول، گناہوں کی مغفرت، شہر و ملک کی سلامتی، امتِ مسلمہ کی خیر و عافیت اور ہر طرح کی پریشانیوں کے خاتمے کے لیے خصوصی مناجات کی گئی۔ دریں اثناء بارانِ رحمت کے حصول کے لیے آج بروز اتوار 28 ستمبر، دوپہر 2 بجے لشکر والی عیدگاہ میں نمازِ استسقاء ادا کی جائے گی۔ جمعیت علماء کی جانب سے شہریانِ مالیگاؤں سے خصوصی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس عظیم عبادت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ شہریوں سے یہ بھی گزارش کی گئی ہے کہ نمازِ استسقاء کے وقت اپنے کاروبار اور دکانیں چند گھنٹوں کے لیے بند کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی طور پر توبہ، استغفار اور بارانِ رحمت کی دعا کے لیے حاضر ہوں اور اس روحانی وایمانی اجتماع کو کامیاب بنائیں۔ منتظمین کی جانب سے بڑی تعداد میں شرکت کی اپیل کرتے ہوئے امید ظاہر کی گئی ہے کہ شہر کے مسلمان متحد ہوکر خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے رب کے حضور دستِ دعا بلند کریں گے۔

جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کی مجلسِ منتظمہ کا سلوڑ میں کامیاب اجلاس کا انعقاد

سلوڑ (دیشمکھ غلام حسین) آج یہاں فتح اسلام مسجد سلوڑ ضلع اورنگ آباد میں جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کی مجلسِ منتظمہ کا ایک خصوصی اور اہم اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی اور مفتی عبدالرزاق ملی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کی صدارت میں منعقد ہوا، اجلاس کا آغاز مفتی عبدالرحمن صاحب (امام وخطیب مسجد عثمان) کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، اس کے بعد ثوبان جمعہ خان نے نعتِ رسولِ اکرم ﷺ پیش کی، قاری مختار صاحب چارنیری، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تعلقہ سلوڑ نے اجلاس کے مقاصد، جمعیۃ کے تنظیمی نظام اور موجودہ حالات میں باہمی تعاون کے ذریعے دینی وملی خدمات کو مؤثر انداز میں آگے بڑھانے کی ضرورت پر گفتگو کی۔ مفتی لقمان صاحب (صدر جمعیۃ علماء زون نمبر 6 شہر اورنگ آبا) نے جمعیت کی دینی، ملی، تعلیمی، سماجی اور اصلاحی خدمات کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ منظم اجتماعی کوششوں کے ذریعے معاشرے کے مختلف مسائل کے حل کے لیے مؤثر کردار ادا کیا جاسکتا ہے۔ مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے موجودہ حالات میں علماء وائمہ کی ذمہ داریوں، جمعیۃ کے تنظیمی استحکام، دینی وملی خدمات اور اجتماعی جدوجہد کی اہمیت پر تفصیلی گفتگو کی۔ اکابرین جمعیۃ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے اراکین کو اپنے اپنے علاقوں میں دینی واصلاحی سرگرمیوں کو مضبوط کرنے اور جمعیۃ کے پلیٹ فارم سے منظم انداز میں خدمات انجام دینے کی ترغیب دی۔ موجودہ صدر جمعیت علماء ہند حضرت مولانا محمود مدنی کی فکروں کا ذکر کیا، نیز آپ نے پانچ مکتب پر خصوصی توجہ دلائی بڑی خواتین کے مکتب قائم کریں، بالغان مکتب قائم کریں، بچوں کا مکتب قائم کریں، دس سال کی بچیوں کا مکتب چھوٹی بچیوں کے مکتب، دیہات کے سروے ضروری ہے۔ مولانا مفتی عبدالرحمن اشرفی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مراہٹواڑہ) نے جمعیۃ علماء کا استحکام اور اراکین کی ذمہ داریاں کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی تنظیم کی مضبوطی صرف عہدیداران سے نہیں بلکہ ہر رکن کی ذمہ داری، پابندی، باہمی تعاون اور اخلاص سے ہوتی ہے، انہوں نے تنظیمی نظم وضبط کی پابندی، باقاعدہ رابطہ، شعبۂ جات کو فعال بنانے اور ملی مسائل میں متحد ہوکر کام کرنے کی ضرورت پر توجہ دلائی۔ مولانا حافظ عارف صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء شہر اورنگ آباد) نے اصلاحِ معاشرہ کی اہمیت وضرورت پر گفتگو کرتے ہوئے معاشرے میں بڑھتی ہوئی اخلاقی وسماجی خرابیوں کی اصلاح، خاندان کے نظام کے تحفظ، نوجوانوں کی دینی تربیت اور ائمہ وعلماء کے اصلاحی کردار کی اہمیت پر زور دیا۔ نفس کی اصلاح پہلے ضروری ہے تب معاشرے کی اصلاح ممکن ہے۔ مولانا مفتی ناصر صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء شہر اورنگ آباد) نے دینی تعلیم کی اہمیت اور فتنۂ ارتداد کا سدباب کے عنوان پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل کو بنیادی دینی عقائد وتعلیمات سے مضبوط طور پر وابستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تعلیم بالغان، قرآن وسنت کی صحیح تعلیم، اہلِ علم سے تعلق اور دینی ماحول کو مضبوط بنا کر فکری واعتقادی گمراہیوں سے حفاظت کی جاسکتی ہے مفتی ندیم اشاعتی (صدر جمعیۃ علماء زون نمبر 1 شہر اورنگ آباد) نے جمعیۃ علماء ضلع بھر میں مضبوط ومستحکم کرنے کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔ اس اجلاس میں جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد کے جملہ عہدے داران واراکین خاص طور جناب عبدالرؤف انجینئر صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد) اور ان کی پوری ٹیم سمیت ضلع اورنگ آباد کے مختلف علاقوں سے جمعیۃ علماء کی مقامی کمیٹیوں، ذمہ داران، اراکین، علماء وائمہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں تنظیمی امور، دینی وتعلیمی سرگرمیوں، اصلاحِ معاشرہ اور موجودہ حالات میں جمعیۃ کے کردار کے حوالے سے مختلف امور پر غور کیا گیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

هم پیش کرتے هیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مذہب کے نام پر ووٹ مانگنے کے الزام کا معاملہ: آصف شیخ رشید کی اپیل خارج

مفتی اسماعیل قاسمی کا مخالفین پر زوردار حملہ، پریس کانفرنس سے خطاب

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں کی سیاست میں ایک مرتبہ پھر عدالتی فیصلے نے سیاسی درجۂ حرارت بڑھا دیا ہے۔ مذہب کے نام پر ووٹ مانگنے کے الزام سے متعلق انتخابی تنازع میں سابق رکنِ اسمبلی آصف شیخ رشید کی جانب سے دائر قانونی کارروائی کے حوالے سے تازہ پیش رفت سامنے آنے کے بعد شہر کے سیاسی حلقوں میں بحث تیز ہوگئی ہے۔ اس معاملے میں آصف شیخ رشید نے 2024 کے اسمبلی انتخابات میں مالیگاؤں سینٹرل سے منتخب ہونے والے رکنِ اسمبلی مفتی محمد اسماعیل قاسمی کے انتخاب کو چیلنج کیا تھا۔ دستیاب رپورٹوں کے مطابق آصف شیخ رشید نے انتخابی عمل میں مذہب کے استعمال کا الزام عائد کرتے ہوئے عدالت سے مفتی اسماعیل کی کامیابی کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کی تھی۔ اسی معاملے پر منعقدہ پریس کانفرنس میں ایم آئی ایم کے شمالی مہاراشٹر صدر ڈاکٹر خالد پرویز کے مکان کے سامنے واقع رابطہ دفتر میں رکنِ اسمبلی مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ پورے مہاراشٹر میں انتہائی کم ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کرنے والے امیدواروں میں وہ بھی شامل ہیں اور ان کی کامیابی کا اصل کریڈٹ مالیگاؤں کی عوام کو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ 2024 کے مالیگاؤں سینٹرل اسمبلی انتخاب میں مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے آصف شیخ رشید کو 162 ووٹوں کے فرق سے شکست دی تھی۔ مفتی اسماعیل قاسمی نے کہا کہ انتخابی کامیابی کے بعد شیخ آصف نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور بعدازاں سپریم کورٹ تک قانونی جنگ لے جانے کی کوشش کی، تاہم ان کے مطابق عدالتوں میں ان کی درخواستوں کو کامیابی نہیں مل سکی۔ انہوں نے مخالفین پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ فیصلے آسمانوں پر ہوتے ہیں، اس لیے اب مخالفین کو اقوام متحدہ میں پٹیشن دائر کرنی چاہیے۔ اپنے خطاب میں مفتی اسماعیل قاسمی نے اپنے سیاسی مخالفین کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ مخالفین نے بڑے بڑے وکلاء کی ٹیم کھڑی کی، لیکن انہیں عدالتی محاذ پر کامیابی حاصل نہیں ہوسکی۔ انہوں نے اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے تمام ووٹروں اور حامیوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر خالد پرویز نے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد اسماعیل قاسمی کو دیندار سیاست داں قرار دیا اور کہا کہ ان کے مطابق مخالفین نے ان کی مذہبی شناخت اور سیاسی کامیابی کو بنیاد بنا کر قانونی محاذ کھولا، تاہم عدالت میں ان کی درخواستیں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ پریس کانفرنس کے دوران کارکنان کی جانب سے پٹاخوں کے ساتھ مفتی محمد اسماعیل قاسمی کا پرتپاک استقبال بھی کیا گیا۔ تقریب میں موجود کارکنان نے اپنی قیادت کے حق میں نعرے لگائے اور عدالتی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ مالیگاؤں کی سیاست میں یہ معاملہ اس لیے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے کہ 2024 کے اسمبلی انتخابات میں مفتی محمد اسماعیل قاسمی اور آصف شیخ رشید کے درمیان انتہائی معمولی فرق سے فیصلہ ہوا تھا۔ سرکاری نتیجے کے مطابق مفتی اسماعیل کو 653,09,1 جبکہ آصف شیخ رشید کو 491,09,1 ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ یوں انتخابی میدان میں چند سو ووٹوں سے شروع ہونے والی سیاسی کشمکش عدالتوں تک پہنچی اور اب اس کی قانونی پیش رفت نے مالیگاؤں کے سیاسی ماحول میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ آنے والے دنوں میں اس معاملے کے سیاسی اثرات کس حد تک سامنے آتے ہیں۔

ٹرمپ نے شی کو ایران کی عسکری معاونت نہ کرنے کی تنبیہ کی: امریکی سفیر

یہ انتباہ ایسے وقت میں دیا گیا ہے جب واشنگٹن، تہران کے ساتھ بیجنگ کے تعلقات کی بنا پر اس پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔

بیجنگ: چین میں تعینات امریکی سفیر ڈیوڈ پرڈیو کے مطابق، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے چینی ہم منصب شی جن پنگ کے ساتھ حالیہ بات چیت کے دوران انہیں خبردار کیا کہ وہ ایران کو کسی بھی قسم کی عسکری یا انٹیلی جنس معاونت فراہم نہ کریں۔ یہ انتباہ ایسے وقت میں دیا گیا ہے جب واشنگٹن، تہران کے ساتھ بیجنگ کے تعلقات کی بنا پر اس پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔ سی این بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے پرڈیو نے کہا کہ ٹرمپ نے شی پر واضح کیا کہ ایران کو چین کی جانب سے کسی بھی قسم کی براہِ راست یا بالواسطہ مدد بشمول انٹیلی جنس کا تبادلہ، عسکری ساز وسامان یا ہتھیاروں کے پرزہ جات شامل ہیں، ''مکمل طور پر ناقابلِ قبول'' ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتباہ حالیہ ہفتوں میں چینی حکام کو بارہا دیا گیا تھا اور دونوں رہنماؤں کی ملاقات کے دوران اس کا اعادہ بھی کیا گیا۔ انٹرویو کے بعد رائٹرز نے بھی پرڈیو کے ان بیانات کی رپورٹنگ کی۔ پرڈیو نے کہا کہ واشنگٹن کو خدشہ ہے کہ چینی ادارے امریکہ کے ساتھ جاری کشیدگی کے دوران ایران کی عسکری صلاحیتوں کو برقرار رکھنے میں مدد کر رہے ہو سکتے ہیں۔ تاہم، انہوں نے مزید کہا کہ امریکی حکام کے پاس اس بات کا کوئی براہِ راست ثبوت نہیں ہے کہ چین نے آبنائے ہرمز کو بند رکھنے یا اس اہم آبی گزرگاہ سے تجارتی جہاز رانی میں خلل ڈالنے میں کوئی کردار ادا کیا ہے۔ امریکی سفیر نے بتایا کہ ٹرمپ اور شی نے ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے اور دنیا کے اہم ترین تیل کی ترسیل کے راستوں میں سے ایک، آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی آزادی کو یقینی بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ پرڈیو نے اس گفتگو کو ''کھلا اور صاف گو'' قرار دیا اور کہا کہ دونوں رہنماؤں نے ایران کے معاملے کو امریکہ اور چین کے درمیان دیگر وسیع تر تنازعات بشمول تائیوان کا معاملہ بھی سے الگ حیثیت دی۔ پرڈیو نے مزید دعویٰ کیا کہ واشنگٹن کو ایسے اشارے ملے ہیں کہ چین نے امریکی انتباہات پر مثبت ردعمل ظاہر کیا ہے، اور بیجنگ نے ''کچھ سرگرمیاں روک دی ہیں۔'' انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ چین نے مبینہ طور پر کن اقدامات کو روکا ہے اور نہ ہی اس دعوے کی تائید میں کوئی ثبوت فراہم کیا۔ ایران کے ساتھ چین کے تعلقات کے حوالے سے امریکی خدشات میں اس وقت اضافہ ہوا جب ایسی اطلاعات سامنے آئیں کہ چینی کمپنیوں نے دوہرے استعمال کی ٹیکنالوجی اور پرزہ جات برآمد کیے ہیں جو ایران کے ڈرون، میزائل اور نگرانی کے پروگراموں میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ امریکی حکام نے تنازع کے دوران ایران کی جانب سے تجارتی بنیادوں پر دستیاب چینی سیٹلائٹ تصاویر کے استعمال پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے، حالانکہ بیجنگ نے تہران کو عسکری معاونت فراہم کرنے کی تردید کی ہے۔ چین نے ان الزامات کی مسلسل تردید کی ہے کہ وہ ایران کو عسکری معاونت فراہم کر رہا ہے۔ چینی حکام کا کہنا ہے کہ بیجنگ بات چیت کے ذریعے کشیدگی میں کمی کی حمایت کرتا ہے اور اس بات پر قائم ہے کہ ایران کے ساتھ اس کے تجارتی اور سفارتی تعلقات بین الاقوامی قوانین کے مطابق ہیں۔ یہ تازہ ترین انتباہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مختصر وقفے کے بعد امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی میں دوبارہ شدت آ گئی ہے، جس سے علاقائی سلامتی، عالمی توانائی کی منڈیوں اور خلیج فارس میں تجارتی جہاز رانی کے تحفظ کے حوالے سے خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ چینی صدر شی جن پنگ کے دورۂ امریکہ کے موقع پر واشنگٹن میں تبتی اور ایغور برادری کے افراد نے چین کے خلاف احتجاج کیا اور تبت و سنکیانگ میں چینی حکومت کی پالیسیوں پر شدید تنقید کی۔ مظاہرین نے ''چین تبت سے نکل جائے'' کے نعرے لگائے اور الزام عائد کیا کہ چینی حکومت تبت میں مذہبی آزادی، تبتی زبان اور ثقافتی شناخت کو محدود کر رہی ہے۔ احتجاج میں شریک ایغور کارکنوں نے بھی اپنی برادری کے حوالے سے اسی نوعیت کے تحفظات کا اظہار کیا۔ ایغور انسانی حقوق کے کارکن عمر کنات نے کہا کہ تبتی اور ایغور برادریوں کو ملتے جلتے حالات کا سامنا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تبت اور مشرقی ترکستان تاریخی طور پر چین کا حصہ نہیں تھے اور دونوں خطوں پر چین نے قبضہ کیا۔

حوثی خطرے نے پاکستان کے مکہ دفاعی معاہدے کے عزم کو امتحان میں ڈال دیا

اسلام آباد: یمن کے حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب پر بڑھتے ہوئے ڈرون اور میزائل حملوں نے پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان حال ہی میں طے پانے والے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کو اس کے پہلے بڑے عملی امتحان سے دوچار کر دیا ہے۔ اگست میں طے پانے والے اس سہ فریقی معاہدے کے تحت کسی ایک رکن ملک پر مسلح حملے کو تینوں ممالک کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔ تاہم سعودی عرب پر حالیہ حوثی حملوں کے بعد یہ سوال اہم ہو گیا ہے کہ پاکستان عملی طور پر اپنی دفاعی ذمہ داری کس حد تک پوری کرے گا۔ پاکستانی وزیر دفاع خواجہ آصف کہہ چکے ہیں کہ اگر یمن کی لڑائی سعودی عرب تک پھیلتی ہے اور مملکت کو بلا اشتعال جارحیت کا سامنا ہوتا ہے تو مکہ دفاعی معاہدہ فعال ہو سکتا ہے۔ دوسری جانب پاکستانی وزارت خارجہ نے واضح کیا ہے کہ فی الحال حوثیوں کے خلاف کسی براہ راست فوجی کارروائی پر بات نہیں ہو رہی۔ یہ صورتحال اسلام آباد کے لیے ایک مشکل توازن پیدا کر رہی ہے۔ پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ طویل المدتی دفاعی اور اقتصادی تعلقات ہیں، لیکن ایران کے ساتھ مشترکہ سرحد اور اہم سفارتی و اقتصادی روابط بھی موجود ہیں۔ حوثیوں کے خلاف براہ راست فوجی کارروائی پاکستان کو مشرق وسطیٰ کے ایک پیچیدہ تنازع میں مزید گہرائی سے شامل کر سکتی ہے۔ حوثی قیادت نے پاکستان اور ترکی کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ سعودی عرب کی جانب سے یمن کی جنگ میں فوجی مداخلت نہ کریں۔ حالیہ حملوں اور دھمکیوں نے اس دفاعی معاہدے کی اجتماعی سلامتی کی شق کو محض سفارتی اعلان کے بجائے ایک حقیقی سیکیورٹی چیلنج بنا دیا ہے۔ پاکستان اب ایک ایسے مرحلے پر کھڑا ہے جہاں اسے سعودی عرب کے ساتھ کیے گئے دفاعی وعدوں اور ایران و یمن سے متعلق اپنے وسیع تر علاقائی مفادات کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا۔ حوثی خطرہ یہ طے کرنے کا پہلا بڑا امتحان بن گیا ہے کہ مکہ دفاعی معاہدہ عملی دفاعی اتحاد ثابت ہوتا ہے یا اس کا کردار بنیادی طور پر سیاسی اور تزویراتی پیغام تک محدود رہتا ہے۔ سعودی عرب پر یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے بڑھتے ہوئے میزائل اور ڈرون حملوں نے پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان حال ہی میں طے پانے والے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کو اس کے پہلے بڑے عملی امتحان سے دوچار کر دیا ہے۔ اگست 2026 میں طے پانے والے اس سہ فریقی معاہدے کے تحت کسی ایک رکن ملک پر مسلح حملے کو تینوں ممالک کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔ تاہم، حالیہ حوثی حملوں کے بعد یہ سوال شدت اختیار کر گیا ہے کہ پاکستان محض سیاسی و سفارتی حمایت تک محدود رہے گا یا کوئی عملی فوجی کردار بھی ادا کرے گا۔

چین کی تجارتی جنگ صرف امریکہ سے نہیں، پوری دنیا سے ہے

بیجنگ: چین اور امریکہ کے درمیان جاری ٹیرف تنازع کو عموماً دنیا کی دو بڑی طاقتوں کی باہمی تجارتی جنگ کے طور پر دیکھا جاتا ہے، لیکن ایک نئی تجزیاتی بحث کے مطابق اصل مسئلہ کہیں زیادہ وسیع ہے اور متعدد ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتیں چینی تجارتی پالیسیوں کے خلاف اقدامات کر رہی ہیں۔ گزشتہ دو دہائیوں میں چین کی صنعتی طاقت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ 2004 میں چین کی مینوفیکچرنگ پیداوار امریکہ کے تقریباً نصف کے برابر تھی، جبکہ اب یہ امریکی پیداوار سے تقریباً دوگنی بتائی جاتی ہے۔ اس توسیع کے پیچھے بڑی مقامی منڈی، ریاستی معاونت، صنعتی پالیسی اور عالمی برآمدی حکمت عملی جیسے عوامل کو اہم قرار دیا جاتا ہے۔ چین کا تجارتی سرپلس بھی بڑھ کر تقریباً 2.1 ٹریلین ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ بڑے پیمانے پر سرکاری سبسڈی اور چینی منڈی تک محدود رسائی عالمی کمپنیوں کے لیے غیر مساوی مسابقت پیدا کرتی ہے۔ اس صورتحال کے جواب میں صرف امریکہ ہی نہیں بلکہ بھارت، کینیڈا، تھائی لینڈ، پاکستان، مصر اور انڈونیشیا سمیت کئی ممالک نے چینی مصنوعات، خصوصاً الیکٹرک گاڑیوں، پر ٹیرف یا دیگر تجارتی پابندیاں عائد کی ہیں یا ان پر غور کر رہے ہیں۔ یورپی یونین میں بھی چینی الیکٹرک گاڑیوں کی تیزی سے بڑھتی درآمدات پر تشویش موجود ہے۔ چین پر عالمی سپلائی چینز کے ذریعے ضرورت سے زیادہ انحصار بھی کئی ممالک کے لیے تشویش کا باعث بن رہا ہے۔ آسٹریلیا ماضی میں چینی تجارتی پابندیوں کا سامنا کر چکا ہے، جبکہ اہم معدنیات اور نایاب زمینی عناصر کی فراہمی بھی عالمی اقتصادی سلامتی کا بڑا مسئلہ بن رہی ہے۔ یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ عالمی تجارتی کشیدگی اب محض واشنگٹن اور بیجنگ کی باہمی رقابت تک محدود نہیں رہی۔ دنیا کی متعدد معیشتیں اپنی صنعتوں، سپلائی چینز اور اہم ٹیکنالوجیز کو چینی انحصار سے محفوظ رکھنے کے لیے نئی تجارتی حکمت عملیوں پر کام کر رہی ہیں۔

اقوام متحدہ میں شہباز شریف نے پھر کشمیر اور سندھ طاس معاہدے کا معاملہ اٹھایا

نیویارک: پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے ایک بار پھر کشمیر اور سندھ طاس معاہدے کا معاملہ اٹھایا، جبکہ مئی 2025 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان فوجی تصادم کے حوالے سے پاکستان کی کامیابی کا دعویٰ بھی کیا۔ شہباز شریف نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کم کرانے کا کریڈٹ دیتے ہوئے کہا کہ ان کی بروقت مداخلت نے دو جوہری طاقتوں کو بڑی جنگ کے دہانے سے واپس لانے میں کردار ادا کیا۔ ہندوستان کا مؤقف رہا ہے کہ فوجی کارروائی روکنے پر اتفاق دونوں ممالک کے درمیان براہ راست فوجی رابطے کے ذریعے ہوا اور اس میں کسی تیسرے فریق کی ثالثی شامل نہیں تھی۔ شہباز شریف نے سندھ طاس معاہدے کو معطل رکھنے کے ہندوستانی فیصلے پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ دریائے سندھ کا نظام پاکستان کے لیے انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ پاکستان کے حصے کے پانی کو روکنے، محدود کرنے یا اس کا رخ موڑنے کی کسی بھی کوشش کو پاکستان ''جنگی اقدام'' تصور کرے گا۔ ہندوستان نے اپریل 2025 کے پہلگام دہشت گرد حملے کے بعد سندھ طاس معاہدے کو التوا میں رکھنے کا فیصلہ کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ فیصلہ اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک پاکستان سرحد پار دہشت گردی کے خلاف قابلِ اعتماد اور ناقابلِ واپسی اقدامات نہیں کرتا۔ پاکستانی وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کشمیر کا معاملہ بھی اٹھایا اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں رائے شماری کا مطالبہ دہرایا۔ ہندوستان مسلسل اس مؤقف کو مسترد کرتا آیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ جموں و کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابلِ تنسیخ حصہ ہے۔ شہباز شریف کا یہ خطاب ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پاکستان کو اندرون ملک سیاسی احتجاج، سابق وزیر اعظم عمران خان کی مسلسل حراست اور معاشی مشکلات سمیت متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔

تبتی پارلیمنٹ میں چین کے قومی اتحاد کے قانون پر تبادلہ خیال

دھرمشالہ: جلاوطن تبتی پارلیمنٹ کے 18 ویں اجلاس کا دوسرا مرحلہ جمعرات کو دھرم شالہ میں نو روزہ غور و خوض کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں مرکزی تبتی انتظامیہ (CTA) کے مختلف محکموں کی سالانہ کارکردگی رپورٹس، چین کے قومی اتحاد کے قانون اور تبت کی صورتحال پر بات چیت کی گئی۔ 16 ستمبر کو شروع ہونے والے اس اجلاس میں یکجہتی اور تعزیتی قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ ستمبر کا یہ اجلاس بنیادی طور پر یکم اپریل سے 31 مارچ تک کی مدت کے لیے سی ٹی اے کے مختلف محکموں کی سالانہ کارکردگی رپورٹس پر مرکوز رہا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے تبتی رکن پارلیمنٹ تھوبٹن گیاتسو نے کہا کہ اجلاس کے دوران مختلف محکموں کی جانب سے پیش کردہ رپورٹس کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، جس میں اراکین نے متعلقہ محکموں اور وزارتوں سے سوالات پوچھے اور وضاحتیں طلب کیں۔ گیاتسو نے کہا، ''جی ہاں، یہ بہت اچھا رہا۔ ہمارے درمیان بہت ٹھوس بحث ہوئی۔ یہ اجلاس مختلف محکموں کی مختلف رپورٹس کے مطالعے کے لیے وقف تھا۔ ہم نے ان کا بغور جائزہ لیا، وضاحت طلب کرنے والے ہر سوال کو اٹھایا گیا، اور متعلقہ محکموں اور وزارتوں نے اپنی وضاحتیں فراہم کیں۔'' انہوں نے کہا کہ اجلاس کے دوران چین کی قانون سازی اور تبتیوں پر اس کے اثرات، خاص طور پر یکم جولائی کو چین کی جانب سے منظور کیے گئے قومی اتحاد کے قانون پر بھی بات چیت کی گئی۔

اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان میں فاسفورس گولہ بارود استعمال کیا: لبنانی میڈیا

لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی این این اے نے جمعہ کے روز رپورٹ کیا کہ اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان کے کئی قصبوں پر گولہ باری کی ہے

لبنانی میڈیا کے مطابق اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان پر حملوں میں فاسفورس گولہ بارود استعمال کیا، اسرائیلی توپ خانے کی گولہ باری نے نبطیہ اور صور اضلاع کے علاقوں کو نشانہ بنایا جبکہ لبنانی فوج اسرائیلی نہ پھٹنے والے بموں کو ناکارہ بنانے میں مصروف ہے۔ لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی این این اے نے جمعہ کے روز رپورٹ کیا کہ، اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان کے کئی قصبوں پر گولہ باری کی ہے اور بعض حملوں میں فاسفورس گولہ بارود استعمال کیا۔ اس توپ خانے کی گولہ باری نے نبطیہ ضلع میں زوتر الشرقیہ، میفدون اور نبطیہ الفوقا کے نواحی علاقوں کو نشانہ بنایا۔ ایجنسی کے مطابق نبطیہ الفوقا اور زوتر الشرقیہ پر دوبارہ حملوں میں فاسفورس گولے استعمال کیے گئے۔ توپ خانے کی گولہ باری نے وادی زبقین اور صور ضلع میں حارث اور حداثا کے نواحی علاقوں کو بھی نشانہ بنایا۔ دریں اثنا، لبنانی فوج کے ماہرین نے مرجعیون اور بنت جبیل اضلاع میں مجدل سلم اور الغندوریہ میں اسرائیلی نہ پھٹنے والے دو ہوائی بموں کو ناکارہ بنایا اور انہیں محفوظ مقام پر منتقل کیا۔ لبنانی حکام کے مطابق یہ گولہ باری جاری اسرائیلی حملوں کا حصہ ہے جن میں مارچ کے آغاز سے اب تک کم از کم ۴۳۸۶ افراد ہلاک، ۱۲۴۰۷ زخمی اور ۱۰ لاکھ سے زائد بے گھر ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ حملے جون کے امن معاہدے کے باوجود جاری ہیں جس میں مقبوضہ لبنانی علاقے سے اسرائیل کے بتدریج انخلا کے بدلے وہاں لبنانی فوج کی تعیناتی اور حزب اللہ کی تخفیف اسلحہ کی تجویز دی گئی تھی۔ واضح رہے کہ اسرائیل لبنان کے مزاحمتی گروہ حزب اللہ پر حملوں کی آڑ میں لبنانی شہری علاقوں کو نشانہ بنا رہا ہے، اس کے علاوہ اس نے اپنی فوج کا بھی خطے سے انخلا موخر کر دیا ہے، جو امن معاہدے کی اہم شرائط میں سے ایک ہے، جبکہ نام نہاد جنگ بندی نافذ ہے، اسرائیلی پیش قدمی مسلسل جاری ہے۔ اور اسرائیل کے ذریعے ممنوعہ فاسفورس جیسے جلد کو جلا دینے والے کیمیائی مادے کا استعمال علاقے کے مکینوں کو اپنے علاقوں سے بے دخل کرنے کی ایک کوشش قرار دی جا رہی ہے۔ لبنانی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان کے متعدد شہروں اور قصبوں پر بمباری کے دوران ممنوعہ سفید فاسفورس گولہ بارود کا استعمال کیا ہے۔ یہ حملے جنوبی لبنان کے اضلاع نبطیہ اور صور (Tyre) میں کیے گئے، جہاں اسرائیلی آرٹلری نے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا۔ لبنانی فوج کے ماہرین نے مرجعیون اور بنت جبیل اضلاع کے علاقوں مجدل سلم اور الغندوریہ میں دو نا پھٹنے والے اسرائیلی فضائی بموں کو ناکارہ بنا کر محفوظ مقامات پر منتقل کیا ہے۔ یہ بمباری اور حملے جون میں طے پانے والے ایک فریم ورک معاہدے کے باوجود جاری ہیں۔ اس معاہدے کے تحت لبنانی علاقوں سے اسرائیلی فوج کا بتدریج انخلا، وہاں لبنانی فوج کی تعیناتی اور حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کی شقیں شامل تھیں۔

امریکہ میں چین کی 'پانڈا ڈپلومیسی' کا اثر کم ہونے لگا

بیجنگ / واشنگٹن ڈی سی: چین کی کئی دہائیوں پرانی ''پانڈا ڈپلومیسی'' امریکہ میں اب پہلے جیسا سفارتی اثر پیدا کرتی دکھائی نہیں دے رہی، جہاں بیجنگ کی جانب سے دیوہیکل پانڈوں کو خیرسگالی اور نرم طاقت کے ذریعے تعلقات بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ چینی صدر شی جن پنگ نے واشنگٹن میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ ملاقات کے دوران اعلان کیا کہ چین جلد دو دیوہیکل پانڈے اٹلانٹا کے چڑیا گھر بھیجے گا۔ یہ اقدام امریکہ اور چین کے درمیان طویل عرصے سے جاری ''پانڈا ڈپلومیسی'' کی تازہ مثال ہے۔ چین نے 1972 میں صدر رچرڈ نکسن کے تاریخی دورۂ چین کے بعد امریکہ کو دو پانڈے تحفے میں دیے تھے۔ اس کے بعد پانڈے دونوں ممالک کے درمیان بہتر تعلقات اور عوامی خیرسگالی کی علامت بن گئے۔ بعد میں چین نے پانڈوں کو تحفے میں دینے کے بجائے طویل مدتی قرض پر مختلف ممالک کے چڑیا گھروں کو بھیجنا شروع کیا۔ تاہم موجودہ دور میں امریکہ اور چین کے تعلقات تجارت، ٹیکنالوجی، سلامتی اور عالمی اثر و رسوخ جیسے معاملات پر کہیں زیادہ پیچیدہ ہو چکے ہیں۔ ایسے ماحول میں پانڈوں کی آمد اگرچہ عوامی دلچسپی پیدا کر سکتی ہے۔

گوادر میں چین کی اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری مشکلات کا شکار

سی پیک منصوبے پر بڑھتے سوالات

گوادر: چین پاکستان اقتصادی راہداری کے اہم ترین منصوبوں میں شامل گوادر بندرگاہ کو سنگین معاشی، سیکیورٹی اور لاجسٹک چیلنجز کا سامنا ہے، جس کے باعث چین کی اس بڑے منصوبے سے وابستہ توقعات پوری ہوتی دکھائی نہیں دے رہیں۔ گوادر کو چین کے لیے آبنائے ملاکا کا متبادل راستہ قرار دیا گیا تھا، جس کے ذریعے سنکیانگ کو بحیرہ عرب سے جوڑنے کا منصوبہ تھا۔ تاہم دشوار گزار پہاڑی راستوں، شدید موسمی حالات اور سیکیورٹی خطرات نے بڑے پیمانے پر تجارتی نقل و حمل کو مشکل بنا دیا ہے۔ گوادر سے چین تک سامان پہنچانے کے لیے قراقرم ہائی وے سمیت 4,600 میٹر سے زیادہ بلند علاقوں سے گزرنا پڑتا ہے، جہاں لینڈ سلائیڈنگ، برفانی تودے اور خراب موسم معمول کے خطرات ہیں۔ اس کے علاوہ راستہ پاکستان مقبوضہ گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا اور بلوچستان سے گزرتا ہے، جہاں سیکیورٹی صورتحال ایک بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے۔ بلوچستان میں سی پیک اور چینی منصوبوں کے خلاف مقامی مخالفت بھی بڑھتی رہی ہے۔ چینی انجینئرز، قافلوں اور تنصیبات پر متعدد حملوں کے بعد پاکستان کو خصوصی سیکیورٹی دستے تعینات کرنا پڑے ہیں، جس سے منصوبے کی لاگت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ گوادر میں مقامی آبادی پانی اور بجلی کی قلت سمیت بنیادی مسائل کی شکایت کرتی رہی ہے، جبکہ ماہی گیر برادری بھی بندرگاہ اور سیکیورٹی پابندیوں کے معاشی اثرات پر احتجاج کرتی رہی ہے۔ بندرگاہ کے اطراف قائم کیے جانے والے خصوصی اقتصادی زونز بھی ابھی متوقع تجارتی سرگرمی پیدا نہیں کر سکے۔ بڑی بین الاقوامی شپنگ کمپنیاں دبئی، صلالہ اور کراچی جیسی پہلے سے قائم بندرگاہوں کو ترجیح دے رہی ہیں، جبکہ گوادر میں مطلوبہ حجم میں کارگو دستیاب نہیں۔ چین نے گوادر میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے، لیکن بندرگاہ سے محدود آمدنی اور بڑھتے سیکیورٹی اخراجات نے منصوبے کی معاشی افادیت پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ چین کی اپنی معاشی سست روی اور بیرون ملک مہنگے منصوبوں کے حوالے سے بڑھتی احتیاط کے باعث امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بیجنگ مستقبل میں گوادر میں اپنی سرگرمیوں کو محدود کر سکتا ہے۔ ایسے میں کبھی چین پاکستان اقتصادی راہداری کا سب سے نمایاں منصوبہ قرار دی جانے والی گوادر بندرگاہ کو اپنی تجارتی صلاحیت ثابت کرنے کے لیے بڑے چیلنجز کا سامنا ہے۔

بنگلہ دیش کا مجوزہ سائبر قانون میڈیا کی آزادی محدود کر سکتا ہے

مجوزہ سیکشن 8(2) حکام کو ایسے آن لائن مواد کو بلاک یا ہٹانے کے وسیع اختیارات دے سکتا ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں سائبر پروٹیکشن قانون میں مجوزہ ترامیم نے آزادیٔ صحافت اور اظہارِ رائے کے مستقبل کے حوالے سے نئی تشویش پیدا کر دی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ سائبر جرائم سے نمٹنے کے نام پر تیار کی گئی بعض دفعات صحافیوں اور میڈیا اداروں کے خلاف بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔ مجوزہ سیکشن 8(2) حکام کو ایسے آن لائن مواد کو بلاک یا ہٹانے کے وسیع اختیارات دے سکتا ہے جسے کسی شخص یا ریاست کے خلاف ''ہتک آمیز'' یا ''توہین آمیز'' قرار دیا جائے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ایسی اصطلاحات کی واضح تعریف نہ ہونے سے ان کا اطلاق موضوعی انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سیکشن 25 میں ہتک عزت، تضحیک اور دیگر مواد کو شامل کرنے کی تجویز ہے۔ ناقدین کے مطابق اس سے تحقیقاتی صحافت متاثر ہو سکتی ہے کیونکہ بدعنوانی یا اختیارات کے غلط استعمال سے متعلق کسی رپورٹ میں متعلقہ افراد یا اداروں کی ساکھ متاثر ہونا فطری امر ہے۔ مجوزہ سیکشن 26A آن لائن ''افواہوں'' اور ''غلط معلومات'' کی اشاعت کو جرم قرار دیتا ہے، جس کی زیادہ سے زیادہ سزا دس سال قید ہو سکتی ہے۔ تشویش کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مسودے میں افواہ، غلط معلومات اور جعلی خبر جیسی اصطلاحات کی واضح قانونی تعریف موجود نہیں۔ مسودے کے تحت حکام کو کمپیوٹر، موبائل فون اور دیگر ڈیجیٹل آلات تک رسائی، تلاشی اور ضبطی کے اختیارات بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ صحافتی حلقوں کا خدشہ ہے کہ اس سے خفیہ ذرائع کا تحفظ مشکل ہوگا اور حساس معاملات پر رپورٹنگ کرنے والے صحافی خود ساختہ سنسر شپ اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک اور متنازع تجویز بعض معاملات میں موبائل کورٹس کے استعمال کی ہے۔ ناقدین کے مطابق اس سے عدالتی نگرانی کمزور ہونے اور انتظامیہ کے اختیارات بڑھنے کا خدشہ پیدا ہوتا ہے۔ مجوزہ ترامیم میں سابقہ عدالتی نگرانی کی ایک شق ہٹائے جانے پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ بحث کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ سائبر جرائم سے نمٹنے کے لیے مؤثر قانون ضروری ہے، لیکن ایسا قانونی نظام آزادیٔ صحافت، تحقیقاتی رپورٹنگ اور اظہارِ رائے کو محدود کرنے کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ اسی لیے سائبر سیکیورٹی اور میڈیا کی آزادی کے درمیان واضح قانونی توازن قائم کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

والیکا میں ایچ آئی وی کا بحران سنگین ۔ متاثرہ بچوں کی تعداد 169 تک پہنچ گئی

والیکا ہسپتال میں ایچ آئی وی کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے؛ متاثرہ بچوں کی تعداد 169 ہو گئی ہے اور ہسپتال کے ذرائع نے 9 اموات کی تصدیق کی ہے

کراچی: والیکا ہسپتال میں ایچ آئی وی کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے؛ متاثرہ بچوں کی تعداد 169 ہو گئی ہے اور ہسپتال کے ذرائع نے 9 اموات کی تصدیق کی ہے، جبکہ ہسپتال کے ریکارڈ میں نمایاں تضاد پایا جاتا ہے جس کے مطابق صرف دو اموات درج ہیں۔ ہسپتال کے ذرائع کے مطابق، تازہ ترین اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ متاثرہ بچوں میں سے 142 کا اندراج ان پانچ میڈیکل بورڈز کے پاس کیا گیا ہے جو ہسپتال میں ان کے کیسز، مالی امداد اور دیگر متعلقہ امور کی نگرانی کے لیے تشکیل دیے گئے تھے۔ متاثرہ خاندانوں میں سے 109 کے لیے اب تک مالی امداد کی فراہمی کی خاطر بینک اکاؤنٹس کھولے جا چکے ہیں، جبکہ 76 خاندانوں نے ہسپتال کے انڈومنٹ فنڈ (وقف فنڈ) کے ذریعے امداد وصول کرنا شروع کر دی ہے۔ ان خاندانوں کو دو ماہ کی ادائیگی پہلے ہی کی جا چکی ہے۔ تاہم، 34 دیگر متاثرہ خاندان ابھی بھی مالی امداد کے منتظر ہیں۔ ہسپتال کے ذرائع نے اس تاخیر کی وجہ نامکمل دستاویزات اور بے نظیر کارڈز سے متعلق مسائل کو قرار دیا ہے، جن کی وجہ سے فنڈز کی منتقلی میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ والیکا ہسپتال میں ایچ آئی وی کا مسئلہ کئی ماہ قبل سامنے آنے کے بعد سے متاثرہ بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ حکومت نے ابتدائی طور پر 78 متاثرہ بچوں کی اطلاع دی تھی، لیکن بعد میں ہونے والی اسکریننگ اور ٹیسٹنگ کے نتیجے میں مزید کیسز کی نشاندہی ہوئی، جس سے یہ تعداد 169 تک پہنچ گئی۔ اموات کے حوالے سے پایا جانے والا تضاد ایک اور بڑی تشویش کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اگرچہ ایچ آئی وی سے متاثرہ بچوں میں 9 اموات کی تصدیق ہو چکی ہے، لیکن ہسپتال کے اپنے ریکارڈ میں صرف دو اموات کا اندراج موجود ہے۔ اس فرق کی وجہ سے اموات کی درست تعداد کا تعین ایک ایسا معاملہ بن گیا ہے جس کے لیے تصدیق شدہ ریکارڈ کے ذریعے مطابقت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جن بچوں کا انتقال ہوا ان کے خاندانوں کو بھی اب تک انڈومنٹ فنڈ سے مالی امداد نہیں ملی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس مسئلے پر آئندہ اجلاس میں بات چیت کا امکان ہے، جہاں حکام امداد کی رقم اور اس کی تقسیم کے طریقہ کار کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ایچ آئی وی کیسز کی تحقیقات کے لیے مختلف سطحوں پر متعدد انکوائریز شروع کی گئی ہیں۔ انڈومنٹ فنڈ کا قیام متاثرہ بچوں کی علاج، ادویات، تشخیصی ٹیسٹ، تعلیم اور دیگر ضروریات میں معاونت کے لیے عمل میں لایا گیا تھا۔ انتظامی کارروائی بھی کی گئی ہے، جس کے تحت کئی ملازمین کو وضاحت طلب کرنے کے نوٹس (شوکاز نوٹس) جاری کیے گئے ہیں اور ڈاکٹروں، ڈسپنسرز اور نرسنگ عملے کے خلاف معطلی سمیت دیگر اقدامات کیے گئے ہیں۔ حکام مسلسل یہ مؤقف اختیار کیے ہوئے ہیں کہ متاثرہ بچوں کو علاج، ادویات اور دیگر سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ تاہم، تازہ ترین اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسز کے اندراج، مالی امداد، اموات کے ریکارڈ اور متاثرہ خاندانوں کی بحالی سے متعلق اہم مسائل بدستور حل طلب ہیں۔ ماہرین نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام متاثرہ بچوں کو ایک ہی جامع نظامِ اندراج کے تحت لایا جائے، اموات کے ریکارڈ میں موجود تضادات کو دور کیا جائے، اور امداد کے حقدار خاندانوں تک بغیر کسی مزید تاخیر کے مالی معاونت پہنچائی جائے۔

ذبیح اللہ مجاہد کا پاکستان پر خطے کو غیر مستحکم کرنے کا الزام

اسلام آباد: اسلامی امارت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے قندھار کے علاقے 'عینو مینہ' میں واقع حمادیہ دینی مدرسے سے خطاب کرتے ہوئے دنیا اور پڑوسی ممالک کے حوالے سے پاکستان کی موجودہ پالیسیوں پر کڑی تنقید کی اور ملک پر خطے کو غیر مستحکم کرنے کا الزام عائد کیا۔ مجاہد نے کہا کہ پاکستان افغانستان پر حملے کر رہا ہے تاکہ 'مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے' سے نکل سکے، خود کو افغانستان کے ساتھ جنگ کی حالت میں ظاہر کر سکے اور عوامی توجہ اپنے اندرونی مسائل سے ہٹا سکے۔ اسلامی امارت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا: ''پاکستان نے حال ہی میں مکہ معاہدے پر دستخط کیے تھے اور سعودی عرب نے بھی پاکستان سے اپنے وعدے پورے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستان نے اس دعوے کے محض ایک دن بعد ہی افغانستان پر بے شرمی سے حملہ کر دیا کہ افغانستان نے پاکستان پر ڈرون حملے کیے ہیں، حالانکہ یہ دعوے مکمل طور پر بے بنیاد ہیں۔ ایسے حملوں کے ذریعے پاکستان مکہ معاہدے سے خود کو الگ کرنا چاہتا ہے اور دنیا کے سامنے یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ وہ افغانستان میں جنگ میں مصروف ہے۔'' مجاہد نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی امارت کسی بھی ملک کے مخالفین کی حمایت نہیں کرتی اور کہا کہ پاکستانی افواج کے حملوں کا مناسب جواب دیا جائے گا۔ مجاہد نے مزید کہا: ''ہم کسی بھی ملک کے مخالفین کی حمایت نہیں کرتے۔ اگر ہم ایسا کرتے تو صورتحال آج مختلف ہوتی۔ پاکستان کا یہ دعویٰ کہ ٹی ٹی پی افغانستان میں موجود ہے، اس کے حالیہ حملوں سے بھی بے بنیاد ثابت ہوا، کیونکہ ان حملوں میں شہری تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ لیکن ہم یقیناً جواب دیں گے۔'' دریں اثنا، مذہبی علماء نے افغان سرزمین پر پاکستان کے حملوں پر اسلامی ممالک، پاکستانی مذہبی علماء اور پاکستانی عوام کی خاموشی پر تنقید کی ہے۔ قندھار میں حمادیہ اسلامک فاؤنڈیشن کے سربراہ شیخ عبدالہادی حماد نے کہا: ''میری شکایت پاکستان کے مذہبی علماء اور عوام سے ہے: وہ اپنے اس ظالمانہ نظام کے سامنے کیوں خاموش ہیں جو ایک نہتے ملک پر حملہ کر رہا ہے؟ ہمیں اسلامی ممالک سے بھی مایوسی ہے کہ وہ پاکستان کے حملوں پر خاموش رہتے ہیں جبکہ دنیا کے دیگر حصوں میں ہونے والے واقعات پر فوری ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔'' تاہم، تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان افغانستان پر حملوں کے ذریعے بین الاقوامی برادری کے سامنے اپنے اندرونی مسائل اور ناکامیوں کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سیاسی تجزیہ کار بلال فاطمی نے کہا: ایسے اقدامات کے ذریعے پاکستان اپنی اندرونی ناکامیوں اور عالمی برادری سے کیے گئے وعدوں سے توجہ ہٹانا چاہتا ہے۔ سیاسی تجزیہ کار سید ہارون ہاشمی نے کہا: ایسے اقدامات کے نتیجے میں پاکستان مزید تنہائی کا شکار ہو جائے گا، لیکن افغانستان پر حملے پاکستان کے لیے بھاری قیمت کا باعث بنیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کر و جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسو پوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

الیکشن کمیشن پر سوالات اور جمہوری اعتماد کا بحران

مغربی بنگال میں SIR کے دوران ووٹر لسٹ سے متعلق اعداد و شمار نے اس بحث کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق لاکھوں نام مختلف وجوہات کی بنیاد پر حذف ہوئے اور ان میں سے بڑی تعداد نے اپنے نام دوبارہ شامل کرانے کے لیے اپیل کی۔ ان اعداد و شمار نے یہ سوال ضرور پیدا کیا ہے کہ اگر اتنی بڑی تعداد میں شہریوں کو اپنے نام کی بحالی کے لیے اپیل کرنا پڑ رہی ہے تو انتخابی فہرست کی تیاری اور verification کے عمل میں غلطی کی شرح، اس کی وجوہات اور اصلاح کا طریقہ عوام کے سامنے پوری وضاحت سے کیوں نہ رکھا جائے۔ تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ حذف کیے گئے ہر نام کو "غیر قانونی حذف" قرار دینے سے پہلے متعلقہ کیس، وجہ اور اپیل کے نتیجے کو الگ الگ دیکھا جائے۔

غلام مزمل عطا اشرفی

جمہوریت کی بنیاد صرف انتخابات کے انعقاد پر نہیں ہوتی بلکہ اس اعتماد پر قائم ہوتی ہے کہ عوام جسے اپنا نمائندہ منتخب کرنا چاہتے ہیں، ان کے ووٹ تک کسی غیر قانونی مداخلت کے بغیر پہنچا جا سکے گا، انتخابی فہرست میں ہر اہل شہری کا نام محفوظ ہوگا، کسی غیر متعلق شخص کو محض انتظامی یا سیاسی مداخلت کے ذریعے شامل یا خارج نہیں کیا جائے گا اور انتخابات کی نگرانی کرنے والا ادارہ حکومت، حزب اختلاف اور تمام سیاسی جماعتوں سے یکساں فاصلہ رکھتے ہوئے آئین و قانون کے مطابق اپنے فرائض انجام دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جب الیکشن کمیشن جیسے آئینی ادارے کے فیصلوں، طریقۂ کار یا اندرونی اختلافات کے بارے میں سنجیدہ سوالات سامنے آتے ہیں تو معاملہ کسی ایک شخص، جماعت یا حکومت تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے جمہوری نظام کے اعتماد کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ آج ہندوستان میں الیکشن کمیشن کے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کو لے کر جو احتجاج ہو رہا ہے، اس کے پیچھے صرف سیاسی اختلاف نہیں بلکہ Special Intensive Revision یعنی SIR کے تحت انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی، ووٹرز کے نام حذف کیے جانے، Form-6 میں مبینہ تبدیلیوں، انتخابی ڈیٹا کے مرکزی انتظام اور خود الیکشن کمیشن کے اندر سامنے آنے والے اختلافات کا ایک وسیع پس منظر موجود ہے۔ 25 ستمبر کو کانگریس نے ملک کے مختلف حصوں میں احتجاج کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر کے استعفے اور بعض مقامات پر ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ دہلی، جموں، پٹنہ، کولکاتا، چندی گڑھ، لکھنؤ اور متعدد دوسرے شہروں میں مظاہرے ہوئے اور بعض مقامات پر پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے واٹر کینن اور دیگر ذرائع کا استعمال کیا۔ اسی دوران CJP یعنی Cockroach Janta Party نے بھی الیکشن کمیشن کے خلاف احتجاج کو مزید تیز کرنے کا اعلان کیا ہے۔ CJP کے سربراہ ابھجیت ڈپکے نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو استعفیٰ دینے کے لیے 48 گھنٹے کی مہلت دیتے ہوئے کہا کہ اگر استعفیٰ نہیں دیا گیا تو ملک گیر احتجاج شروع کیا جائے گا۔ بعد کی اطلاعات کے مطابق CJP نے دو اکتوبر سے ملک گیر احتجاج شروع کرنے کا اعلان بھی کیا ہے۔ اس تنظیم نے SIR کو روکنے اور انتخابی عمل سے متعلق بعض اقدامات کو منجمد کرنے جیسے مطالبات بھی سامنے رکھے ہیں۔

لیکن موجودہ بحران کی اصل اہمیت احتجاج کے نعروں سے زیادہ ان دستاویزی اطلاعات میں ہے جو خود الیکشن کمیشن کے اندرونی کام کاج کے بارے میں سامنے آئی ہیں۔ ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے تقریباً دس ماہ کے دوران کم از کم چودہ مرتبہ بعض فیصلوں اور طریقۂ کار پر تحریری اعتراضات ریکارڈ کیے۔ ان اعتراضات کا تعلق ووٹرز کے اندراج، ناموں کے اخراج اور بحالی، Form-6 میں تبدیلی، مغربی بنگال میں ووٹرز سے متعلق اپیلوں، انتخابی ڈیٹا کے مرکزی انتظام اور گوا میں بعض اہل ووٹرز کے نام شامل کرنے کے عمل سے تھا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن نے ان اطلاعات کے بعد یہ موقف اختیار کیا کہ کمیشن کے اندر اختلافِ رائے یا مختلف observations کسی بھی ادارے کی معمول کی deliberation کا حصہ ہو سکتے ہیں اور SIR سمیت تمام اہم فیصلے تینوں الیکشن کمشنروں کی منظوری سے ہوئے۔ الیکشن کمیشن کے ذرائع نے اس تاثر کو بھی مسترد کیا کہ ادارہ کسی اندرونی تقسیم کا شکار ہے۔ بعض رپورٹس میں یہ بھی سامنے آیا کہ ان اختلافات کے دوران تینوں کمشنروں نے متعدد مشترکہ بریفنگز میں ایک ساتھ شرکت کی۔ اس لیے اس وقت تحقیق کے لیے سب سے اہم بات یہ نہیں کہ کون کس کے حق میں نعرہ لگا رہا ہے بلکہ یہ ہے کہ ان تحریری اعتراضات کی اصل قانونی حیثیت کیا ہے، ان اعتراضات کے بعد کیا فیصلے کیے گئے، کون سی فائل کس کے سامنے رکھی گئی، کس نے منظوری دی اور کیا حتمی فیصلہ واقعی کمیشن کے اجتماعی طریقۂ کار کے مطابق ہوا۔ اگر الیکشن کمیشن کا موقف درست ہے تو تمام متعلقہ دستاویزات سامنے آنے سے اس کے موقف کو تقویت ہی ملے گی، اور اگر کہیں قانونی یا انتظامی بے ضابطگی ہوئی ہے تو شفاف تحقیقات کے ذریعے اس کی اصلاح بھی ممکن ہوگی۔

اس تنازع کا ایک حساس پہلو Form-6 سے متعلق ہے۔ نئے ووٹر کے اندراج کے لیے استعمال ہونے والے اس فارم میں SIR سے متعلق اضافی معلومات کے استعمال پر الیکشن کمیشن کے اندر اعتراضات کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس معاملے میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ آیا فارم میں ایسی تبدیلی کے لیے باقاعدہ قانونی طریقۂ کار اختیار کیا گیا تھا یا نہیں۔ اگر کسی قانونی فارم میں ایسی تبدیلی کی جائے جو شہری کے ووٹر بننے کے عمل کو متاثر کر سکتی ہو تو اس کی قانونی بنیاد عوام کے سامنے واضح ہونا ضروری ہے، کیونکہ ووٹ کا حق محض کسی software یا administrative convenience کا معاملہ نہیں بلکہ آئینی و قانونی حقوق سے وابستہ معاملہ ہے۔ اسی طرح انتخابی ڈیٹا کے مرکزی انتظام کا سوال بھی معمولی نوعیت کا نہیں۔ اگر ووٹر لسٹ کی تیاری اور اصلاح کا اختیار قانونی طور پر مقامی انتخابی افسران کے پاس ہے لیکن software یا مرکزی نظام کسی مجاز افسر کے فیصلے کو ریکارڈ کرنے میں رکاوٹ بن جائے تو یہ ایک ایسا انتظامی مسئلہ ہے جس کی مکمل تکنیکی جانچ ہونی چاہیے۔ گوا کے 97 ووٹرز کا معاملہ اسی لیے توجہ کا مرکز بنا کہ رپورٹ کے مطابق مقامی انتخابی افسران کی جانب سے اہلیت تسلیم کیے جانے کے باوجود software کے عمل میں ان کے ناموں کو حتمی فہرست میں شامل کرنے میں دشواری پیدا ہوئی۔ بعد میں بعض افراد دوبارہ Form-6 کے ذریعے شامل بھی ہوئے۔ اس واقعے کو براہ راست انتخابی چوری کا قطعی ثبوت کہنا درست نہیں ہوگا، لیکن یہ ضرور ثابت کرتا ہے کہ انتخابی نظام میں انسانی قانونی اختیار اور تکنیکی نظام کے درمیان مکمل ہم آہنگی ضروری ہے۔ مغربی بنگال میں SIR کے دوران ووٹر لسٹ سے متعلق اعداد و شمار نے اس بحث کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق لاکھوں نام مختلف وجوہات کی بنیاد پر حذف ہوئے اور ان میں سے بڑی تعداد نے اپنے نام دوبارہ شامل کرانے کے لیے اپیل کی۔ ان اعداد و شمار نے یہ سوال ضرور پیدا کیا ہے کہ اگر اتنی بڑی تعداد میں شہریوں کو اپنے نام کی بحالی کے لیے اپیل کرنا پڑ رہی ہے تو انتخابی فہرست کی تیاری اور verification کے عمل میں غلطی کی شرح، اس کی وجوہات اور اصلاح کا طریقہ عوام کے سامنے پوری وضاحت سے کیوں نہ رکھا جائے۔ تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ حذف کیے گئے ہر نام کو "غیر قانونی حذف" قرار دینے سے پہلے متعلقہ کیس، وجہ اور اپیل کے نتیجے کو الگ الگ دیکھا جائے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سیاسی تنازع نے ایک اور رخ اختیار کر لیا ہے۔ اپوزیشن جماعتیں یہ سوال اٹھا رہی ہیں کہ کیا SIR اور انتخابی فہرستوں میں تبدیلیاں کسی مخصوص سیاسی جماعت کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے چیف الیکشن کمشنر کو موجودہ بحران کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ان کے استعفے، removal اور بعض معاملات کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ بعض اپوزیشن رہنماؤں نے سپریم کورٹ سے بھی مداخلت کی اپیل کی ہے۔

یہاں بی جے پی کا موقف بھی سامنے رکھنا ضروری ہے۔ بی جے پی نے الیکشن کمیشن پر لگائے جانے والے الزامات کو سیاسی مہم قرار دیا ہے اور اپوزیشن پر الزام لگایا ہے کہ وہ انتخابی شکست یا انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی سے پیدا ہونے والی سیاسی مشکلات کے باعث ادارے کو نشانہ بنا رہی ہے۔ دوسری طرف الیکشن کمیشن نے بھی اپنے فیصلوں کو قانونی اور اجتماعی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک ذمہ دارانہ تحقیقی مضمون کے لیے یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ "بی جے پی نے الیکشن چوری کیا" یا "الیکشن کمیشن نے بی جے پی کے کہنے پر ووٹ تبدیل کیے"، کیونکہ اس نوعیت کے الزام کو ثابت کرنے کے لیے براہِ راست دستاویزی یا عدالتی ثبوت درکار ہوگا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ چونکہ یہ سوال اپوزیشن اٹھا رہی ہے اس لیے اسے سیاسی شور کہہ کر ختم کر دیا جائے۔ جب آئینی ادارے کے اندر سے تحریری اعتراضات سامنے آئیں، عدالت انتخابی فہرستوں کے طریقۂ کار پر سوالات اٹھائے اور لاکھوں ووٹرز کے ناموں سے متعلق اپیلیں سامنے آئیں تو شفاف وضاحت اور آزادانہ جانچ کا مطالبہ جمہوری نظام کے لیے فطری تقاضا بن جاتا ہے۔ یہاں ایک اور اہم سوال سامنے آتا ہے کہ اگر کوئی سیاسی جماعت طویل عرصے تک اقتدار میں رہنے کا دعویٰ کرے تو کیا اس دعوے کو موجودہ انتخابی تنازع کے ساتھ جوڑ کر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اس کے اقتدار میں رہنے کے لیے انتخابات پہلے ہی سے طے کیے جاتے رہے ہیں؟ اس سوال کا جواب جذبات سے نہیں بلکہ ثبوت سے دینا ہوگا۔ کسی جماعت کا طویل مدت تک اقتدار میں رہنا بذاتِ خود انتخابی دھاندلی کا ثبوت نہیں۔ عوامی حمایت، سیاسی تنظیم، انتخابی حکمت عملی، مخالف جماعتوں کی کمزوری، حکومتی کارکردگی اور بہت سے دوسرے عوامل کسی جماعت کو بار بار کامیابی دلا سکتے ہیں۔ اس لیے بی جے پی کے پندرہ، تیس یا پچاس سال تک اقتدار میں رہنے کے کسی بھی سیاسی دعوے کو موجودہ تنازع سے جوڑ کر براہ راست "انتخابی چوری" ثابت کرنا تحقیقی معیار کے خلاف ہوگا۔ لیکن اس سوال کا دوسرا پہلو اس سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ اگر کبھی کسی آزادانہ اور قابل اعتماد تحقیقات یا عدالتی کارروائی سے یہ ثابت ہو جائے کہ انتخابی عمل میں منظم اور جان بوجھ کر ایسی غیر قانونی مداخلت ہوئی جس نے کسی خاص انتخاب کے نتیجے کو متاثر کیا، تو پھر معاملہ صرف چیف الیکشن کمشنر کے استعفے تک محدود نہیں رہ سکتا۔ اس وقت سوال یہ ہوگا کہ ذمہ دار کون تھا، کس اختیار کے تحت عمل کیا گیا، کتنے ووٹر متاثر ہوئے، کن حلقوں کے نتائج متاثر ہوئے اور قانون کے مطابق ان نتائج کا کیا ہونا چاہیے۔

یہاں حکومت کی طرف بھی سوال جاتا ہے۔ اگر کسی حکومت کے اقتدار میں آنے کی بنیاد ہی کسی عدالت سے ثابت شدہ بڑے انتخابی جرم پر پڑ جائے تو اس حکومت کی سیاسی ساکھ اور آئینی حیثیت کے بارے میں بنیادی سوال پیدا ہو سکتا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس حکومت کے دور میں پارلیمنٹ سے منظور ہونے والا ہر قانون خود بخود کالعدم ہو جائے گا۔ ہندوستانی آئین اور انتخابی قانون ہر معاملے کے لیے مخصوص قانونی طریقۂ کار فراہم کرتے ہیں۔ کسی انتخاب کو کالعدم قرار دینے، کسی امیدوار کے انتخاب کو چیلنج کرنے یا کسی قانون کو غیر آئینی قرار دینے کے لیے متعلقہ آئینی و قانونی راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ محض سیاسی الزام کی بنیاد پر پورے نظام کو غیر قانونی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

□□□

۲۷؍ستمبر ۲۰۲۶

الیکشن کمیشن کی پول کھل گئی

ملک کے ایک سرکردہ انگریزی روزنامہ کی آج شائع شدہ رپورٹ نے الیکشن کمیشن کی پول کھول کر رکھ دی ہے بلکہ یہ واضح کر دیا ہے کہ الیکشن کمیشن بالکل بھی الیکشن کمیشن کی طرح کام نہیں کر رہا ہے بلکہ اکثریتی فیصلے کی روایت کو بھی پامال کر دیا گیا ہے اور صرف چیف الیکشن کمشنر کے فیصلے ہی لاگو کئے جا رہے ہیں جبکہ یہ دعویٰ عام ہو گیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر مرکزی حکومت کے پٹھو کی طرح کام کر رہے ہیں۔ انگریزی روزنامہ نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ تین رکنی الیکشن کمیشن میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار یکطرفہ فیصلے کر رہے ہیں۔ ان کے فیصلوں پر تقریباً 14 مرتبہ دو ساتھی الیکشن کمشنران سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے اعتراض جتایا تھا۔ یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ ان دونوں الیکشن کمشنران نے تحریری طور پر اپنی ناراضگی اور مخالفت بھی جتائی تھی تاہم ان کی تحریری شکایت کو بھی خاطر میں لائے بغیر نظر انداز کر دیا گیا۔ رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ کئی فیصلے تو دونوں الیکشن کمشنران کے علم میں لائے بغیر صرف گیانیش کمار نے ہی اپنے طور پر مسلط کر دئے تھے۔ یہ ہندوستان کے جمہوری عمل کے ساتھ مذاق ہی نہیں بلکہ ایک سنگین جرم ہے اور اس طرح سے ملک کے عوام کو ان کے حق رائے دہی کو تلف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے جس طرح سے ووٹ چوری اور الیکشن چوری کے الزامات عائد کئے جا رہے تھے وہ اب بالکل درست ثابت ہونے لگے ہیں اور جن شبہات کو بے بنیاد قرار دے کر مسترد کیا جا رہا تھا اس کی قلعی کھل گئی ہے۔ الیکشن کمیشن میں جس طرح سے من مانی انداز میں فیصلے کئے جا رہے تھے اور ان پر عمل کیا جا رہا تھا اس کی پول کھل گئی ہے اور سارے ملک کے عوام کے سامنے آ گئی ہے۔ کمیشن کی امیج پوری طرح سے متاثر ہو کر رہ گئی ہے اور شبہات کو مزید تقویت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ ایک انتہائی سنگین اور ملک کی جمہوریت سے کھلواڑ کا مسئلہ ہے۔ حالانکہ کمیشن اس الزام کی تردید کر رہا ہے لیکن یہ تردید بھی بالکل بے معنی ہی ہے۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی کی جانب سے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر جو سنگین الزامات عائد کئے جاتے رہے ہیں ان کے تعلق سے اب شبہات کو تقویت مل رہی ہے۔ راہول گاندھی کا بارہا کہنا تھا کہ گیانیش کمار حکومت کی کٹھ پتلی بن گئے ہیں اور حکومت کے طئے کردہ قوانین پر عمل آوری کو یقینی بنا رہے ہیں جبکہ الیکشن کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے۔ راہول گاندھی نے ابتداء سے ووٹ چوری اور الیکشن چوری کے تعلق سے مہم شروع کر رکھی تھی اور اب یہ تو الزامات درست نظر آنے لگے ہیں کہ مغربی بنگال میں الیکشن چوری کیا گیا ہے۔ کئی مواقع پر ٹریبونلس کو بھی کام کاج کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ یہ دعویٰ بھی کیا جا رہا ہے کہ ای آر اوز کو بھی ان کے کام کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور صرف وہی کچھ مسلط کر دیا گیا جو چیف الیکشن کمشنر نے طئے کیا تھا۔ ای آر اوز ہمیشہ سے نئے ووٹرس کے اندراج یا اعتراضات کی سماعت کرتے اور ان پر فیصلہ کرتے لیکن مرکزی الیکشن کمیشن کی جانب سے ایک ٹکنیکل ٹیم مقرر کی گئی ہے جو ای آر اوز کو یہ کام بھی کرنے نہیں دے رہی ہے۔ مغربی بنگال الیکشن کے تعلق سے جو الزامات عائد کئے جاتے رہے ہیں ان کی اب توثیق ہوتی نظر آ رہی ہے اور ملک کے سارے انتخابی عمل کا مذاق بنتا چلا جا رہا ہے۔ سارے انتخابی عمل پر ہی سوال پیدا ہو رہے ہیں اور اس کیلئے اپوزیشن کے دعووں کے مطابق صرف چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار ہی ذمہ دار ہیں۔ آج جو رپورٹ منظر عام پر آئی ہے اس نے ملک کے سارے انتخابی عمل کو ہی مشکوک بنا دیا ہے اور صرف ایک شخص کی من مانی سارے ملک کے سامنے آ گئی ہے۔ یہ مسئلہ انتہائی سنگین نوعیت کا ہے اور اسے عام مسئلہ کی طرح تنقید کر کے ترک نہیں کیا جا سکتا۔ اپوزیشن جماعتوں کو اس مسئلہ پر نئے سرے سے جدوجہد کرتے ہوئے مزید حقائق کو منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ ملک کی جمہوریت اور ملک کے عوام کے حق کا مسئلہ ہے۔ کسی حکومت کی یا الیکشن کمشنر کے رحم و کرم پر اسے نہیں چھوڑا جا سکتا۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

تمہیں بھلانے میں شاید مجھے زمانہ لگے

مکرمی! آج آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ صاحب کی 94 ویں یوم پیدائش ہے، جو ہندوستان کے ایک نامور وزیر اعظم اور بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات ہیں جن کی دور اندیش قیادت نے ہندوستان کی ترقیاتی کامیابیوں پر گہرا اور دیرپا اثر ڈالا ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ صاحب 26 ستمبر 1932 کو گاہ، پنجاب (اب پاکستان)، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کو اپنی مضبوط دانشورانہ صلاحیتوں کے لیے جانا جاتا تھا، خاص طور پر معاشیات میں، ان کے مخصوص طرز عمل، اور عوامی خدمت کے لیے ان کے عزم کو۔ ڈاکٹر سنگھ ایک مضبوط تعلیمی پس منظر کے ساتھ ایک انتہائی قابل احترام ماہر معاشیات تھے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے، سینٹ جان کالج، کیمبرج سے بی اے، اور نفیلڈ کالج، آکسفورڈ سے ڈی فل کی ڈگری حاصل کی اور زندگی بھر ان گنت انعامات سے نوازے گئے۔ انہیں اپنی خاموش، بااخلاق، نرم مزاج طبیعت اور شائستہ طرز زندگی کے لیے جانا جاتا تھا۔ وہ فلسفیانہ اور شاعرانہ طبیعت رکھتے تھے اور انہیں اردو زبان سے بے حد لگاؤ تھا۔ وہ خاموش رہ کر بھی ہمیشہ اپنے کام سے اپنے ناقدین اور مخالفین کو ایسے خاموش کراتے تھے کہ وہ بھی انکا احترام کرتے تھے۔ دی انڈیپینڈنٹ نے انہیں "دنیا کے سب سے زیادہ قابل احترام رہنماؤں میں سے ایک" اور "غیر معمولی شائستگی اور فضل کا آدمی" کے طور پر بیان کیا۔ وہ ایک ممتاز ہندوستانی ماہر اقتصادیات اور سیاست دان تھے، 1990 کی دہائی میں وزیر خزانہ کے طور پر اور بطور وزیر اعظم (2004-2014) ہندوستان کے معاشی آزاد خیالی میں ان کے تعاون کے لیے پہچانے جاتے ہیں۔ انہیں ایسی اصلاحات شروع کرنے کا سہرا دیا جاتا ہے جنہوں نے ہندوستان میں نمایاں اقتصادی ترقی کو فروغ دی۔ بطور وزیر خزانہ (1991-1996) اقتصادی لبرلائزیشن سے انہوں نے لائسنس راج کے خاتمے کی قیادت کی، جس نے دہائیوں سے اقتصادی ترقی اور بدعنوانی کو روک رکھا تھا۔ انہوں نے بحران کے دور میں ہندوستانی معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے (IMF) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے ایک اہم قرض حاصل کیا۔ مالیاتی اصلاحات سے انہوں نے مختلف مالیاتی اصلاحات نافذ کیں جن کا مقصد حکومت کے بجٹ خسارے اور قرضوں کے بوجھ کو کم کرنا تھا۔ بطور وزیر اعظم (2004-2014) وزیر اعظم کے طور پر ان کے دور میں، ہندوستانی معیشت نے مسلسل بلند ترقی کا تجربہ کیا، جو اوسطاً 8-9٪ تک پہنچ گئی۔ نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ کی منظوری اور نفاذ کی نگرانی کی، جس کا مقصد دیہی برادریوں کو روزگار فراہم کرنا تھا۔ انکی کی قیادت میں غربت میں کمی، تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کے مقصد سے سماجی شعبے کے کئی اقدامات متعارف کروائے ہیں۔ انہوں نے امریکہ کے ساتھ ایک تاریخی جوہری معاہدے پر بات چیت کی۔ انہوں نے امریکہ، روس اور چین جیسے بڑے ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات کو فروغ دیتے ہوئے عالمی سطح پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کیا۔ وہ ساری دنیا میں ایک انسان دوست، محب وطن، مہذب اور بے انتہا ذہین شخصیت، عوام کے لئے ایک مثالی لیڈر و رہنما اور ایک عظیم وزیر اعظم کے طور پر ہمیشہ یاد رکھے جائینگے۔ آپ کی بات بالکل درست ہے، آج 26 ستمبر کو ہندوستان کے سابق وزیر اعظم اور عظیم ماہر اقتصادیات ڈاکٹر منموہن سنگھ کا 94 واں یوم پیدائش ہے۔ ان کی ولادت 26 ستمبر 1932 کو غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ہوئی تھی۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی وراثت اور ان کی خدمات کے اہم ترین پہلو درج ذیل ہیں: اقتصادی اصلاحات کے معمار: انہوں نے 1991 میں بطور وزیر خزانہ ہندوستان کی معیشت کو عالمی منڈی کے لیے کھولا۔ ان کی تاریخی معاشی اصلاحات نے ملک کی ترقی کے سفر کا رخ بدل دیا، جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ غربت کی لکیر سے باہر نکلے۔ انہوں نے 2004 سے 2014 تک مسلسل دو میعادوں کے لیے ہندوستان کے 14 ویں وزیر اعظم کے طور پر ملک کی قیادت کی۔ ان کا دور حکومت حقوق پر مبنی قوانین (جیسے منریگا اور رائٹ ٹو ایجوکیشن) اور جامع ترقی کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک نڈر اور دور اندیش ماہر اقتصادیات کے طور پر ان کی علمیت، سادگی، اور دیانت داری کو نہ صرف ہندوستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

آزادیٔ ہند کی جدوجہد میں مسلمانوں کا حصہ): بھارت میں اس وقت جو سیاسی و سماجی کشمکش دکھائی دے رہی ہے، اسے محض حکومت اور اپوزیشن کی روایتی سیاسی لڑائی سمجھنا شاید کافی نہیں۔ اس کے پس منظر میں ہندوستان کی قومی شناخت، تہذیبی ورثے، مذہب اور ریاست کے باہمی تعلق کے بارے میں ایک گہری نظریاتی بحث بھی جاری ہے۔ ہندوستانی مسلمان کے لیے بھی اس بحث کو جذباتی نعروں سے نکال کر سنجیدہ فکری سطح پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ محض شکایت، احتجاج اور ردعمل کافی نہیں۔ اگر ملک کی شناخت کے بارے میں ایک مخصوص فکری بیانیہ منظم انداز میں پیش کیا جارہا ہے تو اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو بھی اپنا مثبت، آئینی، علمی، تاریخی اور قومی بیانیہ مضبوط کرنا ہوگا۔ اس بیانیے کی بنیاد یہ ہونی چاہیے کہ مسلمان ہندوستان کی تاریخ کے محض تماشائی نہیں بلکہ اس ملک کی تعمیر وترقی کے شریک شہری ہیں۔

بھارت میں ہندو تہذیب وثقافت کی بالادستی کی جنگ

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

کہاجاتا ہے کہ بھارت ایک آزاد اور سیکولر ملک ہے، یہاں ہرمقام پر دستور وآئین کی پاسداری کی جاتی ہے، لوگوں کو اپنے حقوق، انصاف اور مساوات کا حق فراہم کیاجاتا ہے لیکن یہاں کی موجودہ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں آئین اور دستور کی کھلے عام دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، ملک میں ان دنوں تہذیب وثقافت اور ہندو تہذیب کی بالادستی کی جنگ اپنے عروج پر ہے، اس جنگ میں آزاد بھارت اور سیکولر ملک کہاں کھڑا ہے؟ یہ کسی کو معلوم نہیں، ہندوستان جو گنگا جمنی تہذیب کے لئے دنیا بھر میں اپنی شہرت رکھتا تھا، وہ بھی ان دنوں گم ہوتا گیا، اور ملک ایک ایسے موڑ پر آکر کھڑا ہوگیا جہاں صرف ایک ہی آواز اب سنائی دیتی ہے کہ ملک میں بہرحال ہندو تہذیب وثقافت کی بالادستی ہونی چاہئے چاہے اسکے لئے جو کرنا پڑے۔

ہندی کے ایک معروف صحافی آشوتوش ورشنے اپنے ایک حالیہ کالم میں لکھتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ ہندوقوم پرست تنظیموں کے کئی کارکنوں، حتی کہ درمیانی سطح کے کچھ رہنماؤں نے ایسے الفاظ، نعرے اور خیالات استعمال کیے ہیں جن میں تشدد کا تصور اور مسلمانوں کو ملک سے نکالنے کی خواہش پوری طرح نظر آتی ہے، اس ضمن میں اپنے بچپن اور نوجوانی کے زمانے کی کچھ مثالیں یاد آتی ہیں، میرے والد اتر پردیش حکومت کے ایک افسر تھے اسلئے ہمارا خاندان تقریبا ہر تین سال بعد ایک نئی جگہ منتقل ہوتا تھا، کچھ شہروں میں شدید مسلم مخالف نعرے سننے کو ملتے تھے، مجھے علی گڑھ کا ایک نعرہ خاص طور پر یاد ہے، یعنی مسلمانوں کو انتہائی بے ایمان قرار دے کر ان کے کان کاٹنے اور انہیں پاکستان بھیجنے کی بات کی جاتی تھی، لکھنؤ یا الہ آباد جیسے دوسرے شہروں میں ایسے نعرے بہت کم یا شاید کبھی سننے کو نہیں ملے، کچھ رہنماؤں نے بھی ایسے خیالات کا اظہار کرنے سے گریز نہیں کیا، اپنی کتاب انڈین مسلم اینڈ ہندوز لائف پر تحقیق کے دوران ہم نے گجرات میں وشو ہندو پریشد (بی ایچ پی) کے ایک اہم عہدے دار سے ملاقات کی، رازداری کی یقین دہانی حاصل کرنے کے بعد اس عہدے دار نے بلاجھجک ہم سے کہا کہ اگر مسلمانوں کی تعداد یہاں کم ہوتی تو عرب مہاساگر میں پھینک دینا ہندوستان کے لیے ایک مثالی حل ہوتا۔ اسی طرح دیش کے غداروں کو گولی مارو سالوں کو یعنی ملک کے غداروں کو گولی مار دو 2020 کے دہلی فسادات کے دوران بلند آواز سے سنا جانے والا ایک نعرہ ہے جس میں اسی نوعیت کے پرتشدد تصور کو سیاسی سوچ میں شامل کیا گیا تھا اور اس نعرے کا تعلق بھی ہندو تہذیب وثقافت کی بالادستی کی جنگ ہی سے ہے۔

اگر ہم ہندوقوم پرستی کے نظریاتی بانی وی ڈی ساورکر کی تحریروں اور انکے نظریات کا جائزہ لیں تو ہمیں ہندو تہذیب کی بالادستی کا تصور اور مسلمانوں کے ساتھ متعصبانہ رویے کا پتہ چلتا ہے اور اس امتیاز کی سب سے منظم وضاحت حال ہی میں لونا سباستیان کی کتاب Hindutv and Caste Race:indin Fascism (ہارورڈ یونیورسٹی پریس 2025) میں سامنے آئی ہے، یہ کتاب تین اہم دعوے پیش کرتی ہے اول ہندوستان میں مسلمانوں کی صدیوں پر محیط حکمرانی کا پس منظر ساورکر کو شدید طور پر پریشان کرتا تھا حالانکہ برطانوی حکومت کو ہندوستان پر حکمرانی کرتے ہوئے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔ 1910 اور 1920 کی دہائی میں بھی انہیں یقین تھا کہ برطانوی اقتدار کے خاتمے کے بعد مسلم حکمرانی دوبارہ واپس آسکتی ہے، ساورکر کے لیے اصل مسئلہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو خودمختاری کے ممکنہ دعویدار کے طور پر ختم کردیا جائے، دوسرے الفاظ میں اسکا مقصد مسلمانوں کا جسمانی خاتمہ نہیں بلکہ مسلم اقتدار کی دوبارہ واپسی کے امکان کو ختم کرنا تھا، دوسرا دعویٰ جو یہ کتاب کرتی ہے کہ ساورکر نے تجویز پیش کی کہ ہندو ایک اختلاط پذیر نسلی اختلاط کو قبول کرنے والی قوم بنے ان کے مطابق ہندوقوم پرستی پر نازی نسل پرستی کا نمونہ لاگو کرنا بہت سے دانشوروں کو پرکشش دکھائی دیتا ہے لیکن یہ گمراہ کن ہے، نازیوں کا مقصد جرمن نسل پاکیزگی اور یہودیوں کا اخراج یا خاتمہ تھا۔ ساورکر کا استدلال تھا کہ جس طرح ماضی میں مسلمان مردوں نے ہندو عورتوں سے شادیاں کیں اور نئے لوگوں کو اسلام قبول کروایا، اسی طرح ہندو مردوں کو بھی مسلمان عورتوں سے شادیاں کرنی چاہیے اور شدھی کرن (تطہیر) کے ذریعے انہیں ہندو مذہب میں شامل کرنا چاہیے، یہ تولیدی فتح اسلام کی ہندوستان پر تاریخی فتح کا عکس اس کی الٹ اور اس کا انتقام تھی، تیسرا دعوی جو اس کتاب میں ہے وہ یہ کہ اس منصوبے کے ساتھ سنگٹھن اور سنگٹھنا تنظیم سازی کے ذریعے طاقت

حاصل کرنا بھی ضروری تھا کیونکہ مسلمان مرد خودمختاری کی صلاحیت رکھتے تھے اس لیے انہیں کچلنا ضروری تھا، انہیں شکست دینا اور اپنے میں ملانا تھا۔ لیکن مسلمان خواتین کی حیثیت، اس سے بالکل مختلف تھی ساورکر کے نزدیک عورتیں، مردوں سے اس لیے مختلف تھیں کہ ان میں دوبارہ نقش کیے جانے کی بے حد صلاحیت موجود تھی وہ مردانہ نقش (باپ کی طرف سے حمل کے وقت) اور دوبارہ نقش (شوہر کی طرف سے) قبول کرنے کے لیے آزاد تھیں اور یہ عمل تبدیلی مذہب اور شادی کے ذریعے ہوتا تھا، چنانچہ شدھی اور سنگھٹنا کو یکجا کرنے سے ہندو اقتدار کی بحالی کی راہیں ہموار ہوتی ہیں، سباستیان کے ساورکر کا بھاگوت کے ہندوؤں اور مسلمانوں سے متعلق دعوے سے کیا تعلق ہے؟ موہن بھاگوت شاید یہ تجویز نہیں کرتے کہ ماضی میں جو کچھ ہوا اس کا بدلہ لینے کے لیے ہندو مردوں کو مسلمان خواتین سے شادیاں کرنی چاہیے لیکن ان کی قیادت میں ہندوقوم پرستی کا بنیادی مقصد اب بھی دورخی ہے، ہندو بالادستی اور مسلمانوں کی محکومیت، قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ تصور ہندو مسلم مساوات پر مبنی نہیں ہے، جبکہ ہندو مسلم مساوات ہندوستان کے آئین کی ایک بنیادی اساس ہے۔"

ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا بھاگوت کے دور میں ہندوتوا اعتدال پسند ہوگیا ہے؟ خاص طور پر کیا آج یہ مسلمانوں کو ہندوستانی شہریوں کے طور پر قبول کرتا ہے؟ بجائے اس کے کہ انہیں ملک سے نکالنے یا ختم کرنے کی کوشش کرے، اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے تو وہ ہندو نہیں رہے گا، آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے 29 اگست کو نیویارک کے میڈیسن اسکوائر گارڈن میں خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی، اس بیان کے بعد دو طرح کے ردعمل سامنے آئے، ایک ردعمل یہ تھا کہ ہندوتوا بنیادی طور پر مسلم مخالف نہیں تھا یا بھاگوت کی قیادت میں یہ نظریاتی طور پر واضح طور پر اعتدال کی طرف بڑھ چکا ہے، پہلی رائے کا مطلب یہ ہوگا کہ جو لوگ ہندوتوا کو مسلم مخالف کہتے ہیں وہ یا تو نظریاتی طور پر غلط فہمی کا شکار تھے یا اس سے بھی بڑھ کر جان بوجھ کر سیاسی شرارت کررہے تھے، دوسری رائے یہ ہے کہ آر ایس ایس کی مسلم مخالف جڑوں سے انکار نہیں کرتی بلکہ بھاگوت کی قیادت میں موجودہ دور میں اعتدال کی طرف پیش رفت پر زور دیتی ہے، دوسری جانب آنے والے ردعمل میں سخت تنقید کی گئی، بھاگوت پر الزام لگایا گیا کہ وہ گھر میں ایک چہرہ اور بیرون ملک دوسرا چہرہ رکھتے ہیں، یعنی ہندوستان میں آر ایس ایس مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہے، جبکہ بیرون ملک وہ فراخ دلی اور مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کا تاثر دیتی ہے، اسی دوغلے پن یا دورخی رویے کے الزام کے نتیجے میں تقریبا 90 امریکی سیاسی رہنماؤں جن میں قانون ساز روکھنہ اور پرمیلا جے پال بھی شامل ہیں، نے یہ عہد کیا کہ وہ آر ایس ایس سے منسلک تنظیموں یا افراد سے مالی عطیات قبول نہیں کریں گے۔ اس سے پہلے نیویارک کے انتہائی مقبول میئر زہران ممدانی نے کہا تھا کہ وہ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں بھاگوت کی تقریب پر پابندی عائد کردیتے لیکن ان کے پاس ایسا کرنے کا قانونی اختیار نہیں تھا چونکہ سیاستداں اور سیاسی جماعت ہمیشہ چندہ جمع کرنے کی کوشش میں رہتی ہے، اس لیے کسی تنظیم یا گروہ سے مالی عطیات لینے سے انکار کرنے والے موقف کو امریکی سیاست میں ایک خاص فائدہ حاصل ہوجاتا ہے، تارک وطن برادریاں اپنے آبائی ممالک کے معاملات میں کافی دلچسپی رکھتی ہیں، بھارتی نژاد امریکی لوگ مالی طور پر بھی بہت مضبوط ہیں اور وہ سیاست پر اثر انداز ہونے کے لیے مالی عطیات دیتے ہیں، واضح طور پر سب سے اہم سوال یہ ہے کہ آیا بھاگوت کی قیادت میں ہندوتوا معتدل ہوگیا ہے یا نہیں؟ زیادہ واضح طور پر سوال یہ ہے کہ کیا ہندوتوا آج مسلمانوں کو اپنے ہم وطن ہندوستانیوں کے طور پر قبول کرتا ہے؟ بجائے اس کے کہ انہیں ملک سے نکالنے یا ختم کرنے کی کوشش کرے، آیئے دو مختلف تصورات میں فرق کرتے ہیں ایک یہ کہ مسلمانوں کو ملک سے نکال کر یا ختم کرکے ہندوقوم بنائی جائے اور دوسرا یہ کہ مسلمانوں کو ماتحت حیثیت میں رکھ کر ہندوقوم بنائی جائے، میری دلیل یہ ہے کہ ہندوقوم پرستی بطور نظریہ مسلمانوں کو ملک سے نکالنے یا ختم کرنے کے بجائے مسلمانوں کی ماتحتی کے ذریعے ہندو بالادستی قائم کرنا چاہتی ہے، مسلمانوں کو ختم کرنے کا طریقہ وہ ہے جو ہٹلر کے دور میں جرمنی میں یہودیوں کے ساتھ اختیار کیا گیا تھا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مسلمانوں سے نفرت کا کھیل بھارت کی آزادی سے پہلے ہی شروع کیا گیا تھا، اس سلسلے میں ایک اقتباس یہاں نقل کرنا ضروری ہے۔

چونکہ اس وقت تمام لیڈر جیلوں میں بند تھے، آزادی کی تحریک اپنے عروج پر تھی اور عوام بغیر چرواہے کے ریوڑ کے مانند تھے، اس لیے انگریزوں کو موقع مل گیا کیونکہ اب میدان انگریزوں، ان کے غداران وطن حامیوں اور حمایتیوں کے لیے خالی تھا کہ وہ اپنا کھیل شروع کرسکیں اور متحدہ عوام میں اختلاف و انتشار کا زہر پھیلا سکیں، چنانچہ انگریزوں کو اپنے مقاصد میں پوری کامیابی حاصل ہوئی، جب یہ لیڈران جیلوں سے باہر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کی وہ مضبوط عمارت زمیں بوس اور منہدم ہوچکی ہے، جسے انہوں نے بڑی جانفشانی سے انگریزوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تعمیر کیا تھا، انہوں نے دیکھا کہ ایک تیز وتند آندھی نے اسے تہس نہس کرکے برباد کرڈالا ہے، بھڑکتی ہوئی آگ نے لوگوں کے اندر کی ہر پاکیزہ حقیقت کو بھسم کرڈالا ہے اور عوام آپ سے جھگڑوں اور مخالفتوں کے سمندروں میں غرق ہیں، یہاں تک کہ وہ یہ بھی بھول چکے ہیں کہ ان سبھوں کا ایک مشترک دشمن ہے جو تمام لوگوں کی جانوں کے یکساں درپے ہے۔ ہندو تہذیب وثقافت کی بالادستی کی جنگ آزاد بھارت سے پہلے کیسے شروع ہوئی اس کو جاننے کے لیے یہ اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں۔ "فریب اور ریاکاری کا یہ سوانگ ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ریڈنگ نے رچایا یہی وجہ ہے کہ جب وہ اس کے بعد انگلستان واپس گئے تو وہاں حکومت، پارلیمنٹ اور صحافی دنیا نے بڑی گرم جوشی اور تپاک سے ان کا استقبال کیا۔ وائسرائے کا اس طرح استقبال کیوں کیا گیا؟ جب ہندوستان میں آزادی کی تحریک چل رہی تھی تو اس وائسرائے نے ہندوؤں کے ایک متعصب لیڈر شردھانند کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جو آریہ سماج کے لیڈر تھے اور مسلمانوں کے خلاف شدید تعصب رکھتے تھے اور جن کا بنیادی نقطہ نظر یہ تھا کہ مسلمان ہندوستان میں غیر ملکی حملہ آور ہیں، انہیں ختم کرنا ضروری ہے اور یہ بھی فرض ہے کہ ملک میں پھر قدیم ہندو تہذیب وتمدن اور ثقافت کا احیاء کیا جائے، سوامی جی ان دونوں جیل میں تھے لیکن وائسرائے نے ان کی سزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے انہیں رہا کردیا اور زرکثیر سے ان کی مدد کی تاکہ وہ حکومت کا آلہ کار بن جائیں اور بڑے پیمانے پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف وتفریق کا فتنہ پیدا کرسکے، حقیقت یہ ہے کہ نہ اس شخص کو نہ اس کے متاثر جماعت کو اور نہ ہی طبعی طور پر انگریزوں کو ذرا بھی یہ بات بھاتی تھی کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد ویکجہتی قائم ہو، انہوں نے اپنی اس ناپاک مہم کے آغاز کے لیے ایک ایسے علاقے کو منتخب کیا، جہاں کے مسلم باشندے علم کی کمی اور برسہابرس سے غالب ہندوانہ ماحول میں رہنے کے سبب بس نام کے ہی مسلمان رہ گئے تھے اور عرصہ دراز سے ہندوانہ ماحول میں رہتے چلے آنے کی بنا پر بہت زیادہ ہندوانہ رسم و رواج اور تہذیب وثقافت سے متاثر ہوچکے تھے، اگرچہ وہاں بعض اسلامی جماعتیں بھی تھیں لیکن ان لوگوں کو اپنی تہذیب ومعاشرت سے روشناس کرانے اور اسلامی ماحول ومعاشرے میں واپس لانے کے سلسلے میں ان کی کوششیں کچھ مؤثر نہیں ہورہی تھیں، سوامی جی وہاں پہنچے، ہندو دھرم اور تہذیب میں واپس آجانے کے لیے انہیں دعوت دینے لگے مسلمانوں کو اس کا علم ہوا تو وہ فطری طور پر بھڑک اٹھے اور ان کے مبلغین بھی دوسری جگہوں سے اس علاقے میں گئے تاکہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ہندو دھرم کی جانب لوٹنے سے بچاسکیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے دو دھڑے بن گئے اور ان میں سے ایک دوسرے کا مقابل اور درپے آزار ہوگیا، اس فتنے میں کم وبیش پورا ملک مبتلا ہوگیا اور ان دونوں فرقوں کے درمیان ایک زبردست تناؤ کی کیفیت پیدا ہوگئی، اس متعصب شخص کی طرح مذہبی تعصب میں ڈوبے ان کے ایک اور ساتھی بھی میدان میں آگئے جنہیں پنڈت مدن موہن مالویہ کہتے ہیں یہ صاحب ہندو تنظیم واتحاد کی تبلیغ کرتے تھے، ان کی کوشش تھی کہ ہندو نوجوانوں کو متحد کرکے انہیں فوجی تربیت دی جائے تاکہ ملک سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹایا جاسکے۔ مخلص ہندو لیڈر اور مسلم زعماء جب جیلوں سے باہر آئے تو ان بدلے ہوئے حالات کو دیکھ کر بہت گھبرائے اور اس منظر نے ان کا دل خون کردیا، چنانچہ انہوں نے پوری تندہی سے اس کی کوشش کی کہ ان فتنوں کو دبادیا جائے اور دونوں فریقوں کے درمیان پھر سے اتحاد قائم ہوجائے لیکن فرقہ وارانہ تعصب کی آندھی کی رفتار اور شدت ان کی جملہ خواہشوں اور کوششوں پر غالب رہی اور ان کی ساری تگ ودو رائیگاں اور بیکار چلی گئی۔

آزادیٔ ہند کی جدوجہد میں مسلمانوں کا حصہ): بھارت میں اس وقت جو سیاسی وسماجی کشمکش دکھائی دے رہی ہے، اسے محض حکومت اور اپوزیشن کی روایتی سیاسی لڑائی سمجھنا شاید کافی نہیں۔ اس کے پس منظر میں ہندوستان کی قومی شناخت، تہذیبی ورثے، مذہب اور ریاست کے باہمی تعلق کے بارے میں ایک گہری نظریاتی بحث بھی جاری ہے۔ ہندوستانی مسلمان کے لیے بھی اس بحث کو جذباتی نعروں سے نکال کر سنجیدہ فکری سطح پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ محض شکایت، احتجاج اور ردعمل کافی نہیں۔ اگر ملک کی شناخت کے بارے میں ایک مخصوص فکری بیانیہ منظم انداز میں پیش کیا جارہا ہے تو اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو بھی اپنا مثبت، آئینی، علمی، تاریخی اور قومی بیانیہ مضبوط کرنا ہوگا، اس بیانیے کی بنیاد یہ ہونی چاہیے کہ مسلمان ہندوستان کی تاریخ کے محض تماشائی نہیں بلکہ اس ملک کی تعمیر وترقی کے شریک شہری ہیں۔ ہندوستانی مسلمان اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ ساتھ ہندوستانی آئین، جمہوریت اور قانون کی پاسداری پر بھی یقین رکھتا ہے۔ اسے اپنے حقوق کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کا بھی شعور ہونا چاہیے۔

ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی تعلیم، صحت، روزگار اور سماجی خدمت کے کاروبار

مطیع الرحمن عزیز

ڈاکٹر نوہیرا شیخ مسلم سماج کا وہ معصوم اور بے گناہ چہرا ہے جسے حیدرآباد کے ممبر پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے اپنے مرکزی آقاؤں کی مدد سے نا صرف گرفتار کرایا بلکہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ سے منسلکہ تمام کاروبار بند کرادیا، بلکہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کے ذریعہ چلنے والے فلاحی، رفاہی، صحت اور تعلیمی سلسلے کو بند کرادیا، ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی کمپنی پر ای ڈی کی ریڈ ڈلواکر اس کے تمام اثاثوں کو منجمد کرایا اور اب حالیہ وقتوں میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ اور ان کی کمپنی کی جائیدادوں کو ناجائز اور غیرقانونی بہت کم قیمتوں پر من پسند لوگوں کو فروخت کیا جارہا ہے اور اسد اویسی اپنے زمین مافیاؤں کے ذریعہ ہیرا گروپ کی جائیدادوں کو خرید رہا ہے، ممکن ہے کہ کچھ احباب کو اویسی کی ظاہری شبیہ کیخلاف یقین نا ہو، اگر غیر یقینی کا معاملہ ہے تو ایسے احباب کو مولانا سجاد نعمانی کو لفافہ باز اور علما کو گھروں سے نکلنا دوبھر کردوں گا یا اویسی کا تین ہزار کروڑ کی وقف جائیدادوں پر ناجائز قبضہ اور تمام سودی کاروبار کے عوض ملک بھر میں نفرتی بھاشن دینے کے عوض مودی اور امت شاہ حکومت کی چشم پوشی کو بھی نظر میں رکھنا چاہئے، آنے والے سطور میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ کے تمام کاموں پر تالہ ڈلوانے والے اویسی کی تمام حرکتوں اور اس کے وجوہات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔ 1998 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے اپنے تجارتی سفر کا آغاز کیا اور روز بروز دن رات کی لگن، محنت وجفاکشی سے ہیرا گروپ ترقی کرتی رہی، 2008 تک ہیرا گروپ آف کمپنی کئی تعلیمی ادارے اور کمپنیوں کے مجموعے کیلئے مارکیٹ میں متعارف ہوچکی تھی، اسی درمیان اسد اویسی کی گندی نگاہ ہیرا گروپ پر پڑی اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی کمپنی میں اپنی حصہ داری کیلئے آفر بھیج دی، لیکن ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے یہ محسوس کرلیا تھا کہ جن کے بڑے کاروبار ہیں یا جو خود تجارت کر سکتے ہیں انہیں مزید اور امیر بنانے کے بجائے ان غریب افراد کو اپنی کمپنی میں جگہ دی جائے جو چند لاکھ روپئے رکھ کر کچھ نہیں کر سکتے۔ لہذا اویسی ہی نہیں ایسے تمام مالدار تاجروں کی آفر ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے ٹھکرادی اور غریب عوام کے ساتھ کمپنی چلانے کا عہد کرلیا، مسلسل چار سال تک اویسی نے ہیرا گروپ میں شمولیت کیلئے ہاتھ پیر مارے، غنڈے بھیجے، سرکاری انتظامیہ سے زور ڈلوایا تاکہ اویسی کے رسوخ کا استعمال کرنے کیلئے ڈاکٹر نوہیرا شیخ اس سے رابطہ کرلیں، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا، کئی بار اویسی نے دھمکی آمیز فون کالز بھی کرائے، مگر اویسی کے ہاتھ مایوسی اور ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ اپنے تمام حربوں سے پریشان اور ناکام ہوکر ناجائز مطالبات کے نامکمل ہوتے ہوئے دیکھ کر اویسی نے اپنی قانونی بیرسٹری کی ڈگری کا استعمال کرنے کیلئے 2012 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ پر ایف آئی آر کرادیا، یہ ایف آئی آر چار سال تک بڑے سخت اور تارچر انداز میں چلایا گیا، ہیرا گروپ آف کمپنیز جواب تک دنیا کے بیشتر حصوں میں پھیل چکی تھی اور سرمایہ کار مسلسل پندرہ سالوں سے مستفید ہورہے تھے اس پر ہر طرح کے ظلم کا پہاڑ توڑا گیا، جانچ کے نام پر پولس کی ٹولیاں دفتروں پر چھاپے مارتیں، ڈاکٹر نوہیرا شیخ اور ان کے خاندانی افراد کے گھروں پردن ہو یا دیر رات آدھمکتیں، دیر رات تک پورے خاندان کو ہاؤس اریسٹ رکھا جاتا ہے، گھر کے بزرگوں اور بچوں و خواتین پر تارچر اور بدتمیزی کا سلوک کیا جاتا، ہیرا گروپ کی سی ای او ڈاکٹر نوہیرا شیخ اور ان کے بورڈ آف ڈائرکٹر کو الگ الگ تھانوں میں جانچ کے نام سے بلاکر دن دن بھر بلا کسی وجہ کے بلاکر بٹھالیا جاتا، کئی بار ایسا ہوتا کہ جانچ کے نام پر دو تین بجے رات کو پولس اہلکار گھر پہنچتے اور کہتے کہ ابھی کے ابھی ڈاکٹر نوہیرا شیخ سے پوچھ تاچھ کرنی ہے، ڈاکٹر نوہیرا شیخ بیرون ممالک سے فوری بلائی جاتیں۔ اسد اویسی کے ایک فرضی ایف آئی آر پر طرح طرح کے سیکڑوں ظلم روا رکھے گئے، لیکن ہیرا گروپ کی سی ای او عالمہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ اپنی حقانیت کے سہارے کبھی پسپا نہیں ہوئیں، اور آخرکار 2016 میں ہیرا گروپ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو جیت اور فتح میسر ہوئی اور انسانیت کے ظالم سودخوروں کے سرغنہ اسدالدین اویسی کو شکست فاش سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ تو واضح ہے کہ اویسی نے چار سال تک اپنے لئے ہیرا گروپ میں شراکت کی ناکامی کے بعد ایف آئی آر کرایا، برسوں تک انتظامیہ اور اویسی کے غنڈوں کی مدد سے ظلم واذیت اور دھمکی کا سلسلہ روا رکھا گیا، پہلے کمپنی میں شمولیت کی ضد تھی جس کا مقصد واضح تھا کہ ہیرا گروپ میں داخل ہوکر اسے نیست ونابود کردیا جائے۔ لیکن بعد میں اویسی کے ناپاک مغز میں ایک اور ناکامی اور ڈر کا کیڑا پنپنے لگا، وہ تھا اویسی کے دارالسلام سودی بینک کی آمدن میں کمی واقع ہونا، اویسی کے دارلسلام سودی بینک کے کارندوں نے بتایا کہ دارالسلام بینک میں اب لوگ زیوروں کے بدلے اور دوسرے طریقے کے لون اور قرض لینے پہنچنا کم ہوگئے ہیں، اور جو لوگ لاکھوں کی رقم دارالسلام بینک میں جمع کرتے تھے وہ اب ہیرا گروپ کے سود سے پاک تجارت میں شمولیت کرنے لگے ہیں، جس کے چلتے اویسی نے ہیرا گروپ کو برباد کرنے کا پہلا طریقہ کمپنی میں شمولیت کرنا سوچا تھا، دوسری کوشش میں ہیرا گروپ پر ایف آئی آر کراکے اسے برباد کرنے کا پلان بنایا گیا۔ لیکن حقانیت کے شانے پر سوار ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے ایک قانون داں بیرسٹر اسد اویسی کا دائر کیا ہوا مقدمہ جیت لیا، یہاں سے اویسی نے اپنے مرکزی آقاؤں سے مل کر سرکاری طاقتوں ایجنسیوں اور عدالتوں کا سہارا لیا، اور ای ڈی لگواکر کمپنی کے دفاتر پر تالے لگادئے، جانچ کے نام پر کمپنی بند کرادی، جتنے بینک اکاؤنٹ تھے سب منجمد کرادئے اور تمام جائیدادوں پر ای ڈی کے بورڈ چسپاں کرادئے، اب عدالت میں مقدمہ جاری ہے، کبھی بھی ہیرا گروپ کی سی ای او کو بلاوجہ گرفتار کرلیا جاتا ہے، کبھی اس کی جائیدادوں کی نیلامی کرادی جاتی ہے، ای ڈی کا بورڈ لگے ہونے کے باوجود تالے توڑ کر کسی بھی بنگلے اور فلیٹ پر قبضہ کرلیا جاتا ہے، خالی پڑی زمینوں پر ای ڈی کا بورڈ لگے ہونے کے باجود اویسی کے قریبی لوگ کثیر منزلہ بلڈنگیں بناڈالتے ہیں۔ ان سارے مظالم کے درمیان نتیجہ یہی نکل کر منظر عام پر آتا ہے کہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی تعلیمی مہم کو اپنے مہنگے اسکولنگ چین کو نقصان پہنچنے کے ڈر سے روکا جارہا ہے، صحت سیکٹر میں اویسی کے اسپتالوں کو نقصان نا پہنچے اس لئے ڈاکٹر نوہیرا شیخ کے ہیرا میڈیکل کالج کو نیلام کیا جارہا ہے، غریب اور مجبور بھولی بھالی عوام جن کو ہیرا گروپ سے ماہانہ یا سالانہ آمدن ہوتی تھی اپنے دارالسلام بینک کے نقصان کو بچانے کیلئے روکا گیا، فلاحی، رفاہی اور سماجی خدمت سے روکنے کیلئے عالمہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کے ذریعہ قائم کی گئی سیاسی تنظیم کو بھی گزند پہنچائی گئی اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ وہیرا گروپ کے کاروبار کو روکا گیا، ڈاکٹر نوہیرا شیخ کے تمام فلاح وبہبود اور ترقیاتی وخدمت کا کام اویسی کے بدبختی، بدنیتی اور بدچلنی پر کاری ضرب تھے، اویسی کے سود کے کاروبار، قوم کو گروی رکھ کر قوم کو پامال کرنے کا کام پنپ نہیں رہا تھا، اس لئے ہیرا گروپ اور ڈاکٹر نوہیرا شیخ کا تمام کام اور تجارت و خدمت اویسی کے گلے کا پھانس اور اس کی آنکھوں میں خاردار کانٹا بن رہا تھا اس لئے اسکو پنپنے سے روکنے کیلئے اویسی کی جانب سے اس کے مرکزی آقاؤں کی مدد سے ہر ظلم وسازش روا رکھا گیا اور اویسی کے مرکزی آقاؤں کی غلام ایجنسیوں کا ظلم آج بھی جاری ہے۔

غزل

برملا سوچ کا اظہار نہیں ہو سکتا ؟
اب ہر اک شخص تو غدار نہیں ہو سکتا

تو خدا ہے یا اترتے ہیں صحیفے تجھ پر
کیا تری بات کا انکار نہیں ہوسکتا ؟

ایک دو ہوں گے تری زلف ِ پریشاں کے اسیر
شہر کا شہر گرفتار نہیں ہو سکتا

اپنے دشمن کو کلیجے سے لگا کر رکھے
کوئی ہم سا بھی ملنسار نہیں ہو سکتا

میں کبھی لشکر ِ شبیر میں لڑ نہ بھی سکوں
ان یزیدوں کا طرفدار نہیں ہوسکتا

کیا کبھی ظلم پہ خاموش بھی ہو سکتا ہوں ؟
بات ایسی ہے کہ ہر بار نہیں ہو سکتا

راج کرنا ہے تو سرکار دلوں پر کیجئے
کوئی سر کاٹ کے سردار نہیں ہو سکتا

احمد خلیل

مدارس کے طلبہ اور عصری تعلیم

روایت، علمی میراث، عصری تقاضے اور مستقبل کا تعلیمی منظرنامہ

غلام مزمل عطا اشرفی

تعلیم کسی قوم کے محض تعلیمی اداروں کا نام نہیں، بلکہ اس کے فکری مزاج، تہذیبی شعور، اخلاقی کردار اور مستقبل کی سمت متعین کرنے والی قوت ہے۔ قومیں اپنی نئی نسل کو جس انداز میں تعلیم دیتی ہیں، دراصل اسی کے ذریعے اپنے ماضی کی تعبیر، حال کی تفہیم اور مستقبل کی تعمیر کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم کا مسئلہ کبھی صرف کتاب، نصاب یا امتحان کا مسئلہ نہیں رہتا؛ اس کے پس منظر میں ایک پورا تہذیبی اور فکری تصور کارفرما ہوتا ہے۔ مدارسِ اسلامیہ بھی اسی وسیع تعلیمی وتہذیبی منظرنامے کا ایک اہم حصہ ہیں۔ صدیوں سے یہ ادارے قرآن وحدیث، فقہ واصول، عقائد و کلام، عربی زبان وادب، سیرت، اسلامی تاریخ اور علوم اسلامیہ کے عظیم علمی سرمائے کے محافظ رہے ہیں۔ خصوصاً برصغیر میں مدارس نے ایسے ادوار میں بھی دینی علوم کی شمع روشن رکھی جب سیاسی اقتدار بدل چکا تھا، تعلیمی نظام کی ترجیحات تبدیل ہورہی تھیں اور معاشرتی زندگی نئی سمتوں میں منتقل ہورہی تھی۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ مدارس نے دینی تعلیم کے تسلسل، علمی روایت کی حفاظت اور مذہبی وتہذیبی شعور کی بقا میں ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ لیکن زمانہ کبھی ایک نقطے پر ٹھہرتا نہیں۔ اکیسویں صدی کی دنیا علم، سائنس، ٹیکنالوجی، طب، معاشیات، ابلاغ اور مصنوعی ذہانت کے میدان میں ایسی تیز رفتار تبدیلیوں سے گزر رہی ہے جنہوں نے انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ آج دنیا کے علمی مراکز میں نئے علوم پیدا ہورہے ہیں، تحقیق کے طریقے بدل رہے ہیں، معلومات کی ترسیل چند لمحوں میں عالمی سطح پر ممکن ہوگئی ہے، مصنوعی ذہانت علمی ومعاشی سرگرمیوں کے نئے امکانات پیدا کررہی ہے، جدید طب انسانی زندگی کے پیچیدہ سوالات سامنے لارہی ہے اور ڈیجیٹل میڈیا نے ابلاغ کے روایتی ذرائع کی حدود بڑی حد تک بدل دی ہیں۔ ایسے میں مدارس کے طلبہ کے بارے میں یہ سوال پوری سنجیدگی کے ساتھ سامنے آتا ہے کہ کیا انہیں دینی علوم کے ساتھ عصری علوم اور جدید مہارتوں سے بھی آراستہ ہونا چاہیے؟ اگر ہاں، تو کس حد تک؟ کن علوم کو شامل کیا جائے؟ ان کا تناسب کیا ہو؟ طریقۂ تدریس کیا ہو؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عصری تعلیم کے حصول میں مدرسے کی بنیادی دینی شناخت کس طرح محفوظ رکھی جائے؟ یہ سوال دراصل "دینی تعلیم یا عصری تعلیم" کا سوال نہیں؛ بلکہ دینی بنیاد کے ساتھ عصری شعور پیدا کرنے کا سوال ہے۔ یہ تصادم کا نہیں، توازن کا مسئلہ ہے؛ ترک کا نہیں، انتخاب کا مسئلہ ہے؛ اور تقلید کا نہیں، حکمت کے ساتھ استفادے کا مسئلہ ہے۔ اسلام اور علم کا جامع تصور: اسلامی تعلیمات میں علم کو بنیادی قدر کی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن کریم کی پہلی وحی ہی "اقرأ" سے شروع ہوتی ہے: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ "پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا فرمایا۔" اس مختصر مگر عظیم حکم میں علم اور ربانی نسبت کا ایک بنیادی اصول پوشیدہ ہے: علم حاصل کیا جائے، لیکن علم انسان کو اپنے خالق، اپنی حقیقت، اپنی ذمہ داری اور اپنے مقصدِ حیات سے غافل نہ کرے۔ قرآن مجید انسان کو بارہا کائنات میں غور وفکر، تدبر اور مشاہدے کی دعوت دیتا ہے: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ۔ "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔" (آلِ عمران: 190) اور فرمایا: قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ "فرما دیجیے: زمین میں چلو، پھر دیکھو کہ اللہ نے پیدائش کی ابتدا کیسے فرمائی۔" (العنکبوت: 20) اسی طرح ارشاد فرمایا: وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا "اور عرض کیجیے: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔" (طٰہٰ: 114) یہ آیات طبیعیات، کیمیا، طب یا فلکیات کی درسی کتاب نہیں، اور قرآن کریم کا مقصد بھی کسی مخصوص سائنسی نصاب کی فراہمی نہیں؛ لیکن ان آیات میں انسان کو کائنات کے مشاہدے، عقل کے استعمال، غور وفکر اور علم میں اضافے کی جو دعوت دی گئی ہے، وہ اسلامی تصورِ علم کی وسعت کو ضرور واضح کرتی ہے۔ قرآن اور جدید علوم: ایک ضروری علمی وضاحت: یہاں ایک بنیادی علمی احتیاط لازم ہے۔ قرآن کریم کو جدید سائنس کی درسی کتاب قرار دینا، یا یہ دعویٰ کرنا کہ ہر جدید سائنسی نظریہ اور ہر تکنیکی ایجاد قرآن کی کسی آیت سے براہِ راست اخذ کی جاسکتی ہے، علمی تحقیق کے اعتبار سے محتاط طرزِ بیان نہیں۔ قرآن کا بنیادی مقصد ہدایت، عقیدہ، اخلاق، تزکیۂ نفس اور انسانی زندگی کی صحیح رہنمائی ہے۔ البتہ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ قرآن انسان کو کائنات، تخلیق، انسان، آفاق وانفس اور قدرت کی نشانیوں پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اسلامی تہذیب نے اسی وسیع فکری ماحول میں اپنے زمانے کے مختلف علمی ذخائر سے استفادہ کیا، انہیں سمجھا، ترجمہ کیا، پرکھا، ان پر تنقید کی اور متعدد علوم میں نئی تحقیقات پیش کیں۔ چنانچہ زیادہ درست اور علمی تعبیر یہ ہے کہ جدید سائنس کی ہر تفصیل کو قرآن سے براہِ راست اخذ کرنے کے بجائے قرآن و سنت کے اس علمی منہج کو سمجھا جائے جس نے علم، عقل، تدبر، مشاہدہ اور حقیقت کی جستجو کو قدر ومنزلت عطا کی۔ یہ تعبیر نہ قرآن کے مقام کو محدود کرتی ہے اور نہ تاریخ کو مبالغے کا شکار بناتی ہے۔ مسلم تہذیب اور علمی انقلاب: اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلم تہذیب کے علمی عروج کے زمانے میں علوم کو تنگ دائروں میں تقسیم نہیں کیا گیا تھا۔ بغداد، دمشق، قاہرہ، قرطبہ، بخارا، سمرقند اور دیگر علمی مراکز میں مختلف علوم کے حلقے قائم ہوئے۔ یونانی، سریانی، فارسی اور ہندوستانی علمی ذخیرے کے متعدد متون عربی میں منتقل ہوئے۔ لیکن مسلم علمی سرگرمی صرف ترجمے تک محدود نہ رہی؛ اہلِ علم نے ان علوم کو سمجھا، ان کے نظریات پر بحث کی، مشاہدات اور تجربات کیے اور مختلف شعبوں میں اپنے نتائج پیش کیے۔ یہاں مسلم تہذیب کا اصل امتیاز یہی تھا کہ اس نے علمی سرحدیں بند نہیں کیں۔ جس علم میں فائدہ محسوس ہوا، اسے سمجھا؛ جو چیز علمی معیار پر پوری اتری، اسے قبول کیا؛ جس مقام پر اختلاف تھا، وہاں تنقید کی؛ اور جہاں امکان پیدا ہوا، وہاں نئی تحقیق کی۔ یہ علمی رویہ اس بات کی دلیل ہے کہ علم کسی ایک قوم کی موروثی ملکیت نہیں۔ یونانیوں نے فلسفہ وریاضی میں، ہندوستانیوں نے ریاضی وفلکیات میں، ایرانیوں اور چینیوں نے مختلف علوم وفنون میں، اور بعد کے ادوار میں یورپی اقوام نے سائنس وٹیکنالوجی کے مختلف شعبوں میں اہم کردار ادا کیا۔ انسانی علم ایک مسلسل اور بین تہذیبی سفر ہے۔ مسلم تہذیب کی عظمت اس دعوے میں نہیں کہ دنیا کا ہر علم اسی نے ایجاد کیا؛ اس کی عظمت اس تاریخی کردار میں ہے کہ اس نے مختلف علمی روایتوں کو جذب کیا، ان کی تدوین کی، ان پر تنقید کی، انہیں آگے بڑھایا اور عالمی علمی سفر میں ایک مؤثر مرحلہ پیدا کیا۔ الخوارزمی سے ابن الہیثم تک: مسلم علمی تاریخ میں ایسے بے شمار نام ملتے ہیں جنہوں نے انسانی علم کی مختلف شاخوں کو نئی سمتیں دیں۔ محمد بن موسیٰ الخوارزمی نے ریاضی کے میدان میں ایسی خدمات انجام دیں جنہوں نے بعد کی علمی دنیا کو متاثر کیا۔ الجبرا اور حساب کے منظم علمی طریقوں میں ان کا کردار تاریخِ ریاضیات کا اہم باب ہے۔ ابن الہیثم نے بصریات اور تجرباتی تحقیق میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کے علمی طریقِ کار میں مشاہدہ، تجربہ، قیاس اور نظریے کی جانچ جیسے عناصر نمایاں ہیں۔ الرازی نے طب سمیت متعدد علوم میں تصنیفی وتحقیقی کام کیا۔ ابن سینا نے طب اور فلسفے کے میدان میں وسیع علمی ذخیرہ چھوڑا۔ الزہراوی نے جراحی کے علم میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ البیرونی نے فلکیات، جغرافیہ، طبعی مظاہر اور مختلف تہذیبوں کے مطالعے میں غیر معمولی وسعتِ نظر کا مظاہرہ کیا۔ مسلم دنیا میں فلکیات کی ترقی بھی محض نظری تجسس کا نتیجہ نہیں تھی؛ قبلہ، اوقاتِ نماز، تقویم اور سفر جیسے عملی تقاضوں نے بھی فلکیاتی مشاہدات اور حسابات کی ضرورت پیدا کی۔ یہ تاریخ ہمارے لیے ایک نہایت اہم سبق رکھتی ہے: دینی ضرورت اور سائنسی تحقیق ہمیشہ ایک دوسرے کی ضد نہیں رہیں؛ بعض مواقع پر دینی ضروریات نے خود علمی تحقیق کے نئے میدان پیدا کیے۔ علم اور اخلاق: لیکن اسلامی تصورِ علم کا امتیاز صرف علم کی طلب تک محدود نہیں؛ اس کے ساتھ اخلاقی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔

ریونت ریڈی حکومت کی ناکامی بے نقاب

ریاست میں ہر سال ۴ ہزار شیر خوار بچوں کی اموات پر کویتا برہم

حیدرآباد: تلنگانہ رکشنا سینا کی سربراہ کلوا کنٹلہ کویتا نے عادل آباد ریمس (RIMS) میں پیش آئے المناک واقعہ پر گہرے دکھ اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی بے حسی اور لاپروائی کے باعث معصوم بچوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ ریاست میں تعلیم اور صحت کے شعبوں کی صورتحال فوری اصلاح کی متقاضی ہے اور تلنگانہ رکشنا سینا ان دونوں شعبوں میں حکومت کے خلاف جدوجہد کا اعلان کرتی ہے۔ کویتا نے کہا کہ عادل آباد کے واقعہ کے بعد سرکاری اسپتالوں کی صورتحال سے متعلق حاصل ہونے والے اعداد و شمار نے انہیں شدید پریشان کیا۔ ان کے مطابق 2020-21 میں تقریباً 6 ہزار، 2022-23 میں 933,4 اور 2024-25 میں 853,3 شیر خوار بچوں کی اموات ہوئی ہیں۔ حیدرآباد میں بھی گزشتہ سال 046,1 بچوں کی موت کی اطلاعات سامنے آئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعداد و شمار ریاست کے سرکاری طبی نظام کی سنگین صورتحال کی عکاسی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے صحت کے شعبے کے لیے بجٹ کا 10 فیصد مختص کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن تقریباً 5 فیصد ہی مختص کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ سال صحت کے لیے 192,13 کروڑ روپے مختص کیے گئے، جن میں سے صرف 242,9 کروڑ روپے خرچ ہوئے، جبکہ تقریباً 3 ہزار کروڑ روپے استعمال ہی نہیں کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ جب مختص رقم ہی خرچ نہیں کی جا رہی تو عوام کو بہتر طبی سہولیات کیسے فراہم کی جائیں گی۔ کویتا نے کہا کہ NIMS میں بیڈس کے لیے انتظار، سرجری کے لیے کئی ماہ کی تاخیر اور نیلوفر اسپتال میں گنجائش سے کہیں زیادہ مریضوں کا داخل ہونا ریاستی طبی نظام کی سنگین صورتحال کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ضلع کلکٹر سرکاری اسپتالوں اور ہاسٹلوں کا باقاعدہ معائنہ کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت انتظامیہ چلانے سے قاصر ہے تو اسے اقتدار سے الگ ہو جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ریمس واقعہ کے بعد وزیر صحت عادل آباد پہنچے، لیکن اس سے قبل طویل عرصے تک ضلع کا دورہ نہ کرنا بھی تشویشناک ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ تلنگانہ رکشنا سینا آئندہ ہر ضلع کے سرکاری اسپتال کا دورہ کرے گی اور عوام و نوجوانوں سے اپیل کی کہ اپنے علاقوں کے اسپتالوں کی صورتحال کی تصاویر اور تفصیلات سامنے لائیں تاکہ خامیوں کو اجاگر کر کے اصلاح کے لیے جدوجہد کی جا سکے۔ کویتا نے سرکاری اسکولوں کی صورتحال پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ کئی اسکولوں میں لڑکیوں کے لیے بنیادی سہولیات اور بیت الخلاء تک دستیاب نہیں ہیں۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ ایسے اسکولوں کی نشاندہی کریں اور جہاں ضرورت ہو ہم ہماری جانب سے بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت کے شعبوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے حکومت کے خلاف جنگ کا اعلان کیا جا رہا ہے اور عوام کو اس جدوجہد میں شامل ہونا چاہیے۔ کویتا نے اپنی جائیداد سے متعلق الزامات پر بھی ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے فارم ہاؤس میں ایک گز زمین بھی قابض یا FTL زمین پر نہیں ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ حکومت اپنی انتظامی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کے لیے مختلف معاملات کو سیاسی رخ دے رہی ہے اور SIT تحقیقات کے نام پر کارروائی کی بات کی جاتی ہے، لیکن عملی نتیجہ سامنے نہیں آتا۔ کویتا نے بتایا کہ خیرت آباد ضمنی انتخاب میں تلنگانہ رکشنا سینا یقینی طور پر مقابلہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ SIR کے معاملے میں بھی شدید ابہام پایا جاتا ہے اور معمولی کلریکل غلطیوں کی بنیاد پر ووٹ حذف کرنا شہریوں کے آئینی حق کو متاثر کر سکتا ہے۔ کویتا نے آبپاشی اور پینے کے پانی سے متعلق مسائل پر بھی جلد عملی لائحہ عمل کا اعلان کرنے کی بات کہی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ وہ سری سیلم جا کر نیرلا متاثرین کے معاملے میں انصاف کے لیے کیے گئے اقدامات کی وضاحت کریں۔ کویتا نے واضح کیا کہ عوامی مسائل کو نظرانداز کرنے کی قیمت حکومت کو چکانی پڑے گی اور تلنگانہ رکشنا سینا تعلیم، صحت اور عوامی حقوق کے معاملات پر اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

کوآپریٹو نظام کے سے خواتین کو بااختیار بنانا بڑا مقصد: شاہ

کولم (کیرالا): مرکزی وزیر داخلہ اور وزیر تعاون امیت شاہ نے جمعہ کو کہا کہ کوآپریٹو نظام کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانا وزیر اعظم نریندر مودی کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ شاہ نے کنڈارا میں نیشنل کوآپریٹو کنزیومر فیڈریشن لمیٹڈ (این سی سی ایف) کے تحت کوآپریٹو شعبے میں خواتین کو بااختیار بنانے اور اسے فروغ دینے کے مقصد سے مختلف کوآپریٹو اسکیموں کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ کسان اور کوآپریٹو شعبے سے وابستہ لوگ آزادی کے بعد سے ہی الگ وزارتِ تعاون قائم کرنے کا مطالبہ کرتے رہے تھے، لیکن یہ مطالبہ پورا نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا، وزیر اعظم مودی نے وزارتِ تعاون قائم کر کے ملک میں دیہی ترقی، زرعی ترقی اور خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت میں ایک بڑا قدم اٹھایا۔ شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں گزشتہ 10 سے 12 برسوں کے دوران خواتین کو آگے بڑھانے اور انہیں بااختیار بنانے کے لیے نمایاں کوششیں کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کارکنوں کو فراہم کی جانے والی مختلف سہولتوں کے باعث لیبر فورس میں خواتین کی حصہ داری 2014-15 کے 23 فیصد سے بڑھ کر 40 فیصد ہو گئی ہے۔ شاہ کے مطابق وزیر اعظم مودی کی قیادت میں تقریباً 36 کروڑ خواتین کے بینک اکاؤنٹس کھولے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، مسلم خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے نریندر مودی نے تین طلاق پر پابندی لگانے کا قدم اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے مسلم خواتین کو اکیلے حج کرنے کی اجازت نہیں تھی، لیکن اب وہ کسی مرد ساتھی کے بغیر بھی حج کر سکتی ہیں۔ شاہ نے کہا، آج ہندوستانی مسلح افواج میں 11 ہزار سے زیادہ بیٹیاں افسر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ شاہ نے مودی حکومت کے دور میں تنخواہ کے ساتھ ملنے والی زچگی کی چھٹی کو بڑھا کر 26 ہفتے کیے جانے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ تین کروڑ لکھ پتی دیدی بنانے کا ہدف 2024 سے پہلے ہی حاصل کر لیا گیا تھا اور بی جے پی کی قیادت والی حکومت کا ہدف 2029 تک اس تعداد کو بڑھا کر چھ کروڑ کرنا ہے۔ لکھ پتی دیدی ایسی خواتین کو کہا جاتا ہے جو سیلف ہیلپ گروپ (ایس ایچ جی) کی رکن ہوں اور جن کے خاندان کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہو۔ مرکزی وزیر داخلہ اور وزیر تعاون امیت شاہ نے کیرالا کے کولم (کنڈارا) میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران کہا ہے کہ کوآپریٹو نظام کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانا وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے۔ نیشنل کوآپریٹو کنزیومر فیڈریشن لمیٹڈ (NCCF) کے زیر اہتمام منعقدہ اس تقریب میں امیت شاہ نے خواتین کی معاشی خودمختاری اور کوآپریٹو شعبے میں ان کی شرکت کو فروغ دینے کے لیے متعدد اسکیموں اور اقدامات کا افتتاح کیا۔ مرکزی بجٹ 2026-27 میں وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی جانب سے کیے گئے اعلان کے تحت، خواتین کے زیر انتظام کوآپریٹو مارکیٹنگ منصوبے کا لوگو جاری کیا گیا۔ NCCF کی جانب سے بازار میں لائی جانے والی نئی Jana برانڈ کی مصنوعات کی نقاب کشائی کی گئی۔

بھارت 10 فیصد سے زائد کی اقتصادی ترقی حاصل کرسکتا ہے

انہوں نے مختلف شعبوں میں ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کو بڑے پیمانے پر اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

بنگلورو: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہفتے کے روز اس اعتماد کا اظہار کیا کہ بھارت 10 فیصد سے زیادہ کی اقتصادی ترقی حاصل کرسکتا ہے۔ انہوں نے مختلف شعبوں میں ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کو بڑے پیمانے پر اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ یہاں آئی آئی ٹی (IIT) مدراس ایلومنائی ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقدہ ایک نشست سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تیز تر اقتصادی ترقی آتم نربھر بھارت اور وکست بھارت کی جانب بھارت کے سفر کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہوگی، لیکن ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا کہ اس کے لیے تمام فریقین کی جانب سے بہت زیادہ کوششوں کی ضرورت ہوگی۔ سیتارمن نے کہا، 10 فیصد سے زائد کی شرحِ نمو تک پہنچنا ممکن ہے، اور میں یہ بات صرف آپ لوگوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے نہیں کہہ رہی ہوں۔ یہ واقعی ممکن ہے۔ انہوں نے 2015 کے بعد سے اسٹارٹ اپس (نئے کاروباری اداروں) کی ترقی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ آنے والے برسوں میں معیشت میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ سیتارمن نے مایوسی اور منفی سوچ پر قابو پانے اور لوگوں کو مثبت انداز میں سوچنے اور زمینی سطح پر ہونے والی پیش رفت کو تسلیم کرنے کی طرف راغب کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، ہمارے ہاں منفی سوچ رکھنے والے بہت سے لوگ موجود ہیں۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو بھارت کی ناکامی میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ہم واقعی اس صورتحال کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں ان لوگوں کو مثبت سوچ اپنانے کی طرف راغب کرنے کی ضرورت ہے۔ زراعت کے شعبے میں ٹیکنالوجی کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے سیتارمن نے کہا کہ تکنیکی اقدامات نے پیداوار کرنے والوں کو منڈیوں سے جوڑنے اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے میں شاندار فرق پیدا کیا ہے۔ انہوں نے فصل کی کٹائی اور اگلی فصل کے لیے زمین کی تیاری کے عمل کو تیز کرنے میں ٹیکنالوجی کے استعمال کا ذکر کیا، نیز زمین کے ٹکڑوں کی درست پیمائش اور نقشہ سازی کے لیے ڈرونز اور فضائی جیو اسپیشل آلات کے استعمال کا بھی حوالہ دیا، جن کی نقشہ سازی پہلے دستی طور پر کی جاتی تھی۔ بھارت کے لیے 10 فیصد سے زائد کی سالانہ اقتصادی ترقی حاصل کرنا ایک بڑا چیلنج ہے، لیکن طویل مدتی سٹرکچرل اصلاحات کے ذریعے یہ ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ موجودہ مالیاتی اعداد و شمار اور عالمی اداروں کے تخمینوں کے مطابق، بھارتی معیشت فی الحال 5.6٪ سے 8.7٪ کے درمیان ترقی کر رہی ہے، جو اسے دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی بڑی معیشت بناتی ہے۔

بھارت اور منگولیا کی مشترکہ فوجی مشق 'نومیڈک ایلیفینٹ 2026' پتھوراگڑھ میں جاری

مشترکہ تربیت کا مقصد دونوں افواج کے درمیان باہمی تعاون، جنگی مہارت اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کی صلاحیت کو مضبوط کرنا ہے

پتھوراگڑھ: ہندوستان اور منگولیا کی مشترکہ فوجی مشق 'نومیڈک ایلیفینٹ 2026' کا 18 واں ایڈیشن 21 ستمبر سے 3 اکتوبر 2026 تک پتھوراگڑھ میں واقع فارن ٹریننگ نوڈ میں جاری ہے۔ اس مشق میں ہندوستانی فوج اور منگولیا کی مسلح افواج کے اہلکار حصہ لے رہے ہیں۔ مشترکہ تربیت کا مقصد دونوں افواج کے درمیان باہمی تعاون، جنگی مہارت اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کی صلاحیت کو مضبوط کرنا ہے۔ مشق کے دوران ہتھیاروں کی تربیت، مختلف جنگی مشقوں اور پیشہ ورانہ تبادلوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس سے دونوں ملکوں کے فوجی اہلکاروں کو ایک ساتھ تربیت حاصل کرنے اور ایک دوسرے کے آپریشنل طریقہ کار سے واقف ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ مشق کے ایک حصے کے طور پر منگولیا کی مسلح افواج کے اہلکاروں کو چھوٹے ہتھیاروں کے استعمال اور فائرنگ کی تربیت دی گئی۔ اس تربیت میں ہتھیاروں سے واقفیت، حفاظتی اقدامات، ہتھیار لوڈ اور اَن لوڈ کرنے کے طریقے، نشانہ لگانے کی تکنیک اور فائرنگ کی عملی مشق شامل تھی۔ ہندوستانی فوج کے دستے نے روم انٹروینشن ڈرلز کا مظاہرہ بھی کیا، جس میں عمارتوں اور گنجان علاقوں میں فوجی کارروائی کے طریقہ کار کو دکھایا گیا۔ اس مشق میں کمرے میں منظم طریقے سے داخل ہونا، کمرے کو محفوظ بنانا، فوجیوں کی مربوط نقل و حرکت، باہمی رابطہ، فائر ڈسپلن اور زخمی اہلکاروں کو محفوظ مقام تک منتقل کرنے کے طریقے شامل تھے۔ مشترکہ تربیت کے ذریعے دونوں ممالک کے فوجیوں کو جنگی کارروائیوں کے دوران اختیار کیے جانے والے عملی طریقوں کا تبادلہ کرنے اور ایک دوسرے کی افواج کے طریقہ کار کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع ملا۔ اس سے دونوں دستوں کے درمیان تال میل اور باہمی تعاون کی صلاحیت بھی مضبوط ہوئی۔ مشق میں فوجی تربیت کے ساتھ ثقافتی رنگ بھی شامل کیا گیا۔ منگولیا کی مسلح افواج کے اہلکاروں نے اپنی جنگی روایات کا مظاہرہ کرتے ہوئے منگولین کلاسیکل ریسلنگ، جسے 'بوخ' کہا جاتا ہے، اور غیر مسلح جنگی تکنیکوں کا مظاہرہ کیا۔ ان مظاہروں میں روایتی کشتی کے داؤ پیچ، قابو میں رکھتے ہوئے کشتی اور قریبی فاصلے پر مقابلے کی مختلف حرکات پیش کی گئیں۔ ان کے ذریعے طاقت، پھرتی، نظم و ضبط اور میدانِ جنگ میں مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کو اجاگر کیا گیا۔ اس مظاہرے سے ہندوستانی فوج کے اہلکاروں کو منگولیا کے جنگی اور ثقافتی ورثے کو سمجھنے کا بھی موقع ملا۔ فوجی تربیت کے ساتھ مارشل آرٹس کے ان مظاہروں نے دونوں ممالک کے فوجیوں کو رسمی جنگی مشقوں سے ہٹ کر ایک دوسرے سے تبادلہ خیال اور سیکھنے کا موقع فراہم کیا، جس سے باہمی اعتماد اور دوستانہ تعلقات کو فروغ ملا۔ 'نومیڈک ایلیفینٹ 2026' کے تحت جاری سرگرمیوں کا مقصد مشترکہ تربیت اور عملی مشقوں کے ذریعے ہندوستانی فوج اور منگولیا کی مسلح افواج کے درمیان جنگی سطح پر باہمی تعاون، پیشہ ورانہ سمجھ بوجھ اور تال میل کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کامیاب کیمپ کیلئے مسلح افواج کی ستائش کی

سرینگر: جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کو کرناہ کے تنگڈھار میں آپریشن ڈشتی کے تحت ایک میگا آئی سرجیکل کیمپ کے کامیاب انعقاد پر مسلح افواج کی طبی خدمات کی ستائش کی، جہاں 220 لوگوں کی آنکھوں کے آپریشن ہوئے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، ایل جی سنہا نے کہا ایک مشکل سرحدی علاقے میں زیر زمین آپریشن تھیٹر میں 220 لوگوں کی بینائی بحال کرنا ایک قابل ذکر کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل ٹیم جس کی قیادت بریگیڈیئر کر رہے تھے۔ سنجے کمار مشرا نے دور دراز کے سرحدی علاقوں میں آنکھوں کی دیکھ بھال کی جدید خدمات لے کر آپریشن سد بھاونا کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔ ایل جی نے کہا، بریگیڈیئر سنجے کمار مشرا کی قیادت میں میڈیکل ٹیم کی لگن آپریشن سد بھاونا کی حقیقی روح کو مجسم کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، آنکھوں کی جدید سرجری کو، بشمول فاکو ایمولسیفیکیشن، ریٹینا اور گلوکوما کے طریقہ کار کو دور دراز کے سرحدی علاقوں میں لانا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کوئی بھی شہری پیچھے نہ رہے۔

ایک دہشت گرد ملک مجھ سے یہ سوال پوچھ رہا ہے

اقوام متحدہ میں جے شنکر کا پاکستانی صحافی کو کرارا جواب

اقوام متحدہ: بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ، 25 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں اجلاس کے موقع پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران، بھارت پر دہشت گردی کی سرپرستی کا الزام عائد کرنے والے ایک پاکستانی صحافی کو سخت لہجے میں ٹوک دیا۔ جے شنکر، لائبیریا کی وزیر خارجہ سارہ بیسولو نیانٹی کے ہمراہ شپنگ اور سمندری عملے کی حفاظت و سلامتی کے لیے 'گروپ آف فرینڈز' کے آغاز کے موقع پر صحافیوں سے خطاب کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک پاکستانی صحافی کھڑا ہوا اور چلا کر پوچھا، آپ کی حکومت پاکستان میں دہشت گردی کی سرپرستی کب بند کرے گی؟ جے شنکر نے جواب دیا، "ایک دہشت گرد ملک مجھ سے یہ سوال پوچھ رہا ہے۔ حد ہے! اس کے بعد اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مندوب پی ہریش نے صحافی سے کہا، آپ نے اپنا جواب سن لیا ہے۔ آپ نے اپنا جواب بالکل واضح طور پر سن لیا ہے۔ اسی گفتگو کے دوران، جے شنکر نے سمندری عملے کی حفاظت اور سلامتی پر بات کی اور آبنائے ہرمز، بحیرہ احمر اور بحیرہ اسود میں تجارتی جہازوں اور ملاحوں پر ہونے والے حالیہ حملوں کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا، "حالیہ عالمی پیش رفت سمندری عملے کی حفاظت اور سلامتی کو درپیش خطرات کو اجاگر کرتی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ سمندر میں تشدد اور انسانی جانوں کے ضیاع کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ یہ واقعہ اقوام متحدہ کی تقریبات میں جے شنکر اور پاکستانی صحافیوں کے درمیان ہونے والی تلخ نوک جھونک کے اس سلسلے کا ایک اور حصہ ہے جو گزشتہ برسوں سے جاری ہے، اور یہ سرحد پار دہشت گردی کے معاملے پر نئی دہلی اور اسلام آباد کے درمیان جاری سفارتی کشیدگی کی عکاسی کرتا ہے۔

اقوام متحدہ انسانی حقوق کونسل میں بھارت کی ڈیجیٹل ترقی اجاگر

درخشاں حسن بھٹ نے ملک کی نمائندگی کی

جنیوا: کشمیر ویمنز آرگنائزیشن کی صدر درخشاں حسن بھٹ نے اقوام متحدہ انسانی حقوق کونسل کے 63 ویں اجلاس میں بھارت کی نمائندگی کرتے ہوئے ملک کی تیزی سے بڑھتی ڈیجیٹل تبدیلی اور عام شہریوں تک ٹیکنالوجی کی رسائی کو اجاگر کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ بھارت میں انٹرنیٹ صارفین کی تعداد 2014 کے تقریباً 15.25 کروڑ سے بڑھ کر آج 109 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے، جو ملک میں ڈیجیٹل رابطے کی تیز رفتار توسیع کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے مالیاتی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 55 کروڑ سے زیادہ جن دھن اکاؤنٹس کھولے جا چکے ہیں اور ان میں 55.7 فیصد اکاؤنٹس خواتین کے ہیں۔ ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر کے ذریعے اب تک 53 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ براہ راست مستحقین تک منتقل کیے گئے ہیں۔ درخشاں بھٹ نے بتایا کہ بھارت میں ہر ماہ 20 ارب سے زیادہ یو پی آئی لین دین ہو رہے ہیں، جبکہ 5.6 لاکھ سے زائد کامن سروس سینٹرز دیہی اور پسماندہ علاقوں تک ڈیجیٹل اور سرکاری خدمات پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے خواتین کی شمولیت پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے کہا کہ 10 کروڑ سے زیادہ دیہی خواتین سیلف ہیلپ گروپس سے منسلک ہیں، جو مالیاتی شمولیت، روزگار اور خواتین کی معاشی خودمختاری کے لیے ایک وسیع پلیٹ فارم بن چکے ہیں۔ انہوں نے 1.44 ارب سے زیادہ آدھار اندراجات اور 72.43 کروڑ سے زائد ڈیجی لاکر صارفین کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ڈیجیٹل نظام کی توسیع کے ساتھ پرائیویسی، رضامندی، سائبر سکیورٹی اور ڈیٹا کے تحفظ کو بھی مرکزی اہمیت دی جانی چاہیے۔ درخشاں بھٹ نے کہا کہ ڈیجیٹل ترقی اسی وقت بامعنی ہے جب ٹیکنالوجی ان لوگوں تک پہنچے جو روایتی طور پر مواقع سے سب سے زیادہ دور رہے ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ تیز رفتار ڈیجیٹل تبدیلی کے دوران خواتین، دیہی آبادی اور کمزور طبقات کو پیچھے نہ چھوڑا جائے۔

بھارت کی سیمی کنڈکٹر کی مانگ 2030 تک

بڑھ کر 117 بلین ڈالر سے زیادہ ہونے کا امکان

نئی دہلی: 360 ون کیپیٹل کی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کا سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی نظام اگلے تین سے پانچ سالوں میں پروجیکٹ کمیشننگ، کسٹمر کی اہلیت اور پیداوار کے استحکام کے ذریعے آگے بڑھنے کا امکان ہے، جس میں بار بار آنے والے ان پٹس کی لوکلائزیشن اور زیادہ قیمت والی پیکیجنگ متوقع ہے۔ بروکریج نے کہا کہ براہ راست فیب اور او ایس اے ٹی اکنامکس کے زیادہ واضح ہونے سے پہلے تعمیرات، یوٹیلیٹیز، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ، پرزہ جات، انجینئرنگ، آٹومیشن اور آلات کی مدد میں قریب المدت کمائی کے مواقع سامنے آنے کا امکان ہے۔ ہندوستان کی سیمی کنڈکٹر کی مانگ 2025 میں تقریباً 56 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2030 تک 117 بلین ڈالر سے زیادہ ہونے کا امکان ہے، جس کا مطلب تقریباً 16 فیصد سی اے جی آر ہے۔ بروکریج نے کہا کہ انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن کے تحت منظور شدہ بارہ پروجیکٹ 18 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی نمائندگی کرتے ہیں، جب کہ وسیع تر آئی ایس ایم 2.0 ماحولیاتی نظام 35 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ کی اضافی سرمایہ کاری کو متحرک کر سکتا ہے۔ صلاحیت کو ثابت شدہ طلب اور سپلائر کی گہرائی سے پہلے بنایا جا رہا ہے، لہٰذا عمل درآمد اعلانات سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ صارفین کی اہلیت، مسابقتی پیداوار اور پروجیکٹوں کی پیشرفت کے طور پر استعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، اس میں مزید کہا گیا ہے کہ سیمی کنڈکٹر کے مواقع کو طویل افق پر دیکھا جانا چاہیے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ 1-5 سال سے زیادہ ہونا چاہیے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ماحولیاتی نظام کو فعال کرنے والوں جیسے کلین رومز، یوٹیلیٹیز، آلات کی مدد، گیس، کیمیکل، ٹیسٹنگ اور انجینئرنگ کے درمیان قریبی مدت کی قدر کی گرفت مضبوط ہو سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگلا مرحلہ تیزی سے جانچ کرے گا کہ آیا اعلان کردہ صلاحیت تجارتی طور پر قابل عمل پیداوار میں ترجمہ کر سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اہم سوال اب یہ نہیں ہے کہ کیا کارخانے تعمیر کیے جا سکتے ہیں۔ یہ ہے کہ کیا وہ مسابقتی پیداوار حاصل کر سکتے ہیں، عالمی صارفین کے ساتھ اہل ہو سکتے ہیں اور بڑے پیمانے پر کام کر سکتے ہیں۔

CSIR نے پانچ بھارتی زبانوں میں سائنس رسائل کا آغاز کیا

ان رسائل کی خاص بات یہ ہے کہ ان میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) جیسی جدید ٹیکنالوجی کا بھی استعمال کیا جائے گا

نئی دہلی: سائنسی معلومات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ان کی اپنی زبانوں میں پہنچانے کی سمت میں کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (سی ایس آئی آر) نے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے سائنس و ٹیکنالوجی (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے سی ایس آئی آر کے 85 ویں یوم تاسیس کے موقع پر پانچ بھارتی زبانوں میں نئے مقبولِ عام سائنسی رسائل کا آغاز کیا۔ سی ایس آئی آر کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کمیونیکیشن اینڈ پالیسی ریسرچ (سی ایس آئی آر-نسپر) کی جانب سے شروع کیے گئے یہ رسائل تمل، تیلگو، مراٹھی، بنگالی اور آسامی زبانوں میں شائع ہوں گے۔ ان میں آسامی زبان کا وگیان لہر، بنگالی کا وگیان ورتانت، مراٹھی کا وگیان کشتج، تمل کا اریویال اریکیالر اور تیلگو کا وگیان ویلوگو شامل ہیں۔ یہ پہل سی ایس آئی آر-نسپر کی طویل عرصے سے جاری سائنس کمیونیکیشن کی روایت کو مزید وسعت دینے کی کوشش ہے۔ ادارے کے اہم رسائل میں انگریزی کا سائنس رپورٹر، ہندی کا وگیان پرگتی اور اردو کا سائنس کی دنیا شامل ہیں۔ ان رسائل کی خاص بات یہ ہے کہ ان میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) جیسی جدید ٹیکنالوجی کا بھی استعمال کیا جائے گا۔ سی ایس آئی آر-نسپر کے موجودہ سائنسی رسائل کے منتخب مواد کا اے آئی کی مدد سے مختلف بھارتی زبانوں میں ترجمہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد انسانی ماہرین اس مواد کا جائزہ، پروف ریڈنگ، حقائق کی جانچ اور تدوین کریں گے، تاکہ سائنسی معلومات کی درستگی اور زبان کا معیار برقرار رہے۔ رسائل میں ترجمہ شدہ مواد کے ساتھ ساتھ متعلقہ بھارتی زبانوں میں اصل مضامین بھی شائع کیے جائیں گے۔ اس سے علاقائی زبانوں میں سائنسی تحریر کو فروغ ملے گا اور مختلف علاقوں کی سائنسی کامیابیوں، اختراعات اور تکنیکی ترقی کو بھی عوام تک پہنچایا جا سکے گا۔ پروگرام میں سی ایس آئی آر کی ڈائریکٹر جنرل اور ڈی ایس آئی آر کی سکریٹری ڈاکٹر این۔ کلائی سیلوی، سی ایس آئی آر-نسپر کی ڈائریکٹر ڈاکٹر گیتا وانی رئیسم سمیت مختلف رسائل کے مدیران اور ادارتی ٹیم کے ارکان موجود تھے۔

ہندوستان اور ڈنمارک کے تعلقات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے: سفیر

کوپن ہیگن نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ہندوستان کی مستقل رکنیت کی حمایت کی

نئی دہلی: ہندوستان میں ڈنمارک کے سفیر راسموس ابیلڈ گارڈ کرسٹینسن نے جمعہ کو کہا کہ ڈنمارک اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ہندوستان کی مستقل رکنیت کی حمایت کرتا ہے، اور انہوں نے مزید کہا کہ کوپن ہیگن نے اس معاملے پر کئی مواقع پر اپنا موقف واضح کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈنمارک ہندوستان کے کونسل میں شامل ہونے کا منتظر ہے۔ اپنی رہائش گاہ پر ڈنمارک ڈے کی تقریبات کے دوران میڈیا سے بات کرتے ہوئے کرسٹینسن نے کہا، ہم درحقیقت سلامتی کونسل میں ہندوستان کی مستقل رکنیت کی حمایت کرتے ہیں، جس کا اظہار ہم نے کئی مواقع پر بہت واضح طور پر کیا ہے۔ اور یقیناً، اب ہم نے سلامتی کونسل میں گزشتہ 2 سال گزارے ہیں، اور ہم شدت سے منتظر ہیں کہ ہندوستان بھی اس میں شامل ہو۔ کرسٹینسن نے کہا کہ ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا اور دونوں اطراف کے کاروباروں کے لیے مزید مواقع پیدا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ دوطرفہ تعلقات پہلے ہی مضبوط ہیں اور ان میں اضافہ ہو رہا ہے؛ اس وقت ہندوستان میں مینوفیکچرنگ، کیپبلٹی سینٹرز اور مشترکہ تحقیق و ترقی کے شعبوں میں 250 سے زائد ڈینش کمپنیاں موجود ہیں۔ تعلقات مضبوط ہیں اور درحقیقت روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ آج ہندوستان میں ہماری 250 سے زائد ڈینش کمپنیاں موجود ہیں جو مینوفیکچرنگ، کیپبلٹی سینٹرز اور مشترکہ تحقیق و ترقی وغیرہ کے شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔ ڈینش کمپنیاں یہاں ہندوستان میں ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو روزگار فراہم کر رہی ہیں۔ لیکن یقیناً، آزاد تجارتی معاہدہ اس پیش رفت کو مزید تقویت دے گا۔ ہم مزید ڈینش کمپنیوں کو یہاں سرمایہ کاری کے لیے آتے ہوئے دیکھیں گے، لیکن ہم ہندوستانی کمپنیوں کو بھی ڈنمارک کو برآمدات کرنے کے قابل ہوتے ہوئے دیکھیں گے اور اس کے برعکس بھی۔ لہٰذا، یہ دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند صورتحال ہوگی۔ کرسٹینسن نے کہا کہ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان تعلقات مضبوط ہو رہے ہیں، اور ہندوستانی پیشہ ور افراد، طلباء اور ثقافتی اثرات ڈنمارک کے معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ ڈنمارک میں ہندوستانیوں کی بڑھتی ہوئی موجودگی کے بارے میں بات کرتے ہوئے کرسٹینسن نے کہا کہ ہندوستانی شہری کام اور تعلیم کے سلسلے میں اس ملک میں منتقل ہوئے ہیں اور ڈینش معاشرے کا ایک اہم حصہ بن چکے ہیں۔ ہندوستان میں تعینات ڈنمارک کے سفیر راسموس ابیلگارڈ کرسٹنسن نے واضح کیا ہے کہ ہندوستان اور ڈنمارک کے تعلقات میں مسلسل اور روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ (Green Strategic Partnership) کے تحت تعاون کو ایک نئی بلندی ملی ہے، جس کا بنیادی مقصد پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ ہے۔ ڈنمارک گرین ٹیکنالوجی، خاص طور پر سمندری ہوا سے بجلی بنانے، کچرے کی ری سائیکلنگ اور پانی کے تحفظ میں عالمی رہنما ہے۔ یہ کمپنیاں برقی گاڑیوں (EVs)، طبی آلات، اور پائیدار توانائی کے شعبوں میں ہندوستان کے اہداف کو پورا کرنے کے لیے تعاون کر رہی ہیں۔

دفاعی ماہر انیل گور نے دہشت گردی سے متعلق

پاکستانی صحافی کو جے شنکر کے جواب کی حمایت کی

جموں: دفاعی ماہر اور ریٹائرڈ کیپٹن انیل گور نے دہشت گردی سے متعلق سوال کرنے والے پاکستانی صحافی کو وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے جواب کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ''عالمی فورم پر جھوٹ پھیلاتا ہے۔'' گور نے جمعہ کو اے این آئی سے بات کرتے ہوئے کہا، ''دیکھیے پاکستان عالمی فورم پر کس طرح جھوٹ پھیلاتا ہے۔ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے اقوام متحدہ میں خود اعتراف کیا تھا کہ انہیں اپنے دہشت گردوں پر قابو پانا پڑا، ورنہ دہشت گردی پوری دنیا میں پھیل جاتی۔ اس کے باوجود ان کے صحافیوں میں یہ سوال پوچھنے کی جرات ہے کہ ہم اپنے دہشت گردوں پر کب قابو پا رہے ہیں۔'' انہوں نے پاکستان میں دہشت گرد کیمپوں پر ہندوستانی کارروائی کے دوران مارے گئے دہشت گردوں کی نماز جنازہ اور دیگر رسومات میں پاکستانی حکام کی شرکت پر بھی سوال اٹھایا۔ گور نے کہا، ''جب ہندوستان نے پاکستان میں موجود تمام دہشت گرد کیمپوں کو نشانہ بنایا تو وہاں کون کون موجود تھا؟ ان ہلاک ہونے والے دہشت گردوں اور ان کے اہل خانہ کی نماز جنازہ میں کون شریک ہوا؟ سینئر فوجی افسر اور سینئر سیاست دان۔ ان میں اتنی ہمت نہیں کہ اپنے فیلڈ مارشل منیر یا اپنے وزیر اعظم شہباز شریف سے پوچھ سکیں کہ انہوں نے اقوام متحدہ میں کیا کہا تھا۔'' گور نے پاکستانی صحافی کو دیے گئے جے شنکر کے جواب کی بھی حمایت کی اور کہا کہ وزیر خارجہ نے سوال کا مناسب جواب دیا۔ انہوں نے کہا، ''ہمارے وزیر خارجہ نے یہ کہہ کر درست جواب دیا کہ ایک دہشت گرد ملک کو ہم سے اس طرح کے سوال پوچھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔'' یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب جمعہ کو جے شنکر نے ایک پاکستانی صحافی کی جانب سے دہشت گردی سے متعلق سوال کے ذریعے انہیں زچ کرنے کی کوشش کا سخت جواب دیا تھا۔ جے شنکر نے پاکستانی صحافی کو جواب دیتے ہوئے کہا، ''ایک دہشت گرد ملک مجھ سے یہ سوال پوچھ رہا ہے۔'' یہ ایک مختصر پریس بریفنگ تھی، جس میں پہلے ہی واضح کر دیا گیا تھا کہ وزرا صرف اپنے بیانات دیں گے۔ تاہم پروگرام کے اختتام کے قریب پاکستانی صحافی نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے دہشت گردی سے متعلق ایک سوال کیا۔ جے شنکر لائبیریا کی وزیر خارجہ سارا بیسولو نیانتی کے ساتھ جہاز رانی اور ملاحوں کی حفاظت وسلامتی سے متعلق ''گروپ آف فرینڈز'' کی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر خارجہ اس وقت نیویارک میں ہیں، جہاں وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے اعلیٰ سطحی ہفتے میں ہندوستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ اس دوران ہندوستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف کی تقریر پر اپنے حقِ جواب کا بھی استعمال کیا۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل مشن کی فرسٹ سکریٹری پیتل گہلوت نے جمعہ کو مقامی وقت کے مطابق خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی جانب سے سرحد پار دہشت گردی کے نتائج سے خبردار کیا اور ہندوستان اور جموں وکشمیر سے متعلق اسلام آباد کے بیانات کو سختی سے مسترد کر دیا۔ جے شنکر ہفتہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کریں گے۔ اپنے دورے کے دوران وہ مختلف کثیر ملکی اور دوطرفہ اجلاسوں میں بھی شرکت کر رہے ہیں۔ ہندوستان مسلسل پاکستان سے سرحد پار دہشت گردی کے خلاف ''قابلِ اعتبار کارروائی'' کرنے کا مطالبہ کرتا رہا ہے۔ 22 اپریل 2025 کو پہلگام میں دہشت گردانہ حملے میں 26 شہریوں کی ہلاکت کے بعد ہندوستان نے آپریشن سندور کیا تھا۔ دفاعی ماہر انیل گور نے بھارتی وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کے اس بیان کی بھرپور حمایت کی ہے جس میں انہوں نے اقوام متحدہ (UN) میں ایک پاکستانی صحافی کو کرارا جواب دیا تھا۔

اقوام متحدہ میں ہندوستان کا پاکستان کو سخت جواب

دہشت گردی کے نتائج سے خبردار کیا

نیویارک: ہندوستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کی تقریر پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے پاکستان پر دہشت گردی کی سرپرستی کا الزام عائد کیا اور خبردار کیا کہ ہندوستان کے خلاف دہشت گردی کی ہر کارروائی کے نتائج ہوں گے۔ ہندوستان نے اپنے حقِ جواب کا استعمال کرتے ہوئے شہباز شریف کی تقریر کو ''منافقانہ نصیحتوں'' سے تعبیر کیا اور کہا کہ پاکستان نے ایک بار پھر اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم کو ہندوستان کے خلاف الزامات اور دہشت گردی سے توجہ ہٹانے کے لیے استعمال کیا ہے۔ ہندوستانی نمائندے نے مئی 2025 کے فوجی تصادم سے متعلق پاکستان کے دعوؤں کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی کارروائیوں نے پاکستان میں دہشت گردی سے منسلک ٹھکانوں کو نشانہ بنایا تھا۔ ہندوستان کے مطابق پاکستان نے 10 مئی کو براہ راست رابطہ کر کے فوجی کارروائی روکنے کی درخواست کی تھی۔ ہندوستان نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کی جانب سے دہشت گردوں کو پناہ اور حمایت فراہم کرنے کا معاملہ طویل عرصے سے عالمی تشویش کا موضوع رہا ہے۔ ہندوستانی نمائندے نے واضح کیا کہ سرحد پار دہشت گردی کو کسی بھی سیاسی بیان بازی کے ذریعے جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کشمیر کے معاملے پر ہندوستان نے اپنا مؤقف دہراتے ہوئے کہا کہ جموں وکشمیر ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے اور پاکستان کو ہندوستان کے اندرونی معاملات پر تبصرہ کرنے کے بجائے دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ ہندوستان نے خبردار کیا کہ پاکستان سے ہونے والی دہشت گردی کو مستقبل میں بھی سخت جواب دیا جائے گا اور دہشت گردی کے ذمہ داروں اور ان کے معاونین کو جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کی تقریر پر ہندوستان نے سخت ترین ردعمل ظاہر کرتے ہوئے پاکستان کو کرارا جواب دیا ہے اور دہشت گردی کے سنگین نتائج سے خبردار کیا ہے۔ نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں ہندوستان کے مستقل مشن کی فرسٹ سکریٹری پائل گہلوت نے رائٹ ٹو ریپلائی (جواب دینے کے حق) کا استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے الزامات اور دوہرے رویے کو بے نقاب کیا۔ ہندوستان نے پاکستانی قیادت کے بیانات کو ''منافقانہ نصیحتیں'' قرار دیا اور کہا کہ بار بار جھوٹ دہرانے سے وہ سچ میں تبدیل نہیں ہو جاتا۔ پائل گہلوت نے واضح الفاظ میں خبردار کیا کہ پاکستان کی جانب سے کی جانے والی سرحد پار دہشت گردی کے سخت نتائج برآمد ہوں گے اور ہندوستان اس کا منہ توڑ جواب دینے کا پختہ عزم رکھتا ہے۔ ہندوستان نے پاکستان کے داغدار ریکارڈ کی یاد دہانی کرواتے ہوئے کہا کہ دنیا کے سب سے بڑے دہشت گردانہ حملے (9/11) کا ماسٹر مائنڈ اسامہ بن لادن پاکستان کے شہر ایبٹ آباد میں پناہ گزین پایا گیا تھا۔

بھارت نے اقوامِ متحدہ میں عالمی وبائی امراض سے نمٹنے کے لیے

تیاری اور ردِعمل کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی: 25 ستمبر کو نیویارک میں منعقدہ اقوام متحدہ کے ''وبائی امراض کی روک تھام، تیاری اور ردِعمل'' کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں بھارت کی نمائندگی کرتے ہوئے مرکزی سکریٹری صحت پونیا سلیلا سری واستو نے بین الاقوامی تعاون کے ذریعے عالمی صحت کے تحفظ کو مضبوط بنانے کے ملک کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے اس ضرورت پر زور دیا کہ کووڈ-19 وبا سے حاصل ہونے والے اسباق کو مسلسل سرمایہ کاری، ادارہ جاتی صلاحیت اور مضبوط و لچک دار صحت کے نظام میں ڈھالا جائے۔ اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ سری واستو نے وبائی امراض کی روک تھام اور ان سے نمٹنے کے لیے حکومت اور معاشرے کے مختلف شعبوں پر مشتمل بھارت کے مربوط طریقۂ کار کی وضاحت کی، جس میں ممکنہ صحت کی ہنگامی صورتِ حال کی ایک وسیع رینج شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں تجربہ گاہوں کے نیٹ ورک، ہنگامی حالات میں باہمی رابطے اور تال میل، طبی افرادی قوت، ضروری طبی ذخائر اور مریضوں کے علاج کی صلاحیت کو وسعت دینے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ صحت سے متعلق ہنگامی حالات سے مؤثر طور پر نمٹنے کے لیے نظام پوری طرح تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام کوششوں کی بنیاد قومی صحت کے نظام، ترقیاتی منصوبوں اور ملکی مالی وسائل پر ہونی چاہیے، جبکہ بین الاقوامی تعاون قومی ذمہ داری کو مزید تقویت پہنچانے کا ذریعہ بنے۔ کووڈ-19 کے دوران بھارت کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے محترمہ سری واستو نے زور دیا کہ ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے کو عالمی عوامی مفاد کی ایک مشترکہ سہولت کے طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وبا کے دوران نگرانی، ویکسین کاری، خطرات سے متعلق معلومات کی ترسیل، رسد کے نظام اور صحت کی خدمات کے تسلسل کو برقرار رکھنے میں ڈیجیٹل ذرائع نے اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے یکجہتی اور ضروری طبی مصنوعات تک منصفانہ رسائی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ کووڈ-19 وبا کے دوران بھارت نے تقریباً 100 ممالک اور اقوام متحدہ کے 2 اداروں کو 300 ملین ویکسین کی خوراکیں فراہم کیں، جبکہ 150 سے زائد ممالک کو طبی امداد بھی فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام ''ایک زمین، ایک صحت'' کے اصول اور عالمی جنوب کے تئیں بھارت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ بھارت نے اقوام متحدہ (UN) کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں عالمی وبائی امراض سے نمٹنے، ان کی روک تھام اور ردِعمل کی صلاحیت کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ نیویارک میں منعقدہ اس اہم اجلاس میں بھارت کی نمائندگی مرکزی سکریٹری صحت پُنیا سلیلا شریواستو نے کی۔ عالمی برادری کے سامنے بھارت کی ہیلتھ ڈپلومیسی (صحت کے شعبے میں تعاون) کی مثال پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ کووڈ-19 کی وبا کے دوران بھارت نے دنیا بھر کے تقریباً 100 ممالک کو 300 ملین (30 کروڑ) سے زائد ویکسین کی خوراکیں فراہم کیں اور 150 سے زیادہ ممالک کو طبی امداد بھیجی۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے AI کے حفاظتی خطرات کو اجاگر کیا

محفوظ اور قابل بھروسہ اختراع کا مطالبہ کیا

جنیوا: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ کو کہا کہ بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لیے نئے خطرات کو روکنے کے لیے حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو بھی تیار کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے میری ٹائم ڈومین میں مصنوعی ذہانت کے ممکنہ اور سیکورٹی چیلنجز دونوں پر روشنی ڈالی، جے شنکر نیویارک میں یونانی وزیر خارجہ جارج جیراپیٹریٹس کے ساتھ بین الاقوامی امن اور سلامتی کے تناظر میں AI، میری ٹائم سیکورٹی پر زور کے موضوع پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک پروگرام کی شریک صدارت کر رہے تھے۔ وزیر نے کہا کہ AI سمندری کارروائیوں کے کئی شعبوں کو مضبوط بنا سکتا ہے، بشمول پانی کی نگرانی، تلاش اور بچاؤ، آفات سے نمٹنے اور مشتبہ سرگرمیوں کا پتہ لگانا۔ یہ بندرگاہوں اور دیگر اہم بنیادی ڈھانچے کی لچک کو بھی بہتر بنا سکتا ہے۔ جے شنکر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ''اے آئی سمندری ڈومین کے بارے میں آگاہی، تلاش اور بچاؤ، تباہی کے ردعمل، مشکوک سرگرمیوں کی شناخت اور بندرگاہوں اور اہم انفراسٹرکچر کی لچک کو بڑھا سکتا ہے۔ انہوں نے ٹیکنالوجی سے وابستہ حفاظتی خطرات کا بھی خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ AI جدید ترین جاسوسی، خطرات کی نقشہ سازی اور جہازوں، مواصلاتی نیٹ ورکس اور زیر سمندر انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانے والے سائبر آپریشنز کی سہولت فراہم کر سکتا ہے۔ بحری نظام کی بڑھتی ہوئی خودمختاری اضافی چیلنجز پیدا کر سکتی ہے، خاص طور پر جب کسی عمل کی ذمہ داری قائم کرنا مشکل ہو جائے۔ جے شنکر نے کہا، ''بحری نظام میں خودمختاری میں اضافہ انتساب، جوابدہی اور اضافے کے سوالات کو جنم دیتا ہے، جبکہ فیصلہ سازی کے وقت کو بھی کم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی قوانین کو میری ٹائم سیکٹر میں اے آئی کے استعمال کی رہنمائی جاری رکھنی چاہیے، اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون بشمول سمندری قانون، ریاستی طرز عمل کے لیے باقی کلیدی فریم ورک۔ جے شنکر نے زیادہ شفافیت، اعتماد سازی کے اقدامات، صلاحیت کی ترقی، تکنیکی تعاون اور ممالک کے درمیان بہترین طریقوں کے اشتراک پر بھی زور دیا۔ انہوں نے نئی دہلی اعلامیہ پر روشنی ڈالی، جس میں AI وسائل تک وسیع اور زیادہ جمہوری رسائی، محفوظ اور قابل اعتماد AI نظام کی ترقی، انسانی صلاحیتوں میں سرمایہ کاری اور اقتصادی ترقی اور سماجی بہبود کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال پر زور دیا گیا ہے۔

عالمی سطح پر ہندوستان کی ترقی کے امکانات سب سے مضبوط

74 فیصد ماہرین اقتصادیات پُر امید

نئی دہلی: عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے درمیان ہندوستان دنیا کی سب سے مضبوط ترقی کی توقع رکھنے والی معیشت کے طور پر سامنے آیا ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم کے ستمبر 2026 کے چیف اکنامسٹس آؤٹ لک کے مطابق 74 فیصد ماہرین اقتصادیات کو توقع ہے کہ آئندہ 12 ماہ کے دوران ہندوستان کی معاشی ترقی مضبوط یا انتہائی مضبوط رہے گی۔ یہ شرح مئی میں 52 فیصد تھی، جس سے ہندوستانی معیشت کے بارے میں بڑھتے ہوئے اعتماد کا اظہار ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر 98 فیصد ماہرین نے ہندوستان میں کم از کم معتدل یا اس سے بہتر اقتصادی ترقی کی توقع ظاہر کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستان کی 2026-27 کی شرح نمو کی پیش گوئی بھی بڑھا کر 6.7 فیصد کر دی گئی ہے۔ مضبوط گھریلو طلب کو ہندوستانی معیشت کی اہم طاقت قرار دیا گیا ہے، اگرچہ توانائی کی بلند قیمتیں اب بھی ایک چیلنج ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا بھی مضبوط پوزیشن میں ہے، جہاں 73 فیصد ماہرین نے مضبوط یا انتہائی مضبوط ترقی کی توقع ظاہر کی۔ اس کے برعکس چین کے بارے میں 31 فیصد ماہرین نے کمزور ترقی کا امکان ظاہر کیا، جبکہ یورپ کے لیے 61 فیصد ماہرین نے کمزور یا انتہائی کمزور نمو کی پیش گوئی کی۔ عالمی اقتصادی صورتحال کے بارے میں بھی اعتماد میں بہتری آئی ہے۔ اب صرف 45 فیصد ماہرین کو آئندہ سال عالمی حالات خراب ہونے کا خدشہ ہے، جبکہ مئی میں یہ تعداد 89 فیصد تھی۔ تاہم جغرافیائی سیاسی تنازعات عالمی معیشت کے لیے سب سے بڑا خطرہ برقرار ہیں، جنہیں 97 فیصد ماہرین نے اقتصادی غیر یقینی صورتحال کی اہم وجہ قرار دیا ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم (WEF) کے ستمبر 2026 کے چیف اکنامسٹس آؤٹ لک (Chief Economists' Outlook) کے مطابق، عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے باوجود عالمی سطح پر ہندوستان کی معاشی ترقی کے امکانات سب سے زیادہ مضبوط ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، سروے میں شامل 74 فیصد ماہرین اقتصادیات کا ماننا ہے کہ اگلے 12 ماہ کے دوران ہندوستان میں انتہائی مضبوط معاشی ترقی دیکھنے کو ملے گی۔ موجودہ مالی سال کی شروعات میں ہندوستان کے مینوفیکچرنگ سیکٹر میں 2.9 فیصد اور فنانشل سروسز میں 12.1 فیصد کی شاندار نمو ریکارڈ کی گئی ہے۔

بھارت اور فرانس نے جوہری توانائی تعاون تیز کیا

ای ڈی ایف کے EPR ری ایکٹرز پر بات چیت

نئی دہلی: بھارت اور فرانس نے جوہری توانائی کے شعبے میں تعاون مزید مضبوط کرنے کی جانب پیش رفت کرتے ہوئے بھارت میں فرانسیسی ای پی آر جوہری ری ایکٹر ٹیکنالوجی کی ممکنہ تنصیب، مقامی سپلائی چین اور توانائی ذخیرہ کرنے کے منصوبوں پر تفصیلی بات چیت کی ہے۔ نئی دہلی میں بھارت کے پاور سکریٹری پنکج اگروال اور فرانسیسی توانائی کمپنی ای ڈی ایف کے چیئرمین وسی ای او برنارڈ فونٹانا کے درمیان ملاقات میں مجوزہ ای پی آر ری ایکٹرز کی تنصیب کا جائزہ لیا گیا۔ بات چیت میں بھارتی وزارت خارجہ، سینٹرل الیکٹریسٹی اتھارٹی، این ٹی پی سی اور این پی سی آئی ایل کے حکام بھی شریک ہوئے۔ ای ڈی ایف نے بھارت میں بڑے پیمانے پر مقامی مینوفیکچرنگ اور سپلائی چین قائم کرنے کی کوششوں سے آگاہ کیا۔ کمپنی کے مطابق متعدد جوہری ری ایکٹرز پر مشتمل بڑا پروگرام بھارتی صنعت کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مقامی سپلائرز کو طویل مدتی مواقع اور بڑے پیمانے پر پیداوار کے فوائد فراہم کر سکتا ہے۔ ملاقات میں بھارت کے جوہری شعبے کے لیے نئے ریگولیٹری فریم ورک پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ مجوزہ شانتی قواعد کے تحت لائسنسنگ کے عمل کو زیادہ منظم اور مقررہ مدت میں مکمل کرنے کے ساتھ نجی اور غیر ملکی شراکت داروں کی شرکت کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ فرانس کے ساتھ جوہری تعاون کا ایک اہم مرکز مہاراشٹر کا مجوزہ جیتاپور نیوکلیئر پاور پروجیکٹ ہے، جہاں چھ ای پی آر ری ایکٹرز لگانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ یہ منصوبہ بھارت کی جوہری بجلی کی صلاحیت میں بڑے پیمانے پر اضافہ کر سکتا ہے۔ دونوں ممالک نے پمپڈ ہائیڈرو اسٹوریج کے شعبے میں تعاون اور مجوزہ این ٹی پی سی۔ ای ڈی ایف مشترکہ منصوبے پر بھی بات چیت کی۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب بھارت 2047 تک اپنی جوہری بجلی کی صلاحیت کو 100 گیگاواٹ تک پہنچانے کے ہدف پر کام کر رہا ہے۔

ہندوستان مالدیپ آزاد تجارتی معاہدے پر مذاکرات میں مسلسل پیش رفت

مالے: ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان مجوزہ آزاد تجارتی معاہدے پر مذاکرات مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں، دونوں ممالک کی تکنیکی ٹیمیں مارکیٹ تک رسائی بڑھانے اور دوطرفہ اقتصادی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ مجوزہ انڈیا مالدیپ فری ٹریڈ ایگریمنٹ (IMFTA) کا بنیادی مقصد تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنا، دوطرفہ سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا اور دونوں ممالک کے کاروباری اداروں کے لیے نئے مواقع کھولنا ہے۔ معاہدے پر رسمی مذاکرات کا پہلا دور 29 جون سے 7 جولائی تک منعقد ہوا، جس میں آٹھ مختلف شعبوں پر آٹھ تکنیکی اجلاس ہوئے۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے وزرائے تجارت نے مذاکرات میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ ہندوستان اس وقت مالدیپ کا دوسرا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ 2025-26 کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تجارت 771.76 ملین ڈالر رہی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 13.54 فیصد زیادہ ہے۔ اس دوران ہندوستان کی مالدیپ کو برآمدات 458.71 ملین ڈالر جبکہ مالدیپ کی ہندوستان کو برآمدات تقریباً 313 ملین ڈالر رہیں۔ مالدیپ حکومت کا ہدف رواں سال کے اختتام تک آزاد تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان UPI ادائیگی نظام متعارف کرانے اور دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدے کو مکمل کرنے پر بھی کام جاری ہے۔ مجوزہ آزاد تجارتی معاہدے سے مالدیپ کے ڈیجیٹل مصنوعات، سافٹ ویئر، ماہی گیری اور تخلیقی معیشت کے شعبوں کو ہندوستان کی بڑی مارکیٹ تک بہتر رسائی ملنے کی توقع ہے۔ آزاد تجارتی معاہدے پر آگے بڑھنے کا فیصلہ 2024 میں مالدیپ کے صدر محمد معیزو کے ہندوستان کے سرکاری دورے کے دوران کیا گیا تھا، جبکہ معاہدے کے لیے شرائط وضوابط پر رواں سال مارچ میں دستخط کیے گئے۔

بھارت کا سیمی کنڈکٹر اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم

ٹیپ آؤٹ سے کمرشلائزیشن کی جانب بڑھ رہا ہے: رپورٹ

نئی دہلی: بھارت کا سیمی کنڈکٹر اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم اب صرف چپ ڈیزائن اور پروٹو ٹائپ تک محدود نہیں رہا بلکہ ورکنگ سلیکون، صارفین کے ساتھ شراکت داری اور ابتدائی کمرشلائزیشن کی جانب تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ سیمی کون انڈیا 2026 میں متعدد بھارتی اسٹارٹ اپس نے مصنوعی ذہانت، نگرانی، اسمارٹ میٹرنگ، نیٹ ورکنگ، آٹوموٹیو، ڈرونز، موٹر کنٹرول اور سینسنگ سمیت مختلف شعبوں کے لیے مقامی طور پر تیار کردہ چپس اور ٹیکنالوجی پیش کی۔ حکومت کے سیمی کون 2.0 پروگرام کا ہدف کم از کم 200 چپ ڈیزائن کمپنیوں کی مدد کرنا ہے۔ اب تک 105 سے زیادہ چپ ڈیزائن اسٹارٹ اپس کو جدید الیکٹرانک ڈیزائن آٹومیشن ٹولز تک رسائی مل چکی ہے، جبکہ 20 کمپنیوں نے وینچر کیپیٹل فنڈنگ بھی حاصل کی ہے۔ اس شعبے میں ''ٹیپ آؤٹ'' اب منزل کے بجائے اگلے مرحلے کی شروعات سمجھا جا رہا ہے، جس کے بعد چپ کی تیاری، معیار کی جانچ، صارفین کی منظوری اور بڑے پیمانے پر پیداوار جیسے مراحل آتے ہیں۔ اسٹارٹ اپس کو سرمایہ کاروں سے جوڑنے کے لیے خصوصی پلیٹ فارم بھی قائم کیا گیا، جہاں 100 سے زیادہ درخواست دہندگان میں سے منتخب 10 کمپنیوں نے 20 سے زیادہ وینچر کیپیٹل سرمایہ کاروں کے سامنے اپنے منصوبے پیش کیے۔ بھارت کی کوشش اب مقامی سطح پر ڈیزائن کردہ چپس کو عملی مصنوعات میں شامل کر کے بڑے پیمانے پر ہندوستانی اور عالمی منڈیوں تک پہنچانے کی ہے۔ سیمی کون 2.0 کے لیے 1.275 لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جس میں ڈیزائن، فاؤنڈریز، جدید پیکیجنگ، تحقیق، آلات ومواد اور ہنر مند افرادی قوت پر توجہ دی جائے گی۔

ٹویوٹا کی سپلائر کمپنی ٹویوڈا گوسی ہندوستان میں نیا آٹو پارٹس پلانٹ لگائے گی

ممبئی: جاپانی آٹو پارٹس کمپنی ٹویوڈا گوسی نے ہندوستان کی تیزی سے بڑھتی آٹوموبائل مارکیٹ میں اپنی موجودگی مزید مضبوط کرنے کے لیے مہاراشٹر کے بڈکن صنعتی علاقے میں نیا مینوفیکچرنگ پلانٹ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ نئے پلانٹ پر تقریباً 5.76 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی اور یہاں گاڑیوں کے بمپر، انسٹرومنٹ پینل، ایئر بیگز، اسٹیئرنگ وہیل اور دیگر آٹو پارٹس تیار کیے جائیں گے۔ پلانٹ میں پیداوار 2029 کی پہلی ششماہی میں شروع ہونے کی توقع ہے۔ تقریباً 78,400 مربع میٹر رقبے پر قائم ہونے والی اس سہولت میں جدید الیکٹرک انجیکشن مولڈنگ مشینیں، خودکار گاڑیاں، جدید پروڈکشن مینجمنٹ سسٹم اور سولر پینلز نصب کیے جائیں گے۔ کمپنی کے مطابق 2030 تک یہاں تقریباً 570 افراد کو روزگار ملنے کی توقع ہے۔ یہ ہندوستان میں ٹویوڈا گوسی کا آٹھواں مرکز ہوگا۔ کمپنی نے ہندوستان کو اپنی اہم ترین ترقی پذیر مارکیٹوں میں شمار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کمپیکٹ گاڑیوں کے ساتھ ساتھ ملک میں SUVs کی بڑھتی ہوئی مقبولیت آٹو پارٹس کی طلب میں اضافہ کر رہی ہے۔ یہ پلانٹ اسی بڈکن صنعتی علاقے میں قائم کیا جا رہا ہے جہاں ٹویوٹا بھی اپنا نیا گاڑیوں کا پلانٹ لگا رہی ہے۔ ٹویوٹا کا نیا پلانٹ بھی 2029 میں پیداوار شروع کرے گا۔

ہندوستان اور خلیج تعاون کونسل نے مشترکہ ایکشن پلان کا جائزہ لیا

متحدہ عرب امارات، قطر، عمان اور کویت کے وزرا اور اعلیٰ حکام بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔

نیویارک: ہندوستان اور خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) نے جمعہ کو نیویارک میں منعقدہ ہندوستان۔جی سی سی ٹرائیکا وزارتی اجلاس کے دوران اپنے مشترکہ ایکشن پلان پر عمل درآمد کا جائزہ لیا اور مغربی ایشیا کی صورت حال سمیت علاقائی وعالمی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے بین الاقوامی آبی راستوں میں تجارتی بحری جہازوں کو درپیش چیلنجز پر بھی بات کی۔ وزارت خارجہ کے مطابق وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے 25 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے موقع پر منعقدہ اس اجلاس میں ہندوستانی وفد کی قیادت کی۔ جی سی سی کی جانب سے ٹرائیکا سطح پر بحرین کے وزیر خارجہ عبداللطیف بن راشد الزیانی، جی سی سی کے سکریٹری جنرل جاسم محمد البدیوئی اور سعودی وزیر مملکت برائے خارجہ امور عادل الجبیر نے شرکت کی۔ متحدہ عرب امارات، قطر، عمان اور کویت کے وزرا اور اعلیٰ حکام بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ رہنماؤں نے 9 ستمبر 2024 کو ریاض میں منعقدہ پہلے ہندوستان۔جی سی سی مشترکہ وزارتی اجلاس برائے اسٹریٹجک ڈائیلاگ میں حاصل ہونے والی پیش رفت کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ ہندوستان اور جی سی سی ممالک کے درمیان ''تاریخی طور پر قریبی اور دوستانہ تعلقات'' ہیں، جن کی بنیاد مضبوط تجارتی روابط اور عوامی سطح پر مستحکم تعلقات پر ہے۔ تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، صحت، ٹیکنالوجی اور ثقافتی تبادلوں سمیت مختلف شعبوں میں بھی یہ تعلقات مزید گہرے ہوئے ہیں۔ وزارت کے مطابق مالی سال 2025-26 میں ہندوستان اور جی سی سی کے درمیان مجموعی تجارت 178.66 ارب ڈالر رہی۔ اجلاس میں ہندوستان۔جی سی سی مشترکہ ایکشن پلان 2024-2028 پر عمل درآمد کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اس منصوبے میں سیاسی مذاکرات، سلامتی، تجارت و سرمایہ کاری، زراعت و غذائی تحفظ، ٹرانسپورٹ، توانائی، صحت، ثقافت اور تعلیم سمیت مختلف شعبوں میں مشترکہ سرگرمیوں کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق رہنماؤں نے کہا کہ مشترکہ ایکشن پلان میں شامل مختلف شعبے ہندوستان اور جی سی سی ممالک کے درمیان تعلقات کی وسعت اور گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے ان شعبوں میں تعاون کو آگے بڑھانے میں ہونے والی مسلسل پیش رفت کو بھی سراہا۔ رہنماؤں نے ہندوستان۔جی سی سی آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے مذاکرات شروع ہونے کا بھی خیر مقدم کیا۔ ان مذاکرات کے لیے شرائط کار فروری 2026 میں طے کی گئی تھیں۔ دونوں فریقوں نے کہا کہ ایف ٹی اے پر دستخط کے بعد ہندوستان اور جی سی سی کے درمیان تجارت کی مکمل صلاحیت کو بروئے کار لانے میں مدد ملے گی۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

رونالڈو کے بغیر۳/ہزار،کھیلنے پر ۵۵/ہزار شائقین آئے

پرتگال کے نئے ہیڈکوچ جارج جیسس نے کرسٹیانو رونالڈو کی عالمی مقبولیت اور پرتگال کی قومی ٹیم پران کے اثرو رسوخ کی ایک دلچسپ مثال پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہانگ کانگ میں ایک میچ کے دوران رونالڈو کے نہ کھیلنے پر صرف تقریباً ۳/ہزار شائقین اسٹیڈیم پہنچے تھے۔ جب پرتگالی اسٹار میدان میں اترا تو اسی گنجائش والے اسٹیڈیم میں ۵۵/ہزار تماشائی موجود تھے۔ پرتگال کے نئے ہیڈکوچ جارج جیسس نے کرسٹیانو رونالڈو کی عالمی

مقبولیت اور پرتگال کی قومی ٹیم پران کے اثرورسوخ کی ایک دلچسپ مثال پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہانگ کانگ میں ایک میچ کے دوران رونالڈو کے نہ کھیلنے پر صرف تقریباً ۳/ہزار شائقین اسٹیڈیم پہنچے تھے۔جب پرتگالی اسٹار میدان میں اترا تو اسی گنجائش والے اسٹیڈیم میں ۵۵/ہزار تماشائی موجود تھے۔جیسس نے یہ مثال اس وقت دی جب ان سے رونالڈو کی قومی ٹیم میں اہمیت اور مستقبل کے بارے میں سوال کیا گیا۔جارج جیسس نے کہا کہ کرسٹیانو رونالڈو پرتگال اور قومی ٹیم کی علامت ہیں،تاہم صرف ان کی شہرت یا ماضی کا ریکارڈ کسی میچ میں ان کی جگہ کی ضمانت نہیں دیتا۔ جیسس نے واضح کیا کہ کھلاڑی کی موجودہ کارکردگی کو انتخاب میں اہمیت دی جائے گی۔ان کے مطابق،اگر رونالڈو اچھی کارکردگی دکھاتے ہیں تو وہ کھیلیں گے اور اگر کارکردگی توقع کے مطابق نہ ہو تو انہیں باہر بھی رکھا جاسکتا ہے۔جیسس کی جانب سے ہانگ کانگ کے میچوں کی مثال اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ رونالڈو کی مقبولیت صرف پرتگال تک محدود نہیں ہے۔انہوں نے بتایا کہ ۵۵/ہزار نشستوں والے اسٹیڈیم میں رونالڈو کی عدم موجودگی میں صرف ۳/ہزار افراد کا آنا اور ان کی شرکت والے میچ میں اسٹیڈیم کا مکمل بھر جانا ان کی عالمی کشش کا واضح فرق تھا۔جیسس رونالڈو کے ساتھ سعودی کلب النصر میں ایک سیزن کام کرچکے ہیں،اس لیے وہ کھلاڑی کی میدان کے اندر اور باہر مقبولیت سے براہ راست واقف ہیں۔ جارج جیسس نے تصدیق کی کہ رونالڈو ویلز کے خلاف پرتگال کے یوئیفا نیشنز لیگ کے افتتاحی میچ میں ابتدائی الیون کا حصہ ہوں گے۔ یہ مقابلہ لزبن کے ایسٹیڈیو جوزے آلویلادے میں کھیلا جاتا ہے۔تاہم جیسس نے یہ بھی اشارہ دیا کہ رونالڈو پورے ۹۰/منٹ کھیلیں گے یا نہیں،اس کا فیصلہ میچ کی صورتحال اور ان کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ جیسس نے قدرے مزاحیہ انداز میں کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ رونالڈو میچ میں ایک یا دو گول کردیں اور اس کے بعد وہ انہیں فوراً میدان سے باہر بلالیں۔

خواتین کے بعد مردوں کی کبڈی ٹیم نے بھی جیتا طلائی تمغہ

1990 سے 2026 تک کھیلے گئے ایشین گیمز کے 10 ایونٹس میں ہندوستان کی مردوں کی کبڈی ٹیم نے 9 بار طلائی تمغہ اپنے نام کیا ہے،۲۰۱۸ء میں ٹیم طلائی تمغہ نہیں جیت پائی تھی۔

1990 سے 2026 تک کھیلے گئے ایشین گیمز کے 10 ایونٹس میں ہندوستان کی مردوں کی کبڈی ٹیم نے 9 بار طلائی تمغہ اپنے نام کیا ہے۔صرف 2018 میں ٹیم طلائی تمغہ نہیں جیت پائی تھی۔ ہفتہ (26 ستمبر) کو ایشین گیمز 2026 میں ہندوستان کو کبڈی میں دوسرا طلائی تمغہ حاصل ہوا۔ مردوں کی کبڈی ٹیم نے فائنل میں ایران کو 40-34 سے شکست دے کر کمال کردیا۔ پہلے ہاف میں ایران نے برتری حاصل کرلی تھی۔ پھر دوسرے ہاف میں ہندوستانی ٹیم کی طرف سے شاندار واپسی دیکھنے کو ملی۔ ایک وقت پر ہندوستان ایران کو آل آؤٹ بھی کردیا تھا۔اس کے بعد ٹیم نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔اس سے قبل خواتین کی کبڈی ٹیم نے بھی ایران کو 37-34 سے شکست دے کر طلائی تمغہ حاصل کیا تھا۔ پہلے ہاف یعنی شروعاتی 20 منٹ میں ایران نے 18-17 کی برتری حاصل کرلی تھی۔لیکن دوسرے ہاف میں ہندوستانی ٹیم نے 23-16 کا اسکور کرکے مقابلہ اپنے نام کرلیا۔ آخری ہاف میں آل آؤٹ ہونے کے بعد ایران کی ٹیم دباؤ میں نظر آئی۔ ہندوستان اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔اس ہاف میں ہندوستان کی طرف سے شاندار دفاع دیکھنے کو ملا۔ 1990 سے 2026 تک کھیلے گئے ایشین گیمز کے 10 ایونٹس میں ہندوستان کی مردوں کی کبڈی ٹیم نے 9 بار طلائی تمغہ اپنے نام کیا ہے۔ صرف 2018 میں مردوں کی کبڈی ٹیم طلائی تمغہ نہیں جیت پائی تھی۔ واضح رہے کہ ایشین گیمز 2026 میں مجموعی طور پر ہندوستان نے اب تک 4 طلائی تمغہ اپنے نام کرلیا۔سب سے پہلا طلائی تمغہ خواتین کرکٹ ٹیم نے جیتا تھا،اس کے بعد شوٹنگ کی مکسڈ ٹیم اور کبڈی کی خواتین ومردوں کی ٹیم نے طلائی تمغہ اپنے نام کیا۔ مردوں کی کبڈی ٹیم کے مقابلہ سے قبل ہندوستان کی خواتین کی کبڈی ٹیم نے آج ہی فائنل میں ایران کو 37-34 سے شکست دے کر طلائی تمغہ جیتا تھا۔اس میچ میں کانٹے کی ٹکر دیکھنے کو ملی تھی۔ شروعات میں دونوں ہی ٹیمیں ایک دوسرے پر حاوی نظر آئیں،لیکن آخر میں ہندوستان نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقابلہ اپنے نام کرلیا تھا۔قابل ذکر ہے کہ چوتھے طلائی تمغے کے ساتھ ہندوستان کے پاس مجموعی طور پر 28 تمغے ہوگئے ہیں۔طلائی تمغہ جیتنے کے ساتھ ہندوستان میڈل ٹیلی میں 10ویں مقام پر پہنچ گیا ہے۔ 4 طلائی تمغہ کے علاوہ 11 چاندی اور 13 کانسہ کے تمغے ہیں۔ گزشتہ یعنی ایشین گیمز 2023 میں ہندوستانی دستے نے مجموعی طور پر 107 تمغے جیتے تھے۔اب دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ اس دفع ہندوستان اپنا ریکارڈ توڑ پاتا ہے یا نہیں۔ہندوستان نے کبڈی میں طلائی تمغہ جیت لیا ہے۔ فائنل مقابلے میں ہندوستانی خواتین کبڈی ٹیم نے ایران کو 37-34 سے شکست دی۔ یہ ایشین گیمز 2026 میں ہندوستان کا تیسرا طلائی اور مجموعی طور پر 27 واں تمغہ ہے۔ پہلے ہاف میں ہندوستان کو اچھی برتری حاصل تھی،لیکن دوسرے ہاف میں ایران نے واپسی کرتے ہوئے ہندوستان کی برتری کو صرف ایک پوائنٹ تک محدود کردیا تھا۔ مگر آخری 5 منٹ میں ہندوستانی ٹیم نے زبردست واپسی کرتے ہوئے مقابلہ اپنے نام کرلیا۔ہاف ٹائم تک ہندوستان کو ایران پر 22-16 کی برتری حاصل تھی۔ دوسرے ہاف کے آغاز میں ایران نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اسکور 27-26 تک پہنچ گیا تھا۔ ہندوستانی ٹیم آل آؤٹ ہوگئی تھی۔ مشکلات میں اضافہ ہوگیا،لیکن اسی دوران ٹائم آؤٹ ہوا،جس کے بعد ہندوستانی ٹیم نے اپنی حکمت عملی بدلی اور ایران کی ٹیم پر زبردست دباؤ بنایا۔ آخری 5 منٹ میں ایران کے کھلاڑی شدید دباؤ میں تھے۔ یہ ایشین گیمز کی تاریخ میں چوتھی بار ہے،جب ہندوستانی خواتین کبڈی ٹیم نے طلائی تمغہ جیتا ہے۔ 2018 جکارتہ ایشیائی کھیلوں میں ہندوستان کو چاندی کے تمغے پر اکتفا کرنا پڑا تھا،لیکن دیگر تمام مواقع پر ہندوستانی ٹیم نے طلائی تمغہ جیتا ہے۔ ہندوستانی ٹیم نے ایشین گیمز میں تمغہ جیتنے کا 100 فیصد ریکارڈ بھی برقرار رکھا ہے۔ ایران کے ساتھ فائنل ختم ہونے کے بعد ہندوستانی ٹیم کی کپتان پشپارانا نے تسلیم کیا کہ ایران ایک سخت مقابلہ دینے والی ٹیم ہوگی،لیکن پشپا کو پورا یقین تھا کہ ان کی ٹیم طلائی تمغہ جیت کرلائے گی۔

'فتح ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے!'

اسکواش میں کانسی کا تمغہ جیتنے پر امت شاہ نے جوشنا اور ویلون کو دی مبارکباد

نئی دہلی: ایشین گیمز 2026 کے اسکواش مکسڈ ڈبلز مقابلے میں جوشنا چناپا اور ویلون سینتھل کمار نے کانسی کا تمغہ جیت کر ہندوستان کا سرفخر سے بلند کردیا۔ امت شاہ نے دونوں کھلاڑیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی کامیابی پر فخر کا اظہار کیا۔ جاپان کے آیچی-ناگویا میں جاری ایشین گیمز 2026 میں ہندوستانی کھلاڑی مسلسل شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ کھیلوں کے اس بڑے مقابلے میں ہندوستان کے لیے ایک اور خوشی کی خبر اسکواش کورٹ سے سامنے آئی، جہاں تجربہ کار کھلاڑی جوشنا چناپا اور ویلون سینتھل کمار کی جوڑی نے مکسڈ ڈبلز مقابلے میں کانسی کا تمغہ اپنے نام کرلیا۔ دونوں کھلاڑیوں کی اس کامیابی کے بعد ہندوستانی کھیل شائقین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ایشین گیمز میں ان کی کارکردگی کو سراہا جارہا ہے اور ملک بھر سے انہیں مبارکبادیں مل رہی ہیں۔ جوشنا چناپا اور ویلوان سینتھل کمار کی اس کامیابی پر مرکزی وزیر داخلہ وتعاون امت شاہ نے بھی انہیں مبارکباد

دی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک پیغام کے ذریعے دونوں کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کی کامیابی پر فخر کا اظہار کیا۔ امت شاہ نے اپنے پیغام میں کہا، ''جوشنا چناپا اور ویلون سینتھل کمار کو ایشین گیمز 2026 میں اسکواش مکسڈ ڈبلز میں کانسی کا تمغہ جیتنے پر فخر ہے۔ فتح ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے!'' امت شاہ کی جانب سے دی گئی اس مبارکباد میں ہندوستانی کھلاڑیوں کی محنت اور کامیابی کو سراہا گیا۔ ان کے پیغام کے بعد کھلاڑیوں کے لیے نیک خواہشات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جوشنا چناپا اور ویلون سینتھل کمار نے ٹورنامنٹ کے آغاز سے ہی پراعتماد کھیل کا مظاہرہ کیا۔ دونوں نے اپنی جارحانہ حکمت عملی کے ساتھ ساتھ بہترین تال میل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہم مقابلوں میں حریف کھلاڑیوں کو سخت چیلنج دیا۔ مکسڈ ڈبلز کے سیمی فائنل میں دونوں کو ایک انتہائی سنسنی خیز اور سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔ معمولی فرق سے فائنل میں جگہ بنانے سے محروم رہنے کے باوجود ہندوستانی جوڑی نے ہمت نہیں ہاری اور کانسی کا تمغہ یقینی بنا کر ملک کے تمغوں کی تعداد میں مزید اضافہ کیا۔ ایشین گیمز 2026 میں ہندوستانی کھلاڑی مختلف کھیلوں میں مسلسل بہتر کارکردگی پیش کررہے ہیں۔ اسکواش میں جوشنا چناپا اور ویلون سینتھل کمار کا کانسی کا تمغہ بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ دونوں کھلاڑیوں کی کامیابی نہ صرف ان کی محنت اور صلاحیت کا ثبوت ہے بلکہ اس نے ایشین گیمز میں ہندوستانی اسکواش کی موجودگی کو بھی نمایاں کیا ہے۔ ملک کو اب ان کھلاڑیوں سے مستقبل کے بین الاقوامی مقابلوں میں بھی مزید شاندار کارکردگی کی امید ہے۔

ایشین گیمز 2026، بھارتی خواتین رائفل ٹیم نے جیتا سلور

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے دی مبارکباد

50 میٹر رائفل 3 پوزیشن ٹیم مقابلے میں تلوتمہ سین، وِدرشا کے ونود اور آشی چوکسی نے 1763 پوائنٹس کے ساتھ چاندی کا تمغہ جیتا، مرکزی وزیر داخلہ و تعاون امت شاہ نے ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی ملک کے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے تحریک کا باعث بنے گی۔ جاپان کے آیچی-ناگویا میں جاری ایشین گیمز 2026 میں بھارتی خواتین شوٹرز نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک کے لیے چاندی کا تمغہ جیت لیا۔خواتین کے 50 میٹر رائفل

3 پوزیشن ٹیم مقابلے میں بھارت کی تلوتمہ سین، وِدرشا کے۔ونود اور آشی چوکسی کی ٹیم نے 1763 پوائنٹس حاصل کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس شاندار کامیابی کے بعد مرکزی وزیر داخلہ وتعاون امت شاہ نے بھارتی شوٹرز کو مبارکباد دی اور ان کی کامیابی کو ملک کے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے حوصلہ افزا قرار دیا۔ امت شاہ نے سوشل میڈیا پر بھارتی ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے کہا، ''India Strikes Silver! ایشین گیمز 2026 میں خواتین کی 50 میٹر رائفل 3P ٹیم کو شاندار چاندی کا تمغہ جیتنے پر بہت بہت مبارکباد۔ آپ کی یہ تاریخی کامیابی یقیناً ملک کے بے شمار نوجوان کھلاڑیوں کو بھارت کے لیے نئے اعزاز حاصل کرنے کی تحریک دے گی۔ جیت کے اس جذبے اور کامیابی کی لگن کو اسی طرح برقرار رکھیں!'' امت شاہ نے ٹیم کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی صرف ایک تمغے تک محدود نہیں بلکہ ملک کی آئندہ نسل کے کھلاڑیوں کے لیے بھی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ 50 میٹر رائفل 3 پوزیشن ٹیم مقابلے میں بھارتی تیکڑی تلوتمہ سین، وِدرشا کے۔ ونود اور آشی چوکسی نے بہترین تال میل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 1763 پوائنٹس حاصل کیے اور چاندی کا تمغہ اپنے نام کیا۔ چین کی ٹیم نے 1773 پوائنٹس کے ساتھ طلائی تمغہ جیتا، جبکہ قازقستان نے 1754 پوائنٹس کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کرتے ہوئے کانسی کا تمغہ جیتا۔ ٹیم مقابلے کے ساتھ انفرادی کوالیفکیشن میں بھی بھارتی نشانے بازوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تلوتمہ سین نے 590 پوائنٹس کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی، جبکہ وِدرشا کے۔ ونود 588 پوائنٹس کے ساتھ چھٹے مقام پر رہیں۔ دونوں شوٹرز نے انفرادی فائنل کے لیے کوالیفائی کرلیا ہے،جس سے بھارت کی مزید تمغوں کی امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ ٹیم کی تیسری رکن آشی چوکسی نے بھی ٹیم کے مجموعی اسکور میں 585 پوائنٹس کا اہم حصہ ڈالا۔

فلم 'رامائن' میں شرپنکھا کا کردار، رکل پریت سنگھ کی تیاری شروع

تاہم راکل پریت سنگھ کے شرپنکھا کے روپ نے خاص توجہ حاصل کی

ممبئی: ہندوستانی سینما کی سب سے زیادہ انتظار کی جانے والی فلموں میں سے ایک فلم 'رامائن' دیوالی 2026 کے موقع پر ریلیز ہونے والی ہے اور فلم کے ٹریلر کے بعد سے ہی اس کے حوالے سے شائقین میں بہت زیادہ جوش پایا جارہا ہے۔ فلم کی کہانی، بڑے ستاروں کی موجودگی اور شاندار پیشکش کے انداز نے اسے پہلے ہی فلم بینوں کی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔ فلم کے ٹریلر میں کئی اہم کرداروں کی جھلک دکھائی گئی تھی، تاہم راکل پریت سنگھ کے شرپنکھا کے روپ

نے خاص توجہ حاصل کی۔ اب اداکارہ نے فلم کے ڈبنگ مرحلے میں بھی قدم رکھ دیا ہے۔ راکل پریت سنگھ نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ڈبنگ اسٹوڈیو سے ایک بی ٹی ایس تصویر شیئر کی، جس میں وہ ریکارڈنگ مائیکروفون کے سامنے ہیڈ فون پہنے نظر آرہی ہیں۔ تصویر کے ساتھ انہوں نے مختصر کیپشن ''رامائن ڈب'' لکھا۔ راکل فلم میں راون کی بہن شرپنکھا کا ایک اہم اور چیلنجنگ کردار ادا کررہی ہیں۔ اداکارہ اس سے قبل بھی اس کردار کے حوالے سے اپنے جوش کا اظہار کرچکی ہیں اور اسے پیچیدہ اور کئی تہوں پر مشتمل کردار قرار دے چکی ہیں۔ راکل کے مطابق شرپنکھا کو عموماً رامائن میں صرف اس واقعہ کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے جس میں لکشمن نے اس کی ناک کاٹی تھی،لیکن اس واقعہ سے پہلے اور اس کے بعد بھی اس کی زندگی میں بہت سی ایسی کہانیاں موجود ہیں جنہیں عام طور پر ناظرین کے سامنے نہیں لایا گیا۔ فلم کی ریلیز میں ابھی وقت باقی ہے، تاہم راکل پریت سنگھ کا شرپنکھا روپ پہلے ہی شائقین میں تجسس پیدا کرچکا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اداکارہ اس پیچیدہ کردار کو پردۂ سیمیں پر کس انداز میں پیش کرتی ہیں۔ 'رامائن' دیوالی 2026 پر ریلیز ہونے کی توقع ہے۔ اس فلم کے مختلف کرداروں کیلئے بالی کے علاوہ دیگر فلمی علاقوں کے بڑے اسٹارس کی خدمات حاصل کرنے سے اس فلم کو ہندوستان کی اب تک کی سب سے بڑی فلم مانا جارہا ہے جس میں کئی اداکار تو پہلی مرتبہ ایک ساتھ بڑے پردے پر نظر آئیں گی، جس سے ان کے مداحوں میں نیا جوش پیدا ہو چکا ہے۔

اداکار مشتاق خان کی آخری رسومات میں بڑے اداکاروں کی غیرموجودگی پر رضا مراد برہم

رضا مراد نے کہا کہ مشتاق خان نے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی، وہ صرف اپنے کام کی بنیاد پر یہاں تک پہنچے

رضا مراد نے کہا کہ مشتاق خان نے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی، وہ صرف اپنے کام کی بنیاد پر یہاں تک پہنچے۔ اپنی بات ختم کرتے ہوئے رضا مراد نے سب کو یاد دلایا کہ پیسہ اور شہرت ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار مشتاق خان اب ہمارے درمیان نہیں رہے۔ 24 ستمبر کو ان کا انتقال ہوگیا تھا، اور 25 ستمبر کو ممبئی میں ان کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔ اب اداکار رضا مراد نے آخری رسومات میں بالی ووڈ کے بڑے ستاروں کی شرکت نہ ہونے پر ناراضگی ظاہر کی ہے۔ رضا مراد نے اپنے انسٹاگرام پر ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں انہوں نے مشتاق خان کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے آخری رسومات میں بالی ووڈ کے بڑے ستاروں کے شریک نہ ہونے پر سوال اٹھائے۔ رضا مراد نے کہا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ کوئی بھی اسٹار انہیں آخری سلام پیش کرنے نہیں آیا۔ حالانکہ ان کے بہت سے ساتھی اور اداکار آئے، لیکن کوئی بڑا چہرہ نظر نہیں آیا۔ ویڈیو میں انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی صنعت کار کے بیٹے کی شادی ہوتی تو یہ اسٹار نہ صرف وہاں شرکت کرتے، بلکہ ویٹرز کی طرح مہمانوں کو کھانا بھی پیش کرتے، لیکن اس شخص کے جنازے میں کسی نے شرکت نہیں کی، جس نے اپنی زندگی کے 50 برس اس فلم انڈسٹری کو دیے ہیں۔ رضا مراد نے کسی خاص سلیبریٹی کا نام نہیں لیا، لیکن انہوں نے کہا کہ یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ کچھ اداکار مشتاق خان کی آخری رسومات میں شرکت کرنے کے لیے 50 منٹ کا وقت بھی نہیں نکال سکے۔ رضا مراد نے کہا کہ انہوں نے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی، وہ صرف اپنے کام کی بنیاد پر یہاں تک پہنچے ہیں۔ اپنی بات ختم کرتے ہوئے رضا مراد نے سب کو یاد دلایا کہ پیسہ اور شہرت ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے۔ واضح رہے کہ مشتاق خان کا 24 ستمبر کو انتقال ہوا تھا۔ وہ گزشتہ کچھ دنوں سے اسپتال میں داخل تھے اور جمعرات کے روز انہوں نے آخری سانس لی۔ وہ کینسر سے جوجھ رہے تھے۔ 25 ستمبر کو ان کے جنازے میں انو کپور، گجیندر چوہان اور رجت بیدی، جیا بھٹا چاریہ اور راج پال یادو سمیت کچھ اداکار نظر آئے۔ بالی ووڈ کے معروف معاون اداکار مشتاق خان کے انتقال کے بعد ان کی آخری رسومات میں انڈسٹری کے بڑے ستاروں کی عدم شرکت پر سینئر اداکار رضا مراد نے شدید برہمی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ مشتاق خان، جو ویلکم، عاشقی، اور ہم ہیں راہی پیار کے جیسی فلموں میں اپنی شاندار اداکاری کے لیے جانے جاتے تھے، 24 ستمبر 2026 کو جگر کے کینسر کے باعث انتقال کرگئے تھے۔ ان کی تدفین 25 ستمبر کو ممبئی میں کی گئی۔

نانا پاٹیکر کی کوئی بیٹی ہی نہیں، پھر ناتی کے کان میں اذان کس طرح دلوادی؟

نانا پاٹیکر نے مختلف مواقع پر دیے گئے انٹرویوز میں اسلام مذہب کے تئیں اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور اذان سے متعلق بھی تعریفی کلمات کہے ہیں

نانا پاٹیکر نے مختلف مواقع پر دیے گئے انٹرویوز میں اسلام مذہب کے تئیں اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور اذان سے متعلق بھی تعریفی کلمات کہے ہیں، لیکن ناتی کے کان میں اذان دینے کی بات مکمل طور پر فرضی ہے۔ نانا پاٹیکر کی کچھ تصویریں اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر بہت تیزی کے ساتھ وائرل ہو رہی ہیں، جس میں وہ ایک نومولود بچہ گود میں لیے ہوئے ہیں۔ ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ نانا پاٹیکر کا ناتی ہے اور اس کے کان میں نانا پاٹیکر نے اذان دلوائی ہے۔ حالانکہ یہ ویڈیو پوری طرح سے فرضی ہے، کیونکہ نانا پاٹیکر کی کوئی بیٹی ہی نہیں۔ کچھ میڈیا رپورٹس سے پتہ چلا ہے کہ نانا پاٹیکر کے ایک بیٹے کا انتقال ہو چکا ہے اور ایک بیٹا زندہ ہے جس کا نام ملہار پاٹیکر ہے۔ ان کی کوئی بیٹی نہیں، اس لیے ناتی کی پیدائش والی خبر غلط ہے۔ فرضی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد کچھ لوگوں نے 'فیکٹ چیک' بھی کیا ہے، جس سے پتہ چلا ہے کہ تصویریں اے آئی، یعنی مصنوعی ذہانت سے تیار کی گئی ہیں۔ تصویر میں نانا پاٹیکر اور نومولود بچہ کے ساتھ جس مولانا کو دکھایا گیا ہے، وہ بھی اے آئی سے ہی تیار کردہ ہے۔ یہ بات درست ہے کہ نانا پاٹیکر نے مختلف مواقع پر دیے گئے انٹرویو میں اسلام مذہب کے تئیں اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور اذان سے متعلق بھی انھوں نے تعریفی کلمات کہے ہیں، لیکن ناتی کے کان

میں اذان دینے کی بات مکمل طور پر فرضی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ عامر اعظمی سون نامی فیس بک ہینڈل سے 2 تصویریں 24 ستمبر کو شیئر کی گئی تھیں۔ ایک تصویر میں نانا پاٹیکر نومولود بچے کے ساتھ دکھائی دے رہے ہیں اور دوسری تصویر میں نانا پاٹیکر، نومولود بچہ اور ایک مولانا نظر آ رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں مولانا نومولود بچہ کو بوسہ دے رہے ہیں۔ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ ''بالی ووڈ کے مشہور اداکار نانا پاٹیکر نے کسی بھی طرح کی پرواہ کیے بغیر کھلے عام اسلام اور اذان کے تئیں اپنی محبت کا اظہار کرکے سب کو حیران کردیا ہے۔ ہندوستانی میڈیا کے مطابق اپنے ناتی کی پیدائش پر نانا پاٹیکر نے نام رکھنے کے روایتی ہندو رسموں کی جگہ مہاراشٹر کے ایک مدرسہ سے مدرس کو بلا کر بچے کے کان میں اذان دلوائی۔'' حالانکہ اس پوسٹ میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ کس ہندوستانی میڈیا میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ مدرسہ کے 120 سے زائد بچوں کے لیے نانا پاٹیکر نے نئے کپڑوں کا تحفہ بھیجا اور ان کے لیے بہترین کھانے کا انتظام کیا۔ اتنا ہی نہیں، نانا پاٹیکر نے ان بچوں کے ساتھ خود بھی بیٹھ کر کھانا کھایا۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں ایک جگہ لکھا گیا ہے ''اس عمل پر ہندو شدت پسند حلقوں کی طرف سے تنقید کی گئی، تو نانا پاٹیکر نے بغیر کسی خوف کے بے باک انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا میں اپنے دم پر کماتا اور جیتا ہوں، مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔'' دلچسپ بات یہ ہے کہ کچھ اسی طرح کی پوسٹس مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر شیئر کی گئی ہیں۔ کچھ پوسٹس میں تصویریں ڈالی گئی ہیں اور کچھ پوسٹس میں ویڈیو ہے۔ یہ پوسٹس خوب شیئر کی جا رہی ہیں، لیکن فیکٹ چیک میں سچائی سامنے آ چکی ہے اور یہ ظاہر ہو چکا ہے کہ اے آئی کا غلط استعمال کر فرضی خبریں پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہے، جب اے آئی کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ قبل میں کئی بڑی ہستیوں کی تصویروں اور ویڈیوز کو اے آئی کے استعمال سے غلط رنگ دیا جا چکا ہے۔ کئی معاملوں میں تو پولیس کی طرف سے سخت کارروائی بھی ہوئی ہے۔

رنبیر کپور کی فلم لو اینڈ وار کا پہلا پوسٹر جاری

سنجے لیلا بھنسالی کی ہدایت میں بننے والی فلم 'لو اینڈ وار' سے رنبیر کپور کا پہلا پوسٹر جمعرات کو جاری کردیا گیا

ممبئی: سنجے لیلا بھنسالی کی ہدایت میں بننے والی فلم 'لو اینڈ وار' سے رنبیر کپور کا پہلا پوسٹر جمعرات کو جاری کردیا گیا، جس میں اداکار کا فلم سے پہلا باضابطہ روپ سامنے آیا ہے۔ پوسٹر میں رنبیر کپور کو ایک رعب دار اور قدرے زخمی حالت میں دکھایا گیا ہے۔ ان کی قمیض کی آستین پر خون کے دھبے اور شرٹ پر گولی کا نشان نظر آرہا ہے۔ رنبیر کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات ہیں۔ پوسٹر پر تحریر ہے: ''وہ رتبہ، وہ رعب، وہ جنون!'' ساتھ ہی فلم کی ریلیز کی تاریخ 21 جنوری 2027 درج کی گئی ہے۔ 'لو اینڈ وار' دنیا بھر میں ہندی، تمل اور تیلگو زبانوں میں ریلیز کی جائے گی۔ فلم کی شوٹنگ حال ہی میں مکمل ہوئی ہے اور اب یہ پوسٹ پروڈکشن کے مرحلے میں داخل ہوگئی ہے۔ فلم میں رنبیر کپور کے ساتھ عالیہ بھٹ اور وکی کوشل مرکزی کرداروں میں نظر آئیں گے۔ فلم کی ریلیز ابتدائی طور پر کرسمس 2025 کے لیے مقرر کی گئی تھی، جس کے بعد اسے آگے بڑھا کر 20 مارچ 2026 کی تاریخ مقرر کی گئی۔ بعد ازاں فلم سازوں نے نئی تاریخ کا اعلان کرتے ہوئے 21 جنوری 2027 کو ریلیز کرنے کی تصدیق کی۔ سنجے لیلا بھنسالی کی ہدایت کاری میں بننے والی یہ فلم جنگ کے پس منظر میں پیش کی جانے والی ایک عظیم الشان رومانوی داستان قرار دی جارہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق رنبیر کپور اور وکی کوشل فلم میں فضائیہ کے افسران کے کردار ادا کررہے ہیں، جن کی زندگیاں عالیہ بھٹ کے کردار سے جڑ جاتی ہیں۔ تاہم فلم کی کہانی اور کرداروں سے متعلق بیشتر تفصیلات کو فلم سازوں نے فی الحال خفیہ رکھا ہے۔ لو اینڈ وار کے ذریعہ رنبیر کپور ایک بار پھر سنجے لیلا بھنسالی کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ رنبیر نے 2007 میں بھنسالی کی فلم 'ساوریا' سے بالی ووڈ میں اپنے فلمی کریئر کا آغاز کیا تھا۔ عالیہ بھٹ اس سے قبل سنجے لیلا بھنسالی کی فلم گنگوبائی کاٹھیاواڑی' میں کام کرچکی ہیں، جبکہ 'لو اینڈ وار' وکی کوشل کی ہدایت کار کے ساتھ پہلی فلم ہے۔ اس فلم کے ساتھ رنبیر کپور، عالیہ بھٹ اور وکی کوشل پہلی مرتبہ ایک ساتھ مرکزی کرداروں میں نظر آئیں گے۔